

# کہاں ایسا پارہ



عیتنا احمد

<https://primeurdunovels.com/>



# کہاں ایسا یارانہ

از قلم عیشاء احمد  
مکمل ناول

یہ ایک خوبصورت یونیورسٹی کا منظر ہے جس کے گراؤنڈ میں تین لڑکیاں بیٹھی تھیں اور دوسری جانب دو لڑکیاں لائبریری میں آپس میں کسی کتاب پر گفتگو کر رہی تھیں۔

## خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)

Facebook ID :- [www.facebook.com/aatish2k11](https://www.facebook.com/aatish2k11)

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

مصیرہ یہ والا ناول پڑھتے ہیں دیکھو تو سہی کتنا رومینٹک ہے ۔

مشال اسے رہنے دو سر نے ٹیسٹ دیا ہے مجھے وہ یاد کرنا ہے اور مجھے وہی کتاب ہی نہیں مل رہی۔  
چلو کوئی بات نہیں اگر ایک دن ٹیسٹ اچھا نہیں ہو گا تو اور اب ناول پڑھتے ہیں۔

اس سے اچھا میں ملائکہ کے ساتھ وقت گزارنا پسند کروں گی  
تمہیں کیا پتہ اس ناول میں کیا نشہ ہے۔

(مصیرہ اور مشال دونوں لائبریری سے باہر نکل کر گراؤنڈ میں باقی تین لڑکیوں کے پاس آ رہی تھی  
مصیرہ ان لڑکیوں کے ساتھ بیٹھ جاتی ہے اور مشال کھڑی ہی رہتی ہے کیونکہ اسے پتا تھا کہ ان تین  
لڑکیوں میں سے ایک نے اسے ناول نہیں پڑھنے دینا بلکہ مار مار کر اس کا قیمہ بنا دینا ہے)  
یار مشال تم کیوں کھڑی ہو بیٹھ جاؤ پکا میں اب کچھ بھی نہیں کروں گی۔ ملائکہ مشال کو بیٹھنے کا کہتی  
ہے

مس مصیرہ تمہیں کیا ہوا ہے تم نے کیوں منہ سجایا ہوا ہے۔ ثنا پوچھتی ہے  
میں مس نہیں ہو دوبارہ مجھے مس نہ کہنا۔ کل ایک امپورٹنٹ ٹیسٹ ہے اور مجھے اس کی کتاب نہیں  
مل رہی ہیں۔

تو تم کل ٹیسٹ نہ دینا مریم مشورہ دیتی ہے

اب یہی کرنا پڑے گا اور مشال تیرے ناول میں کوئی رومینٹک سین آیا۔

ہاں آیا ہے مگر میں نہیں بتاؤں گی کیونکہ تم سب میرے ناول کا بہت مذاق اڑاتی ہوں۔

یار مجھے بھوک لگ رہی ہے آج میں نے ناشتہ بھی نہیں کیا چلو کینیٹین جلتے ہیں سب۔ ملائکہ کہتی ہے

(پھر وہ سب کینٹین بیٹھی ہوتی ہے)

یار ہمارا پرسوں ٹریپ جا رہا ہے کتنا مزہ آئے گا۔ ثنا انھیں یاد دلاتی ہے  
میں پہلے کہہ رہی ہوں کہ میں اپنا بیڈ کسی کے ساتھ شیئر نہیں کروں گی۔ مریم کہتی ہے  
(پھر وہ سب ٹریپ کی باتیں کرنے لگ جاتی ہیں)

.....

ان سب کا ٹرپ مری جا رہا تھا اور وہ بھی پورے دس دنوں کے لئے جس کی وجہ سے سب بہت  
خوش تھی وہ سب الگ الگ ڈیپارٹمنٹ کی تھی مگر ایچ او ڈی کو درخواست دی کہ وہ پنچنچوں  
ایک ساتھ بس اور روم میں رہیں گی تو ایچ او ڈی بھی ان کی دوستی سے بخوبی واقف تھے اس لیے  
جلدی مان گئے تھے اور وہ سب مری کے لیے جا رہی تھی جس کے لیے پانچوں کو ہی بہت  
ایکسائمنٹ تھی یونیورسٹی سے روانہ ہونے سے پہلے کسی کو بھی نہیں پتا تھا کہ ان کی زندگی میں کیا  
ہونے والا ہے وہ سب صرف اپنی موجودہ خوشی میں خوش تھی۔ روانہ ہونے سے پہلے ملائکہ کو یوں  
محسوس ہوا جیسے کوئی اس کے پیچھے آ رہا ہے اور وہ جیسے ہی پلٹی تو اس نے دیکھا کہ کوئی بھی اسے  
نہیں دیکھ رہا تھا نہ ہی اس کے پیچھے آ رہا تھا اور وہ اس کو اپنا وہم سمجھ کر آگے بڑھ جاتی ہے یہ  
سوچے سمجھے بغیر کہ اس کی زندگی میں کیا ہونے والا ہے اور پھر وہ سب مری کے لئے روانہ ہو جاتے  
(ہیں)

ایان جو کہ مریم کا منگیتر اور کلاس فیلو ہوتا ہے اس سے موبائل پر میسج کر رہی ہوتی ہے مریم کی  
زندگی میں آیان کے آنے سے پہلے ایک عدد لڑکے سے دوستی تھی جو کہ صرف کچھ وقت کے لیے



تھی مگر یہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ اس کی وجہ سے آگے کیا ہونے والا ہے ایان جو دیکھنے میں انتہائی ہی ہینڈ سم لڑکا تھا اسے مریم کافی اچھی لگی تھی کہ وہ دن بہ دن اس کے نزدیک ہوتا گیا اور پھر جو کہ مریم اس سے واقف بھی نہیں تھی کہ ایان نام کا لڑکا اس کا کلاس فیلو ہے جو کہ اسے پسند کرتا ہے مگر مریم کے گھر والوں کو یہ رشتہ بہت ہی پسند آتا ہے جو کہ اپنے والدین کا واحد سہارا ہے اور مالی حیثیت سے اور شکل و صورت سے بھی اچھا ہے اس لیے اس کی یونیورسٹی کے پہلے سال ہی منگنی کر دی گئی تھی

یار مریم کس سے بات کر رہی ہو بند کرو موبائل اور تھوڑا سا ڈانس کر کے دکھاؤ۔ ثنا حکم صادر کرتی ہے

یار ایان سے بات کر رہی تھی کہہ رہا تھا کہ تم میرے ساتھ گھومو گئی۔  
 ثنا تم سب کو ڈانس کا کہتی رہتی ہوں خود بھی کبھی کر کے تو دکھاؤ۔ مصیرہ کہتی ہے  
 مریم تم ہمارے ساتھ ہی رہو گی اور تم نے جیجو سے جتنی باتیں کرنی ہے کر لو بعد میں ہم تمہارے موبائل سے اسے بلاک کرنے والے ہیں ویسے بھی دو سال بعد تمہاری شادی ہو جائے گی تو کر لینا باتیں بھی۔ مشال کہتی ہے  
 اچھا نہیں کرتی اب باتیں۔

یار مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ کہیں میں اس بس میں ہی الٹی کر دو گئی ملائکہ اپنا ڈر بتاتی ہے  
 تو تو چپ کر جا ابھی بس سٹارٹ ہوئی نہیں ہے اور اس میڈم کو الٹی آرہی ہے مصیرہ اسے کرواتا ہے  
 (اسی طرح وہ آپس میں باتیں کرتے ہوئے مری پہنچ جاتے ہیں بس جیسے ہی مری کے ہوٹل کے

سامنے رکھتی ہے لڑکیاں اپنی بس سے نکل رہی تھی اور لڑکے اپنے بس میں مریم جیسے ہی باہر آتے ہوئے ایان کو دیکھتی ہے اور دونوں کی آنکھوں کا ملن ہوتا ہے اور دونوں کے چہروں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ آجاتی ہے)

مریم آنکھیں نیچے کر سب تمہیں دیکھ رہے ہیں ملائکہ کہتی ہے

یار اب دور سے ہی دیکھ رہے ہو کون سا اس سے ملنے جا رہے ہو مریم منہ بنا کر کہتی ہے ویسے مریم تم اس خوبصورت جگہ پر ڈیٹ مارو گی تو کتنا رومانٹک ہوگا۔ مشال کہتی ہے تم سب کرنے دو گے تو تب نا۔

شادی کے بعد ڈیٹ مارتی رہنا ابھی اندر چلو باہر سردی ہے ثنا کہتی ہے اور وہ سب اندر اپنے روم میں چلی جاتی ہیں کیونکہ آج ریٹ کرنا ہے کل سے گھومنے کے لئے جانا تھا اور کچھ وقت کے بعد سب کو ڈنر کرنے کے لئے ایک حال میں جمع ہونا تھا اور وہ سب فریش ہو کر ڈنر پر جانے کی تیاری کر رہی تھی حال میں پہنچتے ہی سب ایک ٹیبل پر بیٹھ جاتی ہے یہاں پر لڑکے اور لڑکیاں اکٹھے بیٹھے تھے مگر ان پانچوں نے اپنی ٹیبل پر صرف آیان کو بیٹھنے کی اجازت دی تھی کیونکہ وہ ان کی ریسپیکٹ کرتا تھا اور مریم بھی خوش ہو گئی تھی ورنہ اس پر پابندی لگانے کی وجہ سے روم میں بھی افسردہ تھی

.....

وہ سب ڈنر کر رہے تھے جب ملائکہ کو کچھ عجیب سا محسوس ہوتا ہے اور وہ تنگ آکر مصیرہ کو کہتی ہے کہ میں واش روم جانا چاہتی ہو مگر مصیرہ سردی کی وجہ سے منع کر دیتی ہے اور پھر باری آتی ہے

بیچاری مشال کی جسے نہ چار اس کے ساتھ واش روم جانا پڑتا ہے ملائکہ واش روم ایریا میں چلی جاتی ہے اور مشال قریب ایک بڑی شیشے کی ونڈو سے سنو فال دیکھنے میں مصروف ہو جاتی ہے ملائکہ جب دیکھتی ہے کہ اس کے ساتھ مشال اندر نہیں آئی تو وہ جلدی جلدی روم سے باہر آنے لگتی ہے وہ جیسے ہی پلٹتی ہے واش روم ایریا کی لائٹ آف ہو جاتی ہے وہاں پر ہلکی ہلکی روشنی آ رہی ہوتی ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ باہر لائٹ ہے اس روم کی لائٹ کسی نے جان بوجھ کر بند کی ہے ملائکہ ڈر کے مارے چیخ مارتی ہے کہ وہ انسان جس نے روم کی لائٹ آف کی تھی بروقت اپنا مضبوط ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے اور ملائکہ ڈر سے کانپنے لگ جاتی ہے اس کا کاپتا ہوا وجود دوسرے انسان کے چہرے پر ایک مسکراہٹ بکھیر دیتی ہے جو کہ اندھیرے کی وجہ سے ملائکہ دیکھ نہیں سکتی ملائکہ اففففف کتنا حسین نام ہے اور اس سے بھی پیاری تمہاری آنکھیں۔

ملائکہ تقریباً 23 سال کے لڑکے کی آواز اور وہ بھی اپنے قریب سن کر بے ہوش ہونے کے قریب قریب ہوتی ہے جب وہ اسے وہیں چھوڑ کر چلا جاتا ہے اور پھر لائٹ خود بخود ہی آن ہو جاتی ہے اسی وقت مشال اندر آ کر پوچھتی ہے کیا یہی رکنے کا ارادہ ہے اور وہ ساکت کھڑی ملائکہ کو اپنے ساتھ لے آتی ہے اسے محسوس ہو گیا تھا کہ اس کے ساتھ کچھ ہوا ہے مگر وہ روم میں جا کر پوچھنے کا ارادہ رکھتی تھی۔

.....

انہیں وہاں پر آئے ہوئے آج تیسرا دن تھا ملائکہ نے سب کو اس واقعہ کے بارے میں بتا دیا تھا اور سب نے اس کا یقین بھی کیا تھا اس کے بعد اسے کسی نے بھی اکیلا نہیں چھوڑا تھا مگر اسے خود پر



کسی کی نظروں کی تپیش محسوس ہوتی تھی اور وہ ڈر بھی جاتی تھی مگر پھر بھی اپنے آپ کو بہادر ظاہر کرتی تھی۔

مریم اور ایان بھی ساتھ ساتھ خوش تھے کہ ایک دن مریم کا پرانا دوست ان دونوں کو خوش دیکھ کر حسد کا شکار ہو جاتا ہے اور ایان کو اس کے خلاف کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر ایان اس سے سخت بحث کر کے مریم کی خود گواہی دیتا ہے۔

شام کا وقت تھا جب وہ پانچویں مری کی ایک سڑک پر اکٹھے چلتے ہوئے باتیں بھی کر رہی تھی گزشتہ دنوں میں ملائکہ کے ساتھ ہوئے واقعہ کو بھی لے کر اسے تنگ کر رہی تھی کہ اچانک مصیرہ تھک کر پاس کھڑی ایک گاڑی کے بونٹ کے ساتھ ہاتھ لگا کر کھڑی ہو جاتی ہے۔

یار میں تو بہت تھک گئی ہوں مصیرہ کہتی ہے

مصیرہ تم ابھی سے تھک گئی ہوں اوں برف سے کھیلتے ہیں مشال کہتی ہے

مشال تم آؤ ہم کھیلتے ہیں اسے رہنے دو۔ ملائکہ مشال کو برف والی سائیڈ پر لیے جاتی ہے مریم نے برف پر دل بنا کر اس میں ایم اور اے لکھا تھا مگر ثنا اے کو مٹا کر اس دل میں میں ٹرپل ایم اور ایس کا اضافہ کر دیتی ہے۔

یار ثنا یہ کیا بد تمیزی ہے

یار کچھ ہم جیسے سنگل لوگوں کا بھی سوچ لو۔

مریم ثناء کی بات سن کر ہنس پڑتی ہے اور اتنی دیر میں مشال اور ملائکہ ان دونوں پر برف کی بارش کر دیتی ہیں۔

اور دوسری جانب مصیرہ جس گاڑی کے بونٹ پر بیٹھی تھی اس میں سے ابراہیم باہر نکل کر کر اپنی گلاسیز اتارتا ہے اور مصیرہ کو غور سے دیکھتا ہے جو کہ ان چاروں کو دیکھ کر ہنس رہی ہوتی ہے جیسے ہی مصیرہ کی نظر پر پڑتی ہے وہ دیکھ کر حیران ہو جاتی ہے کیونکہ وہ اس کے بھائی کا دوست ہوتا ہے جسے مصیرہ نہ اپنی دوستوں کو کرش بتاتی تھی وہ کوئی اور نہیں ابراہیم ہی تھا مگر وہ یوں کبھی بھی روبرو نہیں آئی تھی اس لیے اسے یوں اچانک دیکھ کر حیران ہو جاتی ہے وہ گاڑی سے نیچے اترتی ہے اور بے اختیار اس کے منہ سے نکلتا ہے

تم مطلب آپ  
کیا تم مجھے جانتی ہو؟

نہ نہیں نہیں میں نہیں جانتی وہ بس منہ سے نکل گیا۔  
وہ یہ کہ کر جانے لگتی ہے کہ وہ اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے  
یہ کیا بد تمیزی ہے چھوڑو میرا ہاتھ۔ (اسے غصہ آنے لگتا ہے)  
ہاتھ چھوڑ رہا ہوں مگر میری بات سن کر جاؤ۔

جی بولیں

اس نقصان کا خمیازہ کیسے بھرو گی۔

(وہ اپنا ہاتھ دل کے مقام پر رکھ کر کہتا ہے)

کیا مطلب

میرا مطلب یہ ہے کہ تم میری گاڑی کی بونٹ پر بیٹھی تھی مگر گاڑی کا تو کوئی نقصان نہیں ہوا البتہ میرا بہت کیا ہے۔

آپ میرا ٹائم ویسٹ کر رہے ہیں۔

(وہ یہ کہہ کر چلی جاتی ہے)

بہت جلد ملاقات ہوگی (وہ دل میں سوچتا ہے)

ابراہیم اپنی گاڑی لے کر وہاں سے چلا جاتا ہے اور مصیرہ بھی وہاں ان سب کے ساتھ کھیلنے لگ جاتی ہے مگر اس کے دل کی دھڑکنیں بہت تیز چل رہی ہوتی ہیں اور وہ اس سب کے بارے میں رات کو بات کرنے والی تھی اور دوسری طرف ملائکہ خود پر کسی کی نظروں کا حصار محسوس کر کے کنفیوز ہو جاتی ہے اور وہاں سے چلنے کو کہتی ہیں

.....

وہ سب ایک کیفے پر کافی پینے جاتی ہیں تو کیفے کل کی نسبت آج کافی سجا ہوا تھا کیفے کو چاروں طرف سے گلابی رنگ سے سجا یا گیا تھا اور ثنا کے نام کے غباروں سے سجا یا گیا تھا آج ثنا کا برتھ ڈے بھی نہیں تھا اور نہ ہی ان میں سے کسی نے یہ سب کیا تھا تو پھر یہ کس نے کیا تھا یہ سب جب وہ پہنچوں آگے بڑھتے ہوئے ایک دوسرے کو بھی دیکھ رہی ہوتی ہیں کے سامنے سے ہی صرف ایک شخص نظر آتا ہے جو کہ دیکھنے میں کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا اور اس کی نظر ان پہنچوں میں سے صرف اور صرف ثنا پر تھی اور ثنا یہ سب دیکھ کر صدمے میں تھی سامنے سے شامیر کو آتا دیکھ اسے اپنے



قدموں پر کھڑا رہنا مشکل لگ رہا تھا اور وہ جیسے ہی ثنا کے نزدیک آیا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتا ہے اور اس کے سامنے ایک ڈائمنڈ کی رنگ کرتا ہے اور پھر

ویل یو میری می ثنا

ثنا کی اس سے آگے کی برداشت ختم ہو رہی تھی وہ یہاں سے جانا چاہتی تھی شامیر ایک اچھا اور عزت کرنے والا انسان تھا اور اس کے دل میں بھی اس کے لئے بالکل ہی ننھی سی کلی کھلی ہوئی تھی مگر وہ یہ سب کر کے اپنے والدین کا مان نہیں توڑ سکتی تھی اور اس لئے اس کی آنکھ سے ایک آنسو نکل آتا ہے اور وہ نا سمجھی سے شامیر کو ہی دیکھتی رہتی ہے اور شامیر اسے رنگ پہنا چکا تھا ثنا وہاں سے باہر بھاگتی ہے اور اس کی دوستے اس کے پیچھے ہوتی ہیں اور پیچھے شامیر مسکراتا ہوا سوچتا ہے کہ (میری جان مجھے پتا ہے تم ایسا کیوں کر رہی ہو مگر میں تمہیں تمہارے ہی طریقے سے اپناؤں گا) وہ ہوٹل میں آتے ہی ثنا کو حوصلہ دیتی ہیں اور سب ہی اسے صحیح ہو جائے گا کہتی ہیں پھر مصیرہ اپنے ساتھ ہونے والا واقعہ سب کو بتاتی ہے مصیرہ کی بات سن کر سب کا موڈ اچھا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اب ملائکہ بھی اچھا محسوس کر رہی تھی

یار تم سب کی لائف میں کوئی نہ کوئی ہیرو اینٹری مار رہا ہے میرے تو صرف خوابوں اور ناول میں شہزادے آتے ہیں پتہ نہیں میرا اصل شہزادہ کب آئے گا مثال کہتی ہے اس کے بات سن کر سب ہنسنے لگ جاتی ہیں مریم سب کے لئے کوئی لینے نیچے چلی جاتی ہے کہ وہاں پر اس کا اپنے پرانے دوست سے ٹکڑا ہوتا ہے ان دونوں کے درمیان میں پہلے بھی کچھ نہیں تھا صرف اسٹڈی کے ریلیٹیڈ بات ہوتی تھی مگر عمر اس سے بدلہ لینا چاہتا تھا کہ وہ اس کی جگہ ایان کو

کیسے دے سکتی ہے اس لیے وہ مریم کو کوریڈور سے گزرتے ہوئے دیکھتا ہے تو بیچ راستے میں ہی مریم کو پکڑ کر کمرے میں بند کر دیتا ہے عمر کو پتہ تھا ایان ابھی ابھی اسی راستے سے گزرے گا اس لیے وہ مریم سے ایسی باتیں کرنے لگا کہ باہر کھڑے ایان کو لگتا ہے کہ مریم اس سے بے وفائی کر رہی ہے وہ ایک دم سے روم کا دروازہ کھلتا ہے اور عمر کو دو تین مکے مار دیتا ہے عمر اس کے دو ملکوں کی تاب نہ لاتے ہوئے وہاں سے فرار ہو جاتا ہے عمر کو لگا کہ ایان مریم سے سچی محبت کرتا ہے اور آپ اسے کبھی نہیں چھوڑے گا اسی لیے وہ مریم کے راستے سے ہٹنے کا ارادہ کرتا ہے مگر دوسری طرف آیان مریم پر بھی ایک سخت نگاہ ڈالتا ہے اور روم سے ہی باہر چلا ہے ایان ایک سخت فیصلہ کرتا ہے جس سے ابھی کوئی بھی واقف نہیں تھا اور مریم روتی ہوئی واپس اپنے کمرے میں آکر سب کو عمر کی حرکت بتاتی ہے اور اس بار سب پریشان ہو جاتی ہیں کیونکہ آیان کی طرف سے بھی خاموشی تھی مریم بھی آیان سے سچی محبت کرتی تھی اور اب اسے چھوڑنے کی بات سے بھی اسے تکلیف ہوتی تھی وہ سب اسی بارے میں بات کر رہی تھی کہ مصیرہ کے موبائل پر ایک ان نون نمبر سے میسج آتا ہے جو کہ مصیرہ کو ایمر جنسی نیچے آنے کا بولتا ہے اسی طرح ان سب کو بتا کر چلی جاتی ہے ثناء کو بخار ہو جاتا ہے اس لیے وہ دوائی لے کر سو جاتی ہے اور ملائکہ اپنے ڈر سے باہر ہی نہیں آ رہی تھی کیونکہ وہ جیسے ہی روم سے باہر جاتی ہے اسے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی اس پر نظر رکھے ہوئے ہے اور اب وہ اس ڈر سے پریشان تھی مریم تو چپ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھی اس کی زبان پر صرف ایک ہی جملہ تھا کہ آیان کو اس پر بھروسہ نہیں تھا مصیرہ کو گئے ہوئے کافی ٹائم ہو گیا تھا

.....

حال بنایا ہوتا ہے

کیا تم مجھے جانتی ہو؟

چھوڑو مجھے جانے دو مجھے یہاں سے

جلدی سے حولیہ درست کرو پانچ منٹ میں ہمارا نکاح ہے۔

”سہم تم نے صحیح سنا آب جا کر جلدی سے فریش ہو آؤں

نہیں ہرگز نہیں میں ایسا کچھ بھی نہیں کروں گی



مصیرہ کو ابراہیم سے ایسی امید ہرگز نہیں تھی  
 اچھا (وہ اپنے موبائل سے ایک تصویر نکال کر مصیرہ کے سامنے کرتا ہے)  
 بھائی

ہاں بھائی اب جلدی سے تیار ہو جاؤ ورنہ بھول جاؤں اپنے بھائی کو  
 آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں وہ تو آپ کا دوست ہے نا آپ کو اپنے دوست کے ساتھ ایسی حرکت کرتے  
 ہوئے تھوڑی سی بھی شرم نہیں آئی  
 شرم کا تو میرے اندر نام و نشان ہی نہیں ہے جہاں تک تمہارے بھائی کی بات ہے تو اس کو کون  
 بتائے گا کہ ہمارا نکاح ہو رہا ہے میں نے کہا کہ بعد میں باقاعدہ رشتہ لے کر آؤں گا اور اس نکاح کو  
 ہمارے درمیان خفیہ رکھا جائے گا اب پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے  
 میں ابھی نکاح نہیں کروں گی آپ نے کہا نہ کہ رشتہ لے کر آئیں گے تب نکاح بھی ہو جائے گا۔  
 تم میری پہلی اور آخری محبت ہو مجھے ڈر ہے کہ میں تمہیں کہیں کھو نہ دوں  
 پلیز مجھ پر رحم کھاؤ  
 فی الحال تو رحم ہی کھا رہا ہوں  
 وہ اس کی کمزوری پر وار کر کے اس سے نکاح کر لیتا ہے

.....

نکاح ہو چکا تھا اور اب مصیرہ واپس جانے کے لیے بے چین بیٹھی تھی اور اسی وقت ابراہیم کمرے  
 میں آتا ہے

باہر ڈرائیور تمہارا انتظار کر رہا ہے وہ تمہیں ہوٹل چھوڑ دے گا اور پریشان ہونے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے میں سب ٹھیک کر دوں گا  
مصیرہ اس کی ان سنی کرتے ہوئے باہر کی طرف دوڑتی ہے اور گاڑی میں بیٹھ جاتی ہے

.....

مصیرہ روتے ہوئے روم میں آتی ہے کہ سب پریشان ہو جاتے ہیں اور وہ سب کو اپنے ساتھ ہوئے واقعے کا بتاتی ہے تو سب اور زیادہ پریشان ہو جاتے ہیں مشال سب کے چہروں کو دیکھتی ہے جہاں پر کوئی نہ کوئی پریشانی کا سایہ لہرا رہا تھا اسے جان بوجھ کر کوئی شوشہ چھوڑ دیتی ہے تاکہ سب کا موڈ اچھا ہو سکے

یار میرا ہیرو کہاں رہ گیا ہے

تمہارے ساتھ ابھی کچھ ہوا نہیں ہے نا اسی لئے تم اسی باتیں کر رہی ہو ثنا کہتی ہے مجھے تو ابھی بھی ڈر لگ رہا ہے کہ کوئی سایہ میرا پیچھا تو نہیں کر رہا ہے ملائکہ اپنا ڈر بیان کرتی ہے یار میں آیان کو کیسے یقین دلاؤں گئی کہ میں نے کچھ بھی نہیں کیا  
کچھ نہیں ہوتا سب ٹھیک ہو جائے گا مشال انہیں ریلکس کرنے کی کوشش کرتی ہے میں گھر میں جا کر سب کو کیسے بتاؤں گی؟ مصیرہ پوچھتی ہے  
تم گھر جا کر سب سچ سچ بتا دینا ملائکہ کہتی ہے

ہاں یہ ٹھیک ہے بعد میں کوئی مسئلہ نہ بن جائے مشال بھی ملائکہ کی ہاں میں ہاں ملاتی ہے

.....

آج ان کا مری میں آخری دن تھا اور سب اداس تھے مریم ایان کو دیکھتی ہے مگر ایان مریم کو نظر انداز کرتے ہوئے بس میں چلا جاتا ہے مریم اور اس کے ساتھ مصیرہ بھی پریشان کھڑی تھی کہ گھر میں سب کیسے بتائے گی اور ثنا دور سے ہی شامیر کو دیکھتی ہے اور اسے نظر انداز کرتے ہوئے مریم اور مصیرہ کے پاس آ جاتی ہے شامیر خود کا نظر انداز کرنا دیکھتا ہے تو اس کے چہرے پر ایک تلخ مسکراہٹ آ جاتی ہے اور ملائکہ جو اب اکیلی کھڑی تھی اس کی طرف ایک اونچا لمبے قد کا لڑکا اپنا چہرہ چھپائے ہوئے اس کے نزدیک آتا ہے اور کہتا ہے مجھے تمہارا یہ ڈرنا بہت پسند ہے اور اپنے ہاتھ میں پکڑا گلاب کا پھول ملائکہ کے کھلے بالوں میں الجھا کر چلا جاتا ہے ملائکہ خوف سے کانپ رہی ہوتی ہے اور وہ شخص دور سے کھڑا اس کا ڈرنا دیکھ کر مسکرا رہا ہوتا ہے اور ملائکہ کو یقین ہو جاتا ہے کہ جو اسے تنگ کر رہا ہے وہ کوئی سایہ نہیں بلکہ ایک جیتا جاگتا انسان ہے وہ مری آتے وقت جتنے پرجوش تھی اب جاتے وقت اتنے ہی افسردہ تھی

.....

مصیرہ جیسے ہی گھر میں قدم رکھتی ہے اسے معلوم ہوتا ہے کہ گھر پہ کوئی مہمان آئے ہوئے ہیں اور جب ان سے ملنے جاتی ہے تو اسے براہیم نظر آتا ہے اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ گھر والوں کو کیسے بتائے مگر گھر والے اس کی سننے سے پہلے ہی فیصلہ کرتے ہیں اور ایک مہینے کے اندر اندر ان دونوں کو نکاح طے پایا جاتا ہے مصیرہ ایک نظر براہیم کو دیکھتی ہے جس کے چہرے سے مسکراہٹ جانے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی اور پھر وہ غصے سے اٹھ کر وہاں سے چلی جاتی ہے

.....



ملائکہ اور مریم بھی اپنی سکون سے زندگی گزار رہی تھی کہ کچھ ہی دنوں میں ملائکہ کے لیے ایک سیفی نام کے لڑکے کا رشتہ آتا ہے گھر والوں کے بتانے کے مطابق لڑکا کافی اچھا سلجھا ہوا تھا اور اپنا کاروبار تھا اس لئے ملائکہ کی رضامندی سے اس کا رشتہ طے کیا جاتا ہے منگنی کے رسم ادا کرنے کے بجائے نکاح کی رسم ادا کی جا رہی تھی ملائکہ کے ساتھ ساتھ مریم اور ایان کا نکاح اسی دن طے پایا تھا مریم نکاح کا سن کر خوش ہوئی تھی مگر پھر بھی آیان کی طرف سے مکمل خاموشی تھی جس پر وہ پریشان تھی

.....

ثنا کے کسی دور کے رشتے دار کا رشتہ آیا تھا اور بار بار فورس کر رہے تھے کہ انہیں اپنے بیٹے کے لیے ثنا چاہیے ثنا کی والدہ صبا بیگم ثنا کا رشتہ وہاں کرنے کے لئے بالکل بھی راضی نہیں تھی انہی دنوں میں ثنا کے لیے ایک اور رشتہ آتا ہے جو کہ انہیں اپنے ان رشتہ داروں سے اچھا لگتا ہے صبا بیگم ثنا کا رشتہ وہاں تہہ کر دیتی ہیں اور اپنے رشتہ داروں کو منع کر دیتی ہیں کہ سنا کا رشتہ کہی اور طے ہو چکا ہے

ثنا جو پہلے ہی اپنی حالت کو سنبھال نہیں پا رہی تھی اور اب یہ بات کہ اس کا اس مہینے کسی انجان لڑکے سے نکاح ہے تو اس کا دل ٹکڑوں میں بٹ گیا تھا اس نے شامیر کو بھی اس لئے منع کیا تھا کہ وہ اپنے گھر والوں کا مان نہیں توڑ سکتی تھی تو اب وہ یہاں کیسے منع کر دیتی اس نے اپنے دل کے ٹکڑوں کو سنبھالتے ہوئے ہاں کر دی تھی

.....

سب لڑکیوں نے مل کر اپنے نکاح کی تاریخ اور میرج ہال ایک ہی منتخب کیا تھا جس حال میں ان کے نکاح کے ساتھ مشال کی چچا کی بیٹی کا بھی نکاح تھا ان سب کا صرف نکاح ہو رہا تھا رخصتی یونیورسٹی کے ختم ہونے کے بعد تھی

سب بہت خوش تھے سوائے ثنا کے اور باقی سب نے ثنا کو کہا بھی تھا کہ وہ اس رشتے سے منع کر دے مگر اس نے کسی کی بھی نہ سنی اور اب نکاح کا دن آن پہنچا تھا سب سے پہلے مصیرہ اور ابراہیم کا نکاح کیا تھا اس کے بعد مریم اور ایان کا پھر ملی اور سیفی کا آخرل میں ثنا کا نکاح تھا مولوی صاحب نے دولہے کا نام شامیر لیا تو ثنا کو لگا جیسے وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہو مگر اپنی تسلی کر لینے پر کہ وہ شامیر ہی ہے تو اس نے نکاح کے بعد اللہ کا شکر ادا کرنے کے بارے میں سوچا اور دل کی گہرائیوں سے شامیر کے ساتھ اس نکاح کو قبول کیا

.....

مشال کی کزن کا نکاح بھی اسی میرج ہال میں ہی تھا مگر اس کا انتظام الگ کیا گیا تھا مشال نے اپنے دوستوں کے نکاح میں شرکت کی تھی ان کے نکاح ہونے کے بعد کچھ ہی دیر میں سبین مشال کی بڑی بہن مشال کے پاس آتی ہے

مشال چلو تمہیں بابا اور چچا جان بلا رہے ہیں

نکاح ہو گیا ہے کیا یا پھر مجھے بلا رہے ہیں نکاح پڑھانے کے لیے

چپ کر کے میرے ساتھ چلو پھر تمہیں خود ہی پتہ چل جائے گا کہ تمہیں کیوں بلا رہے ہیں۔

.....

مشال اپنے بابا اور چچا کے ساتھ برائڈل روم میں بیٹھی تھی اسے پتا لگا تھا کہ اس کی کزن نے نکاح کے آخری وقت میں منع کر دیا تھا اور کسی کو بھی خود کے ساتھ زبردستی سے منع کیا تھا اور اب پتا نہیں کہ اپنی کسی سہیلی کے گھر چلی گئی تھی تاکہ وہ اسے ڈھونڈ نہ سکیں اور اب اس کی جگہ مشال کو قربانی دینی پڑی تھی مشال کے آنسوؤں کی بغیر پرواہ کیے اس کا نکاح حارث سے کروا دیتے ہیں

.....

ان سب کے نکاح ہو گئے تھے مگر انہوں نے نکاح سے پہلے ایک شرط رکھی تھی کہ ان کی رخصتی دو سال تک کا کوئی سوال بھی نہیں کرے گا ایک بار پھر مصیرہ کا ابراہیم کے ساتھ سب کے موجودگی میں نکاح کیا گیا تھا نکاح ہونے کے بعد سب کی زندگی معمول پر آ گئی تھی

.....

ایک ہفتے بعد

ہاں مشال تمہیں بھی مل گیا تمہارا ہیرو مصیرہ شوخ لہجے میں پوچھتی ہے

نہ پوچھو یا اب میں نے یوں تو نہیں چاہتا تھا اور وہ صاحب تو نکاح کے اگلے دن ہی لندن شفٹ ہو گئے ہیں۔

کوئی بات نہیں صرف دو سال ہی کی تو بات ہے۔ اب وہ اسے تسلی دیتی ہے

اللہ کا شکر ہے کہ ایان کا رویہ میرے ساتھ بھی نور مل ہے مریم خوش ہو کر بتاتی ہے

.....

ملائکہ تمہیں کیا ہوا ہے تم تو نکاح کے وقت بڑی خوش تھی اب کیا ہوا ہے؟ مشال پوچھتی ہے



یار وہ سیفی نہ مری والا ہے جس نے مجھے واش روم ایریا میں ڈرایا تھا۔ پہلے تو سب اس کی بات سمجھنے کی کوشش کرتی ہیں جب سمجھ میں آتی ہے تب ہنس پڑتی ہیں۔ تو اس میں منہ پھولانے والی کونسی بات ہے مریم کے پوچھنے پر ملائکہ بتاتی ہے مجھے ابھی بھی اس سے ڈر لگتا ہے ایک عجیب سا خوف محسوس ہوتا ہے ابھی ان باتوں کو کافی ٹائم پڑا ہے ابھی چلو اپنی اپنی کلاس میں۔ مصیرہ انھیں لینے کا کہتی ہے مریم جب کلاس میں جاتی ہے تو آیان اسی کے انتظار میں بیٹھا ہوتا ہے اور وہ جا کر اس کے ساتھ بیٹھ جاتی ہے

شامیر کا ڈپارٹمنٹ الگ ہوتا ہے ثنا مشال اور ملائکہ کا ایک ہوتا ہے اسی طرح مصیرہ کا ڈیپارٹمنٹ الگ تھا ابراہیم کا اسلام آباد میں اپنا بزنس تھا اور اس کا بزنس پارٹنر کوئی اور نہیں بلکہ سیفی ہی تھا

.....

وہ پانچوں لڑکیاں اسلام آباد کی یونیورسٹی میں پڑھتی تھیں اور ایک ہی ہوٹل کے ایک ہی روم میں رہتی تھیں ملائکہ سیفی کے ساتھ خوش تھیں مگر ایک خوف بھی دل میں تھا مشال کا حادثہ سے کوئی رابطہ نہیں تھا اور نہ ہی ان دونوں میں سے کوئی کرنا چاہتا تھا ابراہیم کی نیچر میں سخت طبیعت تھی مگر مصیرہ کے لیے اس کے دل میں ایک سو فٹ کارنر تھا اور ایک مصیرہ تھی جو اس سے بات بھی نہیں کرتی تھی حالانکہ وہ بھی ابراہیم کو پسند کرتی تھی مگر پھر بھی اس سے دور بھاگتی تھی سیفی اپنے بزنس پر ہی دھیان دیتا تھا مگر ملی کے معاملے میں غفلت بالکل نہیں کرتا تھا ثنا اور شامیر ایک ہی یونی

اسٹوڈنٹ تھے

ثناء کہاں مر گئی تھی تم نے پورے ایک لیکچر باہر گزارا ہے۔ ملی پوچھتی ہے  
میں اپنے مجازی خدا کے ساتھ تھی

.....

وہ تینوں باتیں کرتے ہوئے کلاس سے باہر آرہی تھیں کہ انہیں مصیرہ گراؤنڈ میں نظر آتی ہے جو  
کہ غصے میں ہوتی ہے وہ سب اس کے پاس جاتی ہیں  
مصیرہ کیا ہوا ہے تمہیں اکیلی کیوں بیٹھی ہوں مشال پوچھتی ہے  
یہ گراؤنڈ کی وہ جگہ تھی جہاں سب مل کر بیٹھی تھی اور اب بھی سب مل کر بیٹھی تھی کہ مریم بھی  
اپنا بیگ لے کر وہاں جاتی ہے

یار یہ ابراہیم نے تنگ کیا ہوا ہے دنیا جہاں کا سارا پیار مجھ پہ آکے کیوں ختم ہے  
تو تم کیا چاہتی ہو کہ تمہاری پروسن پر پیار نچاؤ کرے  
مشال کے کہنے پر مصیرہ کہتی ہے  
میں نے اب ایسا بھی نہیں کہا  
یار میں آج آیان کے ساتھ ڈیٹ پر جا رہے ہو  
مریم کے بتانے پر ثنا کہتی ہے

تم تو ہر دوسرے دن ڈیٹ پر ہوتی ہو  
میرا دل کر رہا ہے کہ آج کسی کے ساتھ پرینک کیا جائے  
یار پرینک تم کرتی ہو اور پگڑی میں جاتی ہوں

ملی کی پریک والی بات مشال کو پسند نہیں آتی کیونکہ اس کے پریک کرنے پر بعد مشال کی شامت آتی تھی

نہیں ابھی میری کلاس رہتی ہے مصیرہ بھی منع کر دیتی ہے  
ملی سب کو زبردستی کینیٹین میں لے آتی ہے کیونکہ اس نے حمزہ کو کینیٹین میں جاتا دیکھا تھا جو کہ اس یونی کا سب سے ہیلتھی سٹوڈنٹ تھا اور ثنا کو پسند بھی کرتا تھا ملی نے آج اس کی جیب خالی کرنے کے بارے میں سوچ لیا تھا اور کینیٹین میں آکر سب حمزہ کے ٹیبل پر بیٹھ جاتی ہیں اور حمزہ تو ثنا کو دیکھ کر ہی خوش ہو جاتا ہے اور پوچھتا ہے کیا کھانا ہے اس کی نظر ثنا پر تھی ثنا کے بجائے ملائکہ بولتی ہے جو تم چاہو حمزہ نے اپنے لئے کھانے کے لئے بہت کچھ منگوا لیا تھا مگر ملائکہ اپنی دوستوں کو اشارہ کرتے ہوئے حملہ کا بولتی ہے اور آہستہ آہستہ سب اس کی چیزیں کھانا شروع ہو جاتی ہے وہ سب کھانے میں مصروف ہوتی ہیں اور حمزہ ثنا کو دیکھنے میں ملی جیسے ہی دیکھتی ہے کہ کینیٹین میں شامیر رہا ہے وہ سب کو اشارہ کرتی ہے کینیٹین سے باہر نکلنے کا کیونکہ شامیر کو پتا تھا کہ حمزہ ثنا کو لائیک کرتا ہے وہ شامیر کو دیکھتے ہی وہاں سے نکل جاتی ہیں اور حمزہ کے ساری ٹیبل بھی خالی کر جاتی ہیں اور بیچارے حمزہ کو شامیر کا ایک مکا بھی پڑتا ہے حمزہ نے ارادہ کیا تھا کہ وہ ان لڑکیوں کے چکر میں نہیں آئے گا یہ ہمیشہ ہی اسے لوٹ کر چلی جاتی تھی

.....

ملائکہ یار مزا آگیا فری میں لانچ ہو گا ہمارا  
مشال کہتی ہے



مجھے تو شامیر غصے میں لگ رہا تھا ثنا اپنا ڈر بتاتی ہے

اتنے میں انہیں شامیر اپنی طرف آتا ہوا دکھائی دیتا ہے مجھے تم سے بات کرنی ہے

شامیر ڈائریکٹ ثنا سے بات کرتا ہے

ہمممم بولیں کیا بات ہے

شامیر اس کی ایک بھی سنے بغیر اس کے ہاتھ سے پکڑ کر ایک کونے میں لے آتا ہے اسے دیوار سے

پن کرتا ہے اور بولتا ہے اب بتاؤ اس حمزہ کے ساتھ کیا کر رہی تھی۔

وہ تو ملائکہ اس کے ساتھ پریک کر رہی تھی اس لیے میں بھی چلی گئی۔

مجھے بس تم کسی بھی لڑکے کے ساتھ نظر نہ آؤں مجھ سے بات کرتے ہوئے تو پتا نہیں تمہاری سانس

کیوں بند ہو جاتی ہے اور اس حمزہ کے ساتھ بڑی ہنس ہنس کر باتیں ہو رہی تھی

آپ حمزہ سے جیلس ہو رہے ہیں

جیلس مائی فٹ تم صرف میری ہو صرف میری ملکیت آئی بات سمجھ میں۔

ثنا اس کی بات سن کر سر اثبات میں ہلاتی ہے اور شامیر اس کی گال سہلاتا ہے اور اسے واپس

دوستوں کے پاس چھوڑ کر چلا جاتا ہے

ملائکہ تم ایک نمبر کی بد تمیز ہو آج مشال کی جگہ میں پھنس گئی تھی

یار دوستی میں اتنا تو چلتا ہے

وہ سب اپنے آخری کلاس لینے چلی جاتی ہے اور اس کے بعد واپس ہو سٹل چلی جاتی ہے

.....

مشال میرے جوتے ڈھونڈ دو نہیں مل رہے ایان میرا انتظار کر رہا ہے کب سے تم تھوڑا سا کم تیار ہو لوں گی تو قیامت نہیں ٹوٹ پڑے گی ملائکہ اس کی تیاری دیکھ کر کہتا ہے ڈیٹ پر جانے کے بھی کوئی اصول ہوتے ہیں اچھا اب جلدی جاؤ تمہارا انتظار کر رہا ہے مصیرہ اسے باہر کی طرف دھکیلتی ہے۔

.....

وہ پانچوں جیسے ہی یونی آتی ہیں انہیں دور سے ہی رومان اور ارمیہ نظر آتی ہیں رومان اس یونی میں ہیکرز سے جانی جاتی تھی مصیرہ ابراہیم کی میسجز سے تنگ آئی ہوئی تھی اس لے اب اسے رومان کی مدد چاہیے تھی مصیرہ رومان کو لے کر اپنے ساتھ چلی جاتی ہے اور مشال ارمیہ کو لے کر لائبریری چلی جاتی ہے اور وہاں پر جا کر ناول پڑھنا شروع ہو جاتی ہے مریم اپنی کلاس میں چلی جاتی ہے اور اس کا ٹکراؤ عدینہ سے ہوتا ہے جو کہ صرف دوسروں کو رنگے ہاتھوں پکڑنے کی عادت سے مجبور ہوتی ہے عدینہ کی نظر مریم اور ایان پر تھی مگر بیچاری کو یہ نہیں پتا ہوتا کہ ان کا نکاح ہوا ہوا ہے ثنا اور ملائکہ اپنی کلاس میں چلی جاتی ہیں ان دونوں کا وہاں پر ایک ڈری سبھی لڑکی سے سامنا ہوتا ہے جو کہ شروع دن سے ہی اکیلی تھی پہلے تو ملائکہ اسے تنگ کرنے کے لئے اس کے پاس جاتی ہے مگر ثناء کہتی ہے تمہیں خدا کا واسطہ اس معصوم کو تو چھوڑ دو ثناء کے بات کا بھرم رکھتے ہوئے حورین کے پاس جا کر اس سے دوستی کر لیتی ہی حورین دوستی کرنے سے پہلے تھوڑی کنفیوز ہو جاتی ہے کیونکہ وہ ملائکہ کی نیچر سے واقف تھی پھر ثنا کے وجہ سے ہاتھ بڑھا دیتی ہے اسے دوران مشال بھی اندر آ جاتی ہے اور پھر کلاس شروع ہو جاتی ہے

ارمیہ ناول پڑھنے کے چکر میں کلاس میں پہلے ہی لیٹ ہو جاتی ہے کلاس میں آتی ہے تو سر شاویز کلاس میں موجود ہوتے ہیں ارمیہ کو دیکھ کر سمجھ جاتے ہیں کہ محترمہ ناول پڑھنے کے چکر میں لیٹ پہنچی ہے آج ارمیہ کو کلاس میں آنے کی اجازت نہیں ملتی اور وہ سر ہلا کر باہر گراؤنڈ میں جا کر بیٹھ جاتی ہے

مصریہ اور رومان جو ابراہیم کا کاؤنٹ ہیک کرنے کے چکر میں ہوتی ہیں ابراہیم کے بجائے اس کے بڑے بھائی دانیال کا اکاؤنٹ ہیک کر دیتی ہے مصریہ تو مایوس ہو کر باہر گراؤنڈ میں آ جاتی ہے کیا اب اس کا ابراہیم سے پیچھا نہیں چھوٹ سکتا اس کے پیچھے رومان آ جاتی ہے وہ دونوں بھی ارمیہ کے ساتھ بیٹھ جاتی ہیں رومان بولتی ہے

اگر اس بزنس ٹائیکون کا کو زیادہ نقصان ہو گیا ہو تو کیا ہوگا

کچھ نہیں ہوتا یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے میں دیکھ لوں گی

اتنی دیر میں مریم بھی ان کے پاس آ جاتی ہے اور اس کے پیچھے پیچھے عدینہ بھی آرہی ہوتی ہے اور وہ آیان کے بارے میں کچھ پوچھنے کی کوشش کر رہی ہوتی ہے مگر مریم بد مزہ ہو جاتی ہے اور وہ چپ کر کے بیٹھ جاتی ہے اور بھی عدینہ بیٹھ جاتی ہے اتنے میں وہاں مشال ثنا ملائکہ اور حورین بھی آ جاتی ہیں مگر وہ دیکھتے ہیں کہ وہاں پر بیٹھی سب کے موڈ خراب ہیں تو وہ بھی چپ کر کے بیٹھ جاتی ہیں پھر مشال سب سے حورین کا تعارف کرواتے ہیں جو کہ اب وہ بھی اس گروپ کا حصہ تھی حورین سب سے ہی معصوم اور کم گو تھی اور پھر عدینہ بولتی ہے



آہستہ آہستہ اور کیا میں تم سب کی دوست نہیں ہو  
 اس کے چیخنے پر تو پہلے سب ڈر جاتی ہیں پھر ہنس پڑتی ہیں اور اسے بھی خوش آمدید کہتے ہیں  
 اور اب اس گروپ میں نو لڑکیاں تھی  
 مصیرہ اگر اس دانیال آدمی نے میرے ساتھ کچھ بھی کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا پتا نہیں  
 بچارے کا کتنا نقصان ہو گیا ہے  
 رومان کی بات ختم ہونے کے بعد عدینہ عادت سے مجبور بولنے لگتی ہے یہ دانیال کون ہے مجھے بھی  
 بتاؤ

میرا دشمن اور کچھ  
 رومان بد مزہ ہو کر کہتی ہے اور پھر وہاں سے چلی جاتی ہے اور اسی طرح سب اپنی کلاس میں چلے  
 جاتے ہیں اور عدینہ سوچتی رہتی ہے کہ دانیال کون ہے

.....

ان سب کے بیچ بہت گہری دوستی ہو گئی تھی اور ایک ہاسٹل میں رہنے لگ جاتی ہیں  
 اگلے دن جب وہ سب اکٹھے یونی آتی ہیں تو مشال ارمیہ کو ناول پڑھنے کی دعوت دیتی ہے مگر ارمیہ  
 سر کی وجہ سے منا کر دیتی ہے اور رومان کو لے کر کلاس میں چلی جاتی ہے مریم اور عدینہ بھی کلاس  
 میں چلی جاتی ہے مگر عدینہ کا سارا دھیان مریم اور آیان پر تھا مصیرہ بھی کلاس میں چلی جاتی ہے اور  
 باقی چار بھی اپنی کلاس میں چلی جاتی ہیں

.....

ارمیہ اور رومان کلاس میں ہی بیٹھی تھی جب ٹھیک پانچ منٹ بعد سر شاویز کلاس میں آتا ہے اور کلاس میں ارمیہ کو بیٹھا دیکھ کر اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آجاتی ہے جو کہ ارمیہ اور رومان سے چھپ نہ سکی رومان دیکھ کر ارمیہ کو ایک بازو مارتی ہے جواب میں ارمیہ بھی اسے باز مارتی ہے اور بولتی ہے

کل تو ناک پر اتنا غصہ بیٹھا تھا اور آج ہنسی ہی نہیں رک رہی بس مجھ سے ہی کوئی ذاتی دشمنی ہے کوئی بات نہیں چیل کر

.....

مشال ثنا ملائکہ اور حورین بزنس ڈیپارٹمنٹ میں تھی جس کی وجہ سے آج انہوں نے ایک کمپنی کا ٹور کرنا تھا اس لیے وہ یونی سے جلدی جانے کا ارادہ رکھتی تھی وہ سب گراؤنڈ میں بیٹھی تھی جب مصیرہ کا فون رینگ ہوتا ہے مصیرہ اپنی امی سے بات کر رہی تھی جب اس کی امی اسے سختی سے آج ابراہیم کے گھر ڈنر کرنے کا کہتی ہیں کیونکہ مصیرہ خود ابراہیم کا فون نہیں اٹھا رہی تھی اس لیے ابراہیم کو اپنی ساس سے سفارش کروانی پڑی مصیرہ رومان کو بھی زبردستی تیار کرتی ہے کیونکہ وہ اکیلی نہیں جاسکتی تھی ابراہیم تو ویسے ہی موقع کی تلاش میں رہتا تھا اگر رومان کو پتہ ہوتا کہ وہ مصیرہ کے ساتھ ابراہیم کے گھر جا رہی ہے جو کہ دانیال کا بھی ہے تو وہ بیچاری مر کر بھی نہ جاتی اس لیے وہ جلدی مان گئی تھی اور وہ دونوں ابراہیم کے ساتھ اس کے گھر چلی گئی تھی کیونکہ ابراہیم خود لینے آیا تھا مصیرہ براہیم کو دیکھ کر ہی نظر انداز کر رہی تھی اور ابراہیم اسی میں خوش ہو جاتا ہے کہ وہ وہ اس کے ساتھ اس کے گھر جا رہی ہے اور مریم کی تو عادت بن گئی تھی کہ وہ ہر روز ایان کے ساتھ

آنسکریم کھاتی تھی اس لئے وہ بھی چلی گئی تھی اور ساتھ عدینہ کو بھی لے گئی تھی اور اب عدینہ کو بھی پتہ تھا کہ اس کا نکاح ہوا ہوا ہے

.....

جیسے ہی مریم نے عدینہ کو آفر کی کہ تم بھی چلو تو ادینہ ایک دم سے بیڈ سے اچھلتی ہے ہائے سچ میں جھوٹ تو نہیں بول رہی

چلو ورنہ میں چھوڑ کر چلی جاؤ گی

ارمیہ جلدی سو گئی تھی اور باقی چار صبح کمپنی کے ٹور کے لیے اپنی تیاری کر رہے تھی مصیرہ اور رومان ابراہیم کے گھر بیٹھے ڈنر کر رہی تھی کہ اتنے میں ڈائننگ ٹیبل پر دانیال بھی آ جاتا ہے رومی تو اسے ایک نظر دیکھ کر سر جھٹک دیتی ہے اور پھر مصیرہ بتاتی ہے کہ یہ دانیال ہے رومان کو نہیں پتا تھا کہ یہ وہ دانیال ہے جس کا اس نے اکاؤنٹ ہیک کیا تھا دانیال ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھا ابراہیم سے مخاطب ہوتا ہے

ابراہیم میرا اکاؤنٹ ہیک ہو گیا ہے پتہ کرواؤ کہ یہ کس کا کام ہے

رومان جو کہ کھانا کھانے میں مصروف تھی دانیال کے بات سن کر اچانک اسے کھانسی شروع ہو جاتی ہے اور پھر سب اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور وہ سب سے ایکسکیوز کر کے باہر آ جاتی ہے رومان کے باہر جانے کے بعد مصیرہ سب سے ملتی ہے اور وہ بھی رومان کے پیچھے باہر آ جاتی ہے ابراہیم ان کو واپس ہو سٹل چھوڑ آتا ہے اور دانیال اس سوچ میں ہوتا ہے کہ رومان کو اچانک کیا ہوا تھا



مصیرہ یہ وہ دانیال تھا تم نے مجھے بتایا کیونکہ نہیں اگر اسے پتہ چل جاتا کہ اس کا اکاؤنٹ ہیک کرنے والی میں ہوں تو وہ کیا کرتا

ڈیر میں بتا دیتی تو مجھے پتا تھا کہ تم نہیں جاؤں گی اس لیے میں نے نہیں بتایا اور پریشان نہ ہوں اگر کچھ ہوا تو میں ہوں کچھ نہیں ہوگا

اسی وقت مصیرہ کے موبائل پر میسج آتا ہے میسج کرنے والا ابراہیم ہوتا ہے اور اس میں شکریہ آنے کے لئے لکھا ہوتا ہے یہ پڑھ کر مصیرہ مسکرا دیتی ہے وہ ابراہیم سے چاہے جتنی خفا ہی کیوں نہ ہو اب ابراہیم ہی اس کے لئے سب کچھ تھا

.....

مریم عدینہ اور ایان آئس کریم کھانے جا رہے تھے کہ راستے میں انہیں پولیس والے روک لیتے ہیں آیان گاڑی کا شیشہ ڈاؤن کر کے بات کر رہا ہوتا ہے مریم فرنٹ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی اور عدینہ پیچھے بیٹھی ہوئی تھی کہ جب عدینہ پولیس کو دیکھتی ہے تو اپنی سائیڈ والی ونڈو بھی ڈاؤن کرتی ہے اور اپنی گردن باہر نکال کر ایک چیخ مارتی ہے

آہستہ آہستہ پولیس

سمیر جو کہ ایک پولیس والا تھا یوں عدینہ کے باہر سر نکالنے اور چیخنے پر ایک دم اس کے منہ سے نکلتا ہے

اللہ کی پناہ کہاں جا رہے ہو میاں اس وقت اور کیا رشتہ ہے ان لڑکیوں سے اوہیلو ہم تو آئس کریم کھانے جا رہے ہیں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں عدینہ کہتی ہے

اور رشتہ کیا ہے

تو ساڈے ماما دا پتر جو تینوں دے

او بی بی جو پوچھا ہے وہ بتاؤ

عدینہ کے منہ سے ایک اور چیخ نکلتی ہے

آہستہ یہ بی بی کیسے کہاں ہے

سمیر تو عدینہ کی چپھکو سے ہی ڈر جاتا ہے اور انہیں جانے دیتا ہے

اور آیان گاڑی سٹارٹ کر دیتا ہے عدینہ بولتی ہے ویسے منڈا سے بڑا چنگا اے اور اپنی بات پر زور دار قہقہہ لگاتی ہے

.....

اگلی صبح ثنا مشال ملائکہ اور حورین کمپنی جانے کے لیے تیار تھی جب ثنا کو شامیر کا میسج ملتا ہے کہ ثنا شامیر کے ساتھ جائے گی اس لیے وہ ان تینوں کو چھوڑ کر شامیر کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ جاتی ہے اور باقی تین کو آیان چھوڑ کر آتا ہے چلتی ہوئی گاڑی میں ثنا شامیر سے پوچھتی ہے میں جب بھی یونی کے علاوہ کہیں جاؤں تو آپ کیوں آتے ہیں لینے۔

اس کے بات پر شامیر کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آ جاتی ہے اور جواب دیتا ہے

مردوں کی دنیا میں مردوں سے بچنے کے لئے عورت کو ایک مرد کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔

وہ ہمیشہ ہی ثنا کو لاجواب کر دیتا تھا اور اب بھی کیا تھا کمپنی کے آگے گاڑی روکنے کے بعد اسے وہاں چھوڑ کر چلا جاتا ہے اور باقی تینوں بھی کمپنی پہنچ جاتی ہیں ملائکہ جیسے ہی اندر آتی ہے اسے خود پر

غصہ آتا ہے کہ وہ ایک بار تو اس کمپنی کے بارے میں سرچ کر لیتی کیونکہ اس کے اندر داخل ہونے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ یہ کمپنی سیفی کی ہے اور اسی وقت ایک لڑکی ملائکہ کو لے کر ایک آفس کے آگے کھڑا کر دیتی ہے اور کہتی ہے آپ اندر چلی جائے اور باقی تینوں بھی پوری کمپنی کا دورہ کر رہی ہوتی ہیں کہ حورین کسی چٹان نما چیز سے ٹکرا جاتی ہے اور اس کا چشمہ نیچے گر جاتا ہے جب وہ سامنے کھڑے شخص کو دیکھتی ہے تو اسے پتہ چلتا ہے کہ وہ کسی پتھر سے نہیں بلکہ کسی انسان سے ٹکرائی ہے حورین بے دھیانی میں اسے تکتی رہتی ہے اذان حورین کو خود کو گھورتا دیکھ کر اس کے ماتھے پر اپنی انگلی رکھ کر اسے ہوش کی دنیا میں لے آتا ہے حورین ہوش میں آتے ہی اپنا چشمہ اٹھا کر بھاگ جاتی ہے اور اذان اس کی حرکت پر ایک جاندار قہقہہ لگاتا ہے جو کہ حورین کو بھی سنائی دے جاتا ہے

مشال اور ثنا اپنی ہی مستی میں غرق شوپیس پر لڑ رہی تھی کہ کون کون سا کس کے جہیز میں جائے گا

.....

دوسری طرف ملائکہ ڈرتی ہوئی جیسی ہے اندر قدم رکھتی ہے اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے اور سیفی اس کے ڈرنے کی وجہ جانتا تھا اس لے مسکراتا ہوا اس تک پہنچتا ہے اور اسے کندھوں سے پکڑ کر کرسی پر بٹھاتا ہے جس پر آج تک اس کے علاوہ کوئی بھی یہاں نہیں بیٹھا تھا

تمہیں دورہ کرنے کی کیا ضرورت پڑ گئی تم تو خود اس کی اونر ہوں

اب مجھے چلنا چاہیے

تم میری کال کیوں نہیں اٹینڈ کرتی



مجھے ڈر لگتا ہے وہ یہ کہہ کر اٹھ کھڑی ہوتی ہے ملائکہ صاف گوئی سے کام لیتی ہے اگر تم یو ہی کرتی رہے تو مجھے کوئی سخت قدم لینے میں کوئی مسئلہ نہیں ہوگا یہ تو میں تمہاری سٹڈی کی وجہ سے چپ ہو ورنہ تم میرے نکاح میں ہو میں چاہو تو کچھ بھی کر سکتا ہوں ملائکہ تو پہلے ہی اس سے خوف کھاتی تھی اسی لئے اب باقاعدہ کانپنے لگ گئی تھی اور کوئی بھروسہ نہیں تھا کہ وہ رونے بھی لگ جاتی اسی لیے سیفی نے جان بوجھ کر ٹوپک چنچ کیا یونی میں تو سب تم سے تنگ آئے ہوئے ہیں اور تم مجھ سے آئی ہوئی ہو شاید سیفی اسے حمزہ والا واقعہ یاد کرواتا ہے اور ملائکہ اس کے رویے پر کچھ بیٹری فل کرتی ہے اور پھر تھوڑی ہی دیر میں باہر آ جاتی ہے اور سب مل کر اکٹھے شامیر کے ساتھ یہاں سے چلی جاتی ہیں جو کہ انھیں کمپنی سے لینے کے لئے آیا ہوا تھا اور ملائکہ کے لیے سیفی کی محبت میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا ملائکہ کا ڈرنہ اسے بہت پسند تھا

.....

دانیال کو جیسے ہی پتہ چلتا ہے کہ اس کا اکاؤنٹ ہیک کرنے والی وہی رومان ہے جو اس کے گھر آئی تھی تو اسے غصے کے بجائے اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آ جاتی ہے

.....

رومان دانیال کو یونی اور وہ بھی اپنے پاس دیکھ کر کنفیوز ہو جاتی ہے اور بولتی ہے جی کوئی کام تھا۔

جی بالکل مجھے ایک ہیکر کی ضرورت تھی سوچا تم سے مدد لے لو۔

مجھے ہیکنگ نہیں آتی

رومان ڈرتے ہوئے بتاتی ہے

پھر میرا اکاؤنٹ کس نے کیا تھا

رومان دانیال کے اس طرح بات کرنے پر اور زیادہ ڈر جاتی ہے اور اسے سب بتا دیتی ہے دانیال اسے ڈر کر سب کچھ اگلتا ہوا سن کر اپنی مسکراہٹ دباتا ہے اور وہاں سے چلا جاتا ہے

.....

اگلے دن وہ سب اکٹھے یونی آتی ہے اور صبح صبح ہی ان کی ایک بائیک والے سے ٹکر ہوتی ہے جو کہ مشال کو لگتے لگتے بجتی ہے اور وہ غصے میں پلٹ کر اس لڑکے کو باتیں سناتی ہے دیکھ کر نہیں چلا سکتے تھے اگر مجھے لگ جاتی تو مشال غصے سے بائیک والے سے کہتی ہے مگر بائیک والے سے پہلے ہی ملی بولنے لگ جاتی ہے

یار کچھ بھی نہیں ہونا تھا بس ایک عدد ٹانگ ہی ٹوٹ جانی تھی اس میں کیا بڑی بات ہے۔ او ہیلو تم کیا غور رہے ہو اگر میری دوست کی ٹانگ ٹوٹ جاتی نہ تو ہم تمہاری اسی بائیک پر ہو اسپتال لے کر جاتے۔

عدینہ بائیک والے کو بولتی ہے جو کہ سب کے چہروں کو حفظ کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔ اور بائیک میں چلاتی آخر کار مجھے بھی بائیک چلانی آتی ہے۔ مریم اپنی خدمات پیش کرتی ہے تم سب نے میری ٹانگ لازمی توڑنے تھی۔ مشال صدمے سے چور آواز میں کہتی ہے ہمدان جو کہ بائیک والا تھا ان سب کو گھور رہا تھا جو کہ شاید نقصان نہ ہونے پر لڑ رہی تھی۔

اوه میری بہنوں میں را راستہ چھوڑو اتنا اچھا موڈ تھا مگر لگتا ہے کہ اب میرا اچھا دن نہیں گزرنا۔

وہ کیوں؟ رومان پوچھتی ہے

میں تم سب کو کیوں بتاؤں؟

اب تم نے ہم سب کو اپنی بہنیں بولا ہے تو اپنی خوش بھی بانٹ لو جو کہ ہماری وجہ سے شاید ختم

ہوگئی ہے ارمیہ کہتی ہے

میں اپنے پرسنل ایشو کسی سے بھی ڈسکس نہیں کرتا۔

مجھے دیکھنے میں تو یہ کوئی پٹھان کی اولاد لگتی ہے۔

ثنا مصیرہ کے کان میں کہتی ہے

ہاں مجھے بھی یہی لگتا ہے۔

لڑکیاں نے اس بچارے کو گہرا ہوتا ہے اور ہمدان کو نہ کردہ نقصان کی وجہ سے انہیں برداشت کرنا

پڑتا ہے۔

اس بچارے کی جان چھوڑ ہی دو۔ یہ ہمدردی والا جذبہ صرف حورین میں تھا

عدینہ نے ثنا اور مصیرہ کی بات سن لی تھی اسلئے ہمدان سے پوچھتی ہے

او مسٹر اپنا نام تو بتاؤ دیکھنے میں تو پٹھان لگتے ہو

تم سب اس کا کیوں بائو ڈیٹا لے رہے ہو رشتہ کروانا ہے کیا۔ مثال جل کر کہتی ہے

تم چپ کرو تمہیں تو کسی کی کلاس لینے بھی نہیں آتی

رومان کہتی ہے



ہمدان ان کی باتوں سے تنگ آکر خود ہی بتا دیتا ہے۔

ہاں تو میرا نام ہمدان خان ہے اور میں پٹھان ہی ہو تو کیا اب میں یہاں سے جا سکتا ہوں ایک شرط پر اگر تمہیں منظور ہو تو۔ مریم دانتوں کی نمائش کروا کر کہتی ہے بولو کیا شرط ہے تم سب کی وجہ سے اسپیشل ڈے خراب ہو گیا ہے۔

تم اپنی بائیک مجھے دو گے بس چھٹی کے بعد میں آیان کے ساتھ ریس لگاؤں گی بالکل بھی نہیں میں اپنی بائیک بالکل بھی نہیں دوں گا

بھائی تمہاری وجہ سے ہمارے لڑکی کا نقصان ہوتے ہوتے بچا ہے اس لئے ہماری شرط مان لو ورنہ سارا دن ادھر ہی کھڑے رہو گے ملائکہ اسے وارن کرتی ہے اچھا چھوڑو میرا راستہ دے دوں گا وہ بھی آدھے گھنٹے کے لیے۔

ہائے سچ میں دے دیں گے؟ عدینہ یقین دہانی کرتی ہے

ہمدان تنگ آکر اپنی بائیک کی چابی مریم کے ہاتھ میں دے کر خود ہی چلا جاتا ہے اور پھر وہ سب اس کے غصے میں چلے جانے پر ہنسنے لگ جاتی ہیں وہ تو صرف اسے تنگ کرنے کے لیے ایسا کر رہی تھی

تم لوگوں نے اس بچارے کے ساتھ بہت برا کیا ہے حورین کے کہنے پر ملائکہ کہتی ہے کچھ بھی برا نہیں ہوا اب چلو کلاس میں پہلے ہی کافی ٹائم ویسٹ ہو گیا ہے۔

.....

مریم ایان کو رئیس کے لیے مناتی ہے مگر وہ صاف انکار کر دیتا ہے۔

.....

ارمیہ اور رومان کا کلاس میں ٹیسٹ تھا جس میں رومان نے تو اچھا کیا تھا مگر ارمیہ کا بہت برا ٹیسٹ ہوا تھا اور اس سبجیکٹ کا سر بھی سر شاویز تھا جس سے ارمیہ کو لگتا تھا کہ سر نے اس سے دشمنی نکالی ہوئی ہے ایسا بس صرف ارمیہ کو ہی لگتا تھا

وہ سب اپنی اپنی کلاس سے فری ہو کر اپنی اسی جگہ پر آ کر بیٹھ جاتی ہیں جہاں پر وہ سب ہمیشہ بیٹھتی تھی وہ سب وہیں بیٹھی ہوتی ہیں کہ انہیں ہمدان اپنی طرف آتا ہوا دکھائی دیتا ہے جس کا موڈ آف لگ رہا تھا اور وہ بھی ان سب کے پاس بیٹھ جاتا ہے

ثنا ملائکہ کے کان میں کہتی ہے کہ لگتا ہے پٹھان کا موڈ آف ہے ہماری وجہ سے ہماری وجہ سے کیوں ہوگا۔

اتنے میں مریم بولتی ہے ہمدان لگتا ہے تم نے مجھے بد دعا دی تھی کہ میں ریس نہ لگا سکوں آیان نے مجھے منہ پہ ہی منع کر دیا کہ کوئی ضرورت نہیں ریس لگانے کی۔

چلو اچھا ہوا کچھ تو آج کے دن میں اب میری بائیک کی چابیاں واپس کرو حورین مریم کے ہاتھ سے چابی لے کر ہمدان کی طرف اچھالتی ہے جس کو ارمیہ بیچ میں ہی کیچ کر لیتی ہے

ارمیہ اور کتنا اس بچارے کو تنگ کرو گے اب اسے واپس کرو۔ حورین کہتی ہے

پہلے یہ ہمیں بتائے گا کہ یہ کیوں اتنا پریشان ہے اب ہم نے اسے اتنا بھی تنگ نہیں کیا تھا کہ پتہ نہیں کتنا ظلم ہوا ہو مصیرہ بھی ثناء کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہتی ہے چلو شاباش بھائی صاحب اب شروع ہو جاؤ آخر کیا مسئلہ ہے جو یوں روایتی پٹھان بنے بیٹھے ہو

میں تم سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں

مجھ سے شکریہ ادا کر رہا ہے آخر کار میں نیکی کر دریا میں ڈالنے والے بہت سے کام کیے ہیں اس کی بھی کوئی مدد کی ہوگی۔ مشال فخریہ انداز میں بتاتی ہے میرا تو کوئی کام نہیں کیا عدینہ شکوہ کرتی ہے

ہم نے ایسا بھی کیا کر دیا کہ تم ہمارا شکریہ ادا کر رہے ہو؟ مریم پوچھتی ہے مشال صبح میری بائیک کے آگے آگئی تھی اس لئے میں اس کا شکریہ ادا کر رہا ہوں۔

تو کیا تم سچ میں مشال کی ٹانگ توڑنا چاہتے تھے ارمیہ کے پوچھنے پر رومان کہتی ہے مجھے پہلے ہی پتہ تھا کہ اس نے جان بوجھ کر بائیک ماری ہے

چپ کر جاؤں خود ہی سوالوں کے جواب دینے لگ جاتی ہو میں تو اس لیے شکریہ ادا کر رہا تھا کہ مجھے صبح کلاس میں جلدی پہنچنا تھا اللہ اس مشال کا بھلا کرے اور ہمیشہ دونوں ٹانگیں سلامت رہیں کہ یہ میری بائیک پر لگتے ہوئے بچ گئی اور میں کلاس سے لیٹ ہو گیا۔

تو پھر کلاس میں لیٹ پہنچنے کے لئے اس کا شکریہ ادا کر رہے ہو؟ حورین پوچھتی ہے

نہیں میں تو کلاس میں جلدی پہنچ کر ایک کام سر انجام دینے والا تھا مگر صد شکر کے مجھ سے پہلے ہی کوئی اور یہ کام انجام دے چکا ہے اور اس کے بدلے میں اس لڑکے کے چہرے پر بہت ہی زوردار تماچہ لگتا دیکھ چکا ہو اس لئے شکریہ کر رہا ہوں کہ میں لیٹ ہو گیا اور اس کے تھپڑ سے بچ گیا۔ تم ایسا کیا کرنے جا رہے تھے کہ تمہیں بھی تھپڑ پڑنے والا تھا ثنا مشکوک نظروں سے دیکھتی ہے وہ میں نہیں بتاؤں گا تم سب میرا مذاق بناؤ گی

تم صرف میرے کام میں بتا دوں میں کسی کو بھی نہیں بتاؤں گی عدینہ اسے مشورہ دیتی ہے تمہیں بتانا مطلب پوری یونی میں اعلان کرنے والا کام ہے اچھا مجھے بتا دو اب رومان کہتی ہے

میری وجہ سے یہ تھپڑ سے بچ گیا ہے اس لیے مجھے بتائے گا۔ اب مشال کہتی ہے بانیکی کی چابی میں نے مانگی تھی اس لیے مجھے بتائیے گا۔ اور اب مریم کہتی ہے

اچھا بس اب آپس میں ہی شروع ہو جاتی ہو مگر وعدہ کرو پھر میرا مذاق نہیں بناؤں گی اور وہ سب سے وعدہ لینے کے بعد بتاتا ہے وہ جو میری کلاس میں ایک علیشبہ لڑکی ہے نہ اسے آج ایک لڑکے نے پرپوز کیا اور علیشبہ نے اسے تھپڑ مار دیا اور میں تو کلاس سے باہر آگیا

مجھے اس لڑکے کا نام بتاؤ ایک تو اس یونی میں ہر کوئی ایک دوسرے کو پرپوز کرتے رہتے ہیں مگر کسی کو سہی سے کرنے بھی نہیں آتا اس لیے علیشبہ نے بھی اس لڑکے کو تھپڑ مارا ہو گا عدینہ کہتی ہے یار شامیر بھی تو اسی یونی کا ہے اس نے تو بڑے رومینٹک طریقے سے ثنا کو پرپوز کیا تھا ملائکہ عدینہ کو بتاتی ہے



تو کیا تم ڈر کر بھاگ آئے تھے کلاس سے حورین پوچھتی ہے

وہ اکیلی میں بھی علیشبہ کو پرپوز کرنے والا تھا مگر مجھ سے پہلے ہی وہ موٹا حمزہ اس کے پاس پہنچ گیا۔  
اس کے بات پر ملی کا ایک قہقہہ لگتا ہے۔

یار میں نے مذاق اڑانے سے منع کیا تھا

میں تو اس بات پر ہنس رہی ہوں کہ وہ موٹا حمزہ شامیر کے ایک مکے پر ہی ثنا کا پیچھا چھوڑ کر اب  
علیشبہ کے پیچھے پڑ گیا ہے

ملی کی بات پر سب ہنس پڑتے ہیں

یہ حمزہ کون ہے مجھے کیوں نہیں بتایا کہ حمزہ بھی ثنا کو لائیک کرتا ہے ایک میں ہی سب پر نظر رکھتی  
ہوں اور کوئی مجھے بتاتا ہی نہیں۔ عدینہ عادت سے مجبور

اگلی بار عدینہ سے مشورہ لے لینا ایسا مشورہ دے گئی کی علیشبہ تو کیا اس یونی کی ساری لڑکیاں تمہارا  
پرپوزل قبول کر لیں گے

تم سب نے وعدہ کیا تھا اور اب میرا مذاق اڑا رہی ہو میں جا رہا ہوں اور تم میری بائیک کی چابی دو وہ  
ارمیہ کو کہتا ہے اور حورین فوراً ارمیہ کے ہاتھ سے چابی لے کر ہمدان کو دیتی ہے اور وہ چلا جاتا ہے  
کیا تمہیں کوئی مسئلہ ہے جو سب کہ ہمدرد بنی رہتی ہو ارمیہ حورین کو کہتی ہیں

تم لوگوں نے بھی تو سب کو تنگ کیا ہوا ہے

اچھا اب بس کرو چھٹی ہو گئی ہے واپس ہو سٹل چلو۔

مصیرہ ان کی بحث روکتی ہے

وہ واپس ہو سٹل چلی جاتی ہے

ان کی ہمدان سے بھی اچھی دوستی ہو جاتی ہے اس لیے وہ اس کی مدد کرنے کا سوچتی ہے جس کے لیے انہیں علیشبہ سے دوستی کا حل نظر آتا ہے ہمدان ایان اور شامیر کی بھی اچھی دوستی ہو جاتی ہے

.....

اگلے دن سب اپنی اپنی کلاس لے رہی ہوتی ہیں کہ سر شاویز کلاس میں سب کے گریٹس بتاتا ہے جس میں ارمیہ کے علاوہ سب پاس ہوتے ہیں

ارمیہ آپ کلاس ختم ہونے کے بعد میرے آفس میں آئیں گی  
آرڈر کیسے دے رہے ہیں (وہ صرف سوچتی ہے) جی سر (وہ صرف اتنا کہہ پاتی ہے)

.....

کلاس کے ختم ہونے کے بعد ارمیہ سر شاویز کے آفس کے باہر کھڑی سوچ رہی ہوتی ہے کہ اندر جائے یا نہ جائے اور پھر دعا کرتی ہے یا اللہ بس آج بچا لے اب کبھی بھی ناول نہیں پڑھو گی وہ اندر داخل ہو جاتی ہے اور سر جھکا کر کھڑی ہو جاتی ہے

ارمیہ پڑھتی کیوں نہیں ہو سارا دن ناول پڑھ کر تھک کیوں نہیں جاتی آپ  
سر ایک بار آپ بھی پڑھیں گے نہ تو آپ بھی سارا دن پڑتے رہے جائیں گے  
افس آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا مجھے آپ کے گھر والوں سے بات کرنی ہوگی  
سر کس بارے میں بات کریں گے

آپ کیا چاہتی ہیں کہ کس بارے میں بات کرنی چاہیے

میرا مطلب یہ ہے کہ آپ انہیں کیا کہیں گے کہ میں آپ کا سبجیکٹ نہیں پڑتی یا پھر یہ کہ ناول پڑھتی ہو

آپ ابھی اپنی کلاس میں جائیں وہ روم اس وقت خالی ہے اور مجھے میرا کل والا ٹیسٹ تیار کر کے دوبارہ دیں گی آدر وائس سارا دن اس یونی میں گزاروں گئی۔  
سر مجھ پر یہ سراسر ظلم ہے۔

ابھی جائیں اور میں کچھ دیر میں آپ کے پاس ٹیسٹ لینے آؤں گا۔  
ارمیہ وہاں سے چلی جاتی ہے اور کلاس میں بیٹھ کر یاد کرنے کی کوشش کرتی ہے مگر جلد ہی بور ہو جاتی ہے اور پھر سب کو میسج کر کے اپنی کلاس میں ہی بلاتی ہے آج ان کی محفل گراؤنڈ کے بجائے کلاس میں سبج گئی تھی اور وہ آپس میں باتوں میں مصروف ہوتی ہیں کہ ثنا بولتی ہے  
مصیرہ یار تم نے کبھی بھی میری بات نہیں مانی

اب اتنی بھی معصوم شکل نہ بناؤ اور بتاؤ میں نے کونسی بات نہیں مانی تمہاری  
تم نے مجھے کبھی بھی ڈانس کر کے نہیں دکھایا

یہ تمہاری خواہش خواہش ہی رہ جائے گی  
فضول باتیں چھوڑو یہ بتاؤ کہ علیشبہ کا کیا کرنا ہے حورین کہتی ہے  
ہمدان پرپوز کرے گا اور کیا۔ عدینہ جواب دیتی ہے

نہیں پاگل پہلے اسے ہمیں اپنے دوست بنانا ہے پھر آہستہ آہستہ اسے ہمدان کے لیے راضی کرنا ہے  
مشال انھیں آگے کا پلین بتاتی ہے

یار پہلے اس کے ساتھ کوئی پرینک کرتے ہیں پھر دوستی کے لئے ہاتھ بڑھائیں گے۔ ملائکہ اپنا مشورہ دیتی ہے

رہنے دو بہن اپنی وجہ سے باقیوں کو مشکل میں ڈال دیتی ہو مریم اسے منع کرتی ہے جس دن میں کہی دور چلی گی نا پھر مجھے سب یاد کرو گے

ہمیں پتہ ہے کہ تم صرف سیفی کے پاس جاؤں گی رومان ہنس کر کہتی ہے

اس کا نام نہ لو وہ مجھے زہر لگتا ہے

ابھی زہر لگتا ہے کبھی شہد لگے گا

ارمیہ کی بات پر سب ہنسنے لگ جاتی ہیں

میں ایک گانا سناتی ہوں

تو ہے لاجواب تیرے جلوے ہزار

میرا بھی پتا ہے میں نہ مانوں کبھی ہار

تیری میری دنیا میں بے حساب پیار

میں ہو ایک انجیل اور ڈیول میرا یار

تیرے جیسا دنیا میں کوئی بھی نہیں

جسے ڈھونڈتی ہے نظر تو ہی ہے وہی

پریوں کی رانی میں سب سے حسین

پر تیرے بنا کک مجھے ملتی نہیں



ارمیہ کی آواز آہستہ ہوتی ہوتی بند ہو جاتی ہے

ارمیہ نے اپنے رجسٹر کو فولڈ کر کے مائک بنایا ہوا تھا اور ڈانس کے قریب کھڑی ہو کر گانا گا رہی ہوتی ہے کہ اس کی نظر کلاس سے باہر سر شاویز پر جاتی ہے جو اپنے بازو کو فولڈ کر کے دروازے سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوتا ہے ارمیہ جیسے ہی سر کو دیکھتی ہے اپنی جگہ پر بیٹھ جاتی ہے جہاں پر اس کی کتابیں پڑھی ہوئی تھی اور سر کلاس میں داخل ہوتا ہے رومان جو کی اسی کلاس کی تھی پوچھتی ہے سر کیا کوئی لیکچر ہے ابھی؟

نہیں لیکچر تو نہیں ہے مگر آپ یہاں پر کیا کر رہی ہیں۔

سر آج ہم گراؤنڈ کی جگہ ارمیہ کے کہنے پر کلاس میں بیٹھے ہیں رومان کی بجائے ثناء جواب دیتی ہے میں نے ارمیہ کو پنش کیا ہے کہ وہ یہاں اکیلے بیٹھ کر ٹیسٹ تیار کرے گی۔ سر ہمیں نہیں پتا تھا اس نے ہمیں بلایا اور ہم آگئے حورین ارمیہ کے اشارے کرنے کے باوجود سر کو بتا دیتی ہے

تم اپنا ٹیسٹ تیار کرو ہم بعد میں ملتے ہیں

وہ سب کہے کر باہر آ جاتی ہیں اور ارمیہ کی چالاکی پر حیران ہوتی ہیں

شاویز سب کے چلے جانے کے بعد ارمیہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے کہ ارمیہ بے اختیار بولتی ہے

سر میں نے نہیں بولایا تھا وہ تو خود ہی آگئی تھی کہ میرے بغیر سب بور ہو جاتی ہیں

ٹیسٹ تیار کیا ہے

جی جی سر (وہ ہچکچاتے ہوئے بولتی ہے)

چلو بتاؤ کیا تیار کیا ہے امید ہے کہ کچھ کیا ہی ہوگا۔

سر علم ایک روشنی ہے اور مجھے اندھیرا ہی پسند ہے (وہ ایک ہی سانس میں بولتی ہے)  
آپ اس طرح نہیں مانیں گی مجھے آپ کے پیرنٹس سے بات کرنی ہوگی  
سر کس بارے میں؟

شٹ اپ (وہ باہر چلا جاتا ہے)

ارمیہ بچ جانے پر شکر ادا کرتی ہوئی باہر گراؤنڈ میں جاتی ہے سب اسی کا انتظار میں کھڑی ہوئی تھی  
اور ان کے ساتھ ایان ہمدان اور شامیر بھی ہوتا ہے

لگتا ہے بچاری کی ستھری ہوئی ہے آیان چھیڑتے ہوئے کہتا ہے

اب ایسی بھی بات نہیں ہے سر کو ایک دم پرفیکٹ ٹیسٹ دے کر آرہی ہوں کہ سر نے بھی کہا ہے  
کہ آپ جیسا کوئی بھی نہیں

ہمدان اپنی بانئیک کی چابی دو پلیز ایان تم آج مجھے منع نہیں کرو گے تم نے ریس لگانی ہے تو لگاؤ ورنہ  
تمہاری بانک پہ ہمدان ریس لگائے گا مریم کہتی ہے

یار میری بانئیک میں اب ایسا کیا ہے جو تم میری چھوڑ کر اس ہمدان کی بانک کو پسند کرتی ہوں

پرانی چیز میں مزا ہی کچھ ایسا ہوتا ہے کہ بس اب میں کیا بتاؤں

تو یہ بات ہے اب تو میں بالکل بھی نہیں دوں گا

ہمدان منع کرتا ہے

میں تو مذاق کر رہی تھی پلیز ایک بار دے دو اصل میں مجھے یہی پسند ہے

ثنا تم کیا کہتی ہو ہم بھی ریس لگائیں اپنی گاڑی میں

شامیر پوچھتا ہے

مجھے گاڑی چلانے نہیں آتی

او ہیلو ہمارے لڑکی پر لائن مارنے کی کوشش مت کرو

عدینہ شامیر کو کہتی ہے

یار ہمدان تو چابی دے مریم کو

مجھے ڈر لگ رہا ہے اگر اسے کچھ ہو گیا تو میری جان ہی چلے جائے گی (وہ اپنی بانیک کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے)

پہلے مجھے یہ بتاؤ تمہاری جان اس بانک میں ہے یا پھر علیشہ میں

دونوں میں (رومان کے پوچھنے پر وہ دانتوں کی نمائش کرواتے ہوئے کہتا ہے)

ملائکہ ہمدان سے چابی لے کر مریم کو دیتی ہے اور مشال اور حورین کو لے کر کینیٹین چلی جاتی ہے

باقی سب مریم اور ایان کی ریس دیکھنے چلے جاتے ہیں

.....

میں پہلے ہی کہہ رہی ہوں میرے پاس پیسے نہیں ہیں

میرے پاس بھی نہیں ہے

مشال اور حورین آگاہ کرتی ہیں

ہاں میرے ایک عدد سمو سے کھانے سے کونسا تم دونوں غریب ہو جاؤں گی۔

اتنے بڑے بزنس مین کی منکوحہ ہو اور سمو سے کھانے کے لیے پیسے ہی نہیں ہیں۔  
وہ دیکھ حمزہ آ رہا ہے ملائکہ جاؤ اس سے لے کر آؤ۔

حورین مشورہ دیتی ہے

یار ملائکہ پچھلی بار بھی بچارے کے ساتھ بہت برا ہوا تھا۔ مشال کی پوری بات سننے سے پہلے ہی ملائکہ  
حمزہ کو کہتی ہے

ہیلو حمزہ کیا حال ہے ہمارے ساتھ ہی بیٹھ جاؤ تھوڑی سی باتیں ہی کر لیں گئے  
اور حمزہ منہ پھلا کر ان کے ساتھ بیٹھ جاتا ہے

حمزہ تم ہمیں کچھ کھلاؤ پھر ہم تمہیں ایک راز کی بات بتائیں گے

حمزہ بیچارہ پھر سے بے وقوف بن جاتا ہے اور پھر سمو سے لے کر ان کی ٹیبل پر رکھ دیتا ہے اور بولتا  
ہے اب بتاؤ کیا بات بتانی تھی

کھانے تو دو پھر آرام سے بتاتی ہو اور پھر ملائکہ بتاتی ہے کہ حمزہ میری بات دھیان سے سننا مشال اور  
حورین بڑی دلچسپی سے ان دونوں کو دیکھ رہی ہوتی ہیں

اب بتاؤ بھی

وہ جو علیشبہ ہے نہ جس نے تمہیں تھپڑ مارا تھا وہ دراصل بات یہ ہے کہ جو تمہاری کلاس میں ہمدان  
ہے نہ اس نے علیشبہ کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ تم اسے پرپوز کرنے والے ہو اس لئے تمہیں تھپڑ مارا  
ورنہ تم جیسے ہینڈ سم لڑکے (اس کے موٹے پیٹ کی طرف دیکھ کر کہتی ہے) کو کون ریجیکٹ کر سکتا  
ہے



ہاں میں نے تو یہ سوچا ہی نہیں اور یہ بھلا ہمدان ایسا کیوں کرے گا

حمزہ پوچھتا ہے

اس لیے کیونکہ ہمدان اسے پرپوز کرنا چاہتا تھا۔

مشال بتاتی ہے

اچھا تو یہ بات ہے اور اب میں علیشہ کو بتاؤں گا کہ ہمدان اسے پرپوز کرنے والا ہے۔

وہ یہ کہے کر چلا جاتا ہے اور وہ تینوں اپنی ہنسی دباتے ہوئے فری کے موسموں سے لطف اندوز ہو

رہی تھی

.....

اور دوسری جانب ان کی ریس شروع ہو گئی تھی مگر مریم نہ تو ریس جیتی ہے بلکہ ہمدان کی بانگ کا

بھی نقصان کر کے آتی ہے اور الٹا ہمدان کو ہی باتیں سناتی ہے کہ تمہاری بانگ ہی خراب تھی اور

ہمدان تو اپنا سر ہی پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے اور باقیوں کی ہنسی ہی نہیں روک پاتی اور سب واپس ہو سٹل

چلے جاتے ہیں

.....

رات کا وقت تھا ارمیہ اب دل لگا کر ٹیسٹ تیار کر رہی ہوتی ہے کہ عدینہ اپنی امی سے بات کرتے

ہوئے امی کی بات پر ایک دم اچھلتی ہے اور چیخ مار کر کہتی ہے ہائے سچ میں اور پھر کچھ دیر بعد فون

بند کر دیتی ہے کہ رومان پوچھتی ہے تمہیں کیا ہوا ہے اتنی خوش کیوں ہو رہی ہو

وہ نہ (اپنا دوپٹہ منہ میں دبا کر شرمانے کی ایکٹنگ کر رہی ہوتی ہے)

گندی دوپٹہ تو منہ سے باہر نکالو  
 حورین اسے ایک تھپڑ مارتے ہوئے کہتی ہے  
 یار میں شرمانے کی ایکٹنگ کر رہی ہو  
 لو لگتا ہے اب اس محترمہ کی بھی قسمت پھوٹنے والی ہے۔ مصیرہ اندازہ لگاتی ہے  
 نہیں جی وہ نہ میرے لئے رشتے والے آرہے ہیں  
 مثال کا پانی پیتے اچھو لگتا ہے اور اس کے منہ سے پانی نکل کر ارمیہ کے اوپر گرتا ہے  
 یار ایک تو میرا پڑھنے کو دل نہیں کرتا اور جب بیٹھ جاؤ تو تم سب بے غیرتوں کی شکلیں ہی گم نہیں  
 ہوتی جتنا بھی اس دماغ میں بیٹھا تھا وہ سب نکل گیا اب میں نہیں پڑھو گی۔ ارمیہ غصہ میں کہتی ہے  
 ابھی تو صرف رشتے والے آرہے ہیں اور یہ شرما ایسے رہی ہے جیسے پتا نہیں ابھی رخصت ہونے والی  
 ہو

مصیرہ عدینہ کا شرمانہ دیکھ کر کہتی ہے  
 مجھے تو لگا تھا تم سب میری بات سن کر خوش ہو جاؤ گے۔  
 ارمیہ یہاں ایک کتابی کیڑا (مصیرہ) کم ہے جو تم بھی کتاب کھول کر بیٹھ گئی ہو مجھے سونا ہے یار  
 جلدی سے یہ سب سمیٹو  
 ثناء کہتی ہے

یار میرا دل کر رہا ہے کہ کل یونی کے بعد ہم سب پارک چلے  
 عدینہ ملائکہ کی ہاں میں ہاں ملاتی ہے

ہاں ہاں چلیں گے مزہ آئے گا  
تمہاری تو ہر جگہ سواری تیار ہوتی ہے مریم کے بعد رومان کہتی ہے  
اس بارے میں صبح بات ہوگی اب چلو سونے کی تیاری کرو

-----

اگلے دن سب یونی میں ہوتی ہیں مشال ملائکہ اور حورین کلاس میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی کہ ثنا بھی  
آجاتی اور ملائکہ پوچھتی ہے  
سنا آج حمزہ آیا ہے یا نہیں؟  
ہاں آیا ہے  
اور ہمدان بھی آیا ہے؟  
ہاں آیا ہے وہ بھی (وہ بھی بیٹھ جاتی ہے)  
اور علیشبہ بھی آئی ہے۔  
ہاں وہ بھی آئی ہے تم کیوں پوچھ رہی ہو کچھ ہوا ہے کیا  
جی بالکل کچھ وقت بعد خود ہی پتہ چل جائے گا۔  
کلاس لینے کے بعد وہ چاروں کلاس سے باہر آ رہی تھیں کہ انہیں اپنی طرف حمزہ آتا ہوا نظر آتا ہے  
ملائکہ اسے تھم اپ کا اشارہ کرتی ہے اور حمزہ اپنی کلاس میں چلا جاتا ہے۔  
.....

حمزہ کلاس میں آ تو گیا تھا مگر اب ڈر رہا تھا

اہم اہم (وہ گلہ کھنکھار کر علیشبہ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتا ہے)

اب کیا کام ہے؟

وہ ایک بات کرنی ہے

اگر اس دن کی طرح کوئی فضول حرکت کی نہ تو اس دن ایک تھپڑ پڑا تھا آج منہ ہی سو جا دوں گی حمزہ اس کے بات سن کر خوش ہوتا ہے کہ آج اس کی جگہ ہمدان کو تھپڑ پڑھنے والا ہے وہ جو ہماری کلاس میں ہمدان ہے نہ وہ تمہیں پرپوز کرنے والا ہے (جہاں اس کی بات ختم ہوتی ہے وہاں علیشبہ کا ہاتھ اٹھا تھا اور حمزہ بچارے کو ایک اور تھپڑ پھڑچکا تھا علیشبہ کلاس سے باہر آ جاتی ہے اور حمزہ اس سوچ میں ہوتا ہے یار پٹھانوں کو اتنی جلدی غصہ کیوں آ جاتا ہے)

.....

علیشبہ جیسے ہی باہر آتی ہے اسے گراؤنڈ میں مشال ٹا ملائکہ اور حورین نظر آتی ہیں اور وہ ان کے پاس آ جاتی ہے اسے پتہ تھا کہ یہ ہمدان کی فرینڈ ہے۔

ہمدان لالہ کہاں ہے (اس کے لالہ کہنے پر سب کے منہ کھلے کے کھلے رہ جاتے ہیں اور سب ایک آواز میں بولتی ہیں)

لالہ

حمدان تمہارا بھائی ہے

حورین پوچھتی ہے

ہاں تو



ثنا اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھالیتی ہے کہ اتنے میں باقی پانچوں کینیٹین سے لیز لے کر ان کے ساتھ آ بیٹھتی ہیں

کون کس لالہ ہے

ارمیہ کے پوچھنے پر مشال بتاتی ہے

علیشبہ کہہ رہی ہے کہ ہمدان اس کا لالہ ہے

اس کا مطلب ہمدان نے ہم سے جھوٹ بولا۔ عدینہ کہتی ہے

کیا جھوٹ بولا ہے

کیا تم دونوں سگے بہن بھائی ہو

مشال پوچھتی ہے

نہیں وہ میرے تایا کا بیٹا ہے

تو تم کیوں اسے ڈونھڑ رہی ہو تم دونوں کی آپس میں بھی تو نہیں بنتی

ملی پوچھتی ہے

وہ حمزہ بکو اس کر کے گیا ہے کہ لالہ مجھے پرپوز کرنے والا ہے

ہاں تو کونسا تم لوگ سگے بہن بھائی ہو اور ویسے بھی پٹھان لوگ آپس میں رشتے کرتے ہیں

رومان کہتی ہے

ہاں مگر میں ان کے بارے میں ایسا کچھ نہیں سوچتی

تو اب سوچ لو

ارمیہ مشورہ دیتی ہے  
میں یہاں لالہ کا پوچھنے آئی تھی۔  
اب دوبارہ تم اسے لالہ نہیں بولو گے ارمیہ منع کرتی ہے  
کیوں؟

کیوں کیا مطلب کیا پتا تمہارا بھی رشتہ آیا ہوں جیسے میرا رشتہ آیا ہے۔  
عدینہ شرما کر کہتی ہے  
اس وقت ہم ہمدان کی بات کر رہے ہیں تمہاری نہیں  
مصیرہ عدینہ کو کہتی ہے  
ویسے علیشہ تم ابھی ہمدان کو تھپڑ مارنے والی تھی؟  
ملائکہ پوچھتی ہے  
وہ کیوں؟

تم غصے میں لگ رہی تھی مجھے تو لگا کہ تمہارا اس سے کوئی جھگڑا ہونے والا ہے ملی وضاحت دیتی ہے  
نہیں وہ مجھ سے بڑا ہے میں اس کی عزت کرتی ہوں  
چھوڑ اس بات کو ملائکہ تم نے رات کو پارک کا کہا تھا چلو چلتے ہیں  
عدینہ یاد دلاتی ہے  
او ہو مجھے تو یاد ہی نہیں رہا

یار علیشبہ تم بھی ہمارے ساتھ چلو ویسے بھی ہمارا ہوٹل ایک ہی ہے اکٹھے واپس آئینگے ارمیہ افر کرتی ہے نہیں میں نہیں جاؤں گی۔

فکر نہ کرو تمہارے لالہ کو بھی ساتھ لے کر چلیں گے مشال اسے کہتی ہے یار تم تو اس کا لالہ نہ بناؤ مریم آہستہ آواز میں کہتی ہے کہ کہی علیشبہ نہ سن لے چلو چلتے ہیں پھر

یار یہاں سے پیدل چلیں گے زیادہ دور نہیں ہے مشال کے بعد رومان کہتی ہے ایان اور شامیر آرہے ہیں؟

وہ سب ہمدان آیان اور شامیر کو فون کر کے بلاتی ہیں اور یونی سے پیدل پارک میں جاتی ہیں ہمدان ایان اور شامیر آگے تھے اور سب لڑکیاں ان کے پیچھے تھی تم تینوں میں ذرا بھی شرم نہیں ہے کہ پہلے لڑکیوں کو آگے چلنا چاہیے عدینہ انھیں شرم دلاتی ہے شامیر ایک نظر پیچھے چلتی ہوئی ثنا کی طرف دیکھ کر کہتا ہے اُوہو خاص لوگ تو پیچھے چل رہے ہیں

ہائے اللہ میں نے لڑکی پر لائن مارنے کا نہیں کہا اور اب ہمارے پیچھے چلو ملائکہ اور مشال نے ہاتھ پکڑا ہوتا ہے ارمیہ اور رومان نے حورین اور علیشبہ نے عدینہ اور مریم نے ثنا اور مصیرہ نے ہاتھ پکڑا ہوتا ہے

مریم کا ہاتھ چھوڑو میں پکڑوں گا  
 آیان کی بات سن کر عدینہ کہتی ہے  
 تم چھوٹے بچے ہو کیا اور ویسے بھی میرے ہوتے ہوئے کوئی بھی لڑکا کسی لڑکی کے ساتھ نہیں رہ سکتا  
 آیان اپنا منہ پھولا کر پیچھے چلنے لگتا ہے

.....

وہ سب پارک پہنچ جاتے ہیں ملائکہ اور ارمیہ جھولے لینے کے لیے ضد کرتی ہیں جس میں عدینہ اور  
 ہمدان کے علاوہ کوئی نہیں مانتا مگر وہ چار ہی سب کو زبردستی مناتے ہیں اور جھولے لینے لگ جاتے  
 ہیں ڈسکوری والے جھولے میں اس بار ان تیرا کے علاوہ کوئی بھی نہیں تھا شروع ہونے سے پہلے ہر  
 کوئی چپ تھا تو کوئی ایکسائیڈ تھا اور چلنے کے بعد سب کی چیخیں ہی چیخیں تھی ملائکہ اور ارمیہ کے  
 علاوہ سب ڈسکوری والا جھولا پہلی بار لے رہے تھے۔ جھولا رکنے پر سب نے شکر ادا کیا تھا اور پھر  
 سب ملائکہ اور ارمیہ کو دیکھ رہے تھے دونوں نے انہیں اتنے خطرناک جھولے کی سیر جو کروائی تھی  
 قسم سے مزا ہی آگیا ملائکہ کہتی ہے

اور پھر ان کے پاس دو 35 سالہ عورتیں آتی ہے جو کہ پوچھتی ہے جھولا کیسا تھا مزہ آتا ہے ڈر تو  
 نہیں لگتا اس کے جواب میں ارمیہ پر جوش ہو کر کہتی ہے

ہائے یگ لیڈی میں آپ کو کیا بتاؤں بہت ہی مزا آتا ہے اور ڈر تو بالکل بھی نہیں لگتا۔ ارمیہ کے  
 بعد ملائکہ کہتی ہے



ایک بار جھولا لینے سے دل کرتا ہے بار بار لے آپ چاہیں تو ہمارے دوستوں سے پوچھ لیں انہوں نے تو آج فرسٹ ٹائم لیا ہے اور اس کی بات پر سب سر اثبات میں ہلاتے ہیں اور اپنی ہنسی دباتے ہیں اور پھر وہی دو عورتیں جھولا لینے چلی جاتی ہیں اوپر ان کی چیخیں ہوتی ہیں اور نیچے سب کے ہتھے ہوتے ہیں اور جیسے ہی وہ خونخوار نظروں سے دیکھتی ہیں وہ سب وہاں سے رنو چکر ہو جاتے ہیں اور پھر وہ پارک میں ایک سٹال کے قریب آسکریم کھا رہے ہوتے ہیں کہ ملائکہ اپنی آسکریم کھا کر سب کی آسکریم پر نظر ہوتی ہے مصیرہ اپنا موبائل چیک کر رہی ہوتی ہے کہ ملی چپکے سے آسکریم کھانے لگ جاتی ہے مصیرہ اپنی امی کو بات کرنے کا میسج کر کے اپنی آسکریم دیکھتی ہے مگر افسوس وہ تو ملائکہ کے پیٹ میں چلی گئی تھی۔

لگتا نہیں ہے کہ اتنے بڑے بزنس مین کے منکوحہ اتنی بھوکی ہے وہ سب واپس ہو سٹل کے لئے روانہ ہو رہے ہوتے ہیں کہ رومان ہمدان کے قریب ہو کر کہتی ہے ہم نے علیشبہ سے دوستی کر لی ہے مگر وہ تمہیں لالہ کہتی ہے ہاں تو اسے مناؤ اس کے دماغ سے یہ بات نکال کر باہر پھینک دو کہ میں اسکا لالہ ہو ارمیہ جو ان کے پیچھے ہی ہوتی ہے پوچھتی ہے کہ پھر ہمیں کیا ملے گا اہم وہ سوچنے کے بعد کہتا ہے کہ میں تم سب کو خیبر پختونخوا کی سیر کرواؤں گا وہ بھی فری میں۔ ہائے سچ میں عدینہ چیختی ہے

علیشبہ اس وقت تقریباً ان سے فاصلے پر تھی اس لیے ان کی باتیں سن سکتی تھی

نہیں پہلے خیر پختونخوا کی سیر کریں گے پھر تمہارہ کام اور ویسے بھی آگے اگزام شروع ہو رہے ہیں  
ٹائم ہی نہیں ملے گا

رومان مشال کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہتی ہے  
ہاں یہ ٹھیک ہے

اچھا میں سوچتا ہوں اس بارے میں  
اور وہ سب ہوٹل واپس آ جاتے ہیں

.....

رات کے تقریباً دس بجے کا وقت تھا جب مصیرہ اپنی امی سے بات کر رہی تھی اور کوئی سو رہی تھی تو  
کوئی پڑھ رہی تھی مصیرہ اپنی امی کی بات پر کہتی ہے ایسے کیسے ابھی تو میری یونی ختم نہیں ہوئی اور  
چند باتیں کرنے کے بعد فون بند کر دیتی ہے  
اس ابراہیم کو تو چھوڑو گئی نہیں  
مریم جو خود فون میں بزی تھی اس سے پوچھتی ہے  
کیا ہوا غصہ کیوں کر رہی ہو  
امی نے کہا ہے سمسٹر کے اینڈ میں میری رخصتی ہے

ہائے سچ میں رخصتی ہے عدینہ اتنے زور سے چیختی ہے کہ سوئی ہوئی ارمیہ اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے اور  
ہڑبڑی میں پاس سوئی ہوئے رومان کے اوپر گر جاتی ہے رومان ایک دم اچھلتی ہے اور کہتی ہے کیا ہو

گیا ان کے شور سے باقی سب بھی اٹھ جاتی ہیں اور پھر سب ایک دوسرے کو ایک دوسرے کے بعد مصیرہ کی طرف متوجہ ہوتی ہیں مصیرہ ان سب کو اپنی طرف متوجہ پا کر مزید برا منہ بناتی ہے تمہیں کیا ہوا ہے یہ رونی شکل کیوں بنائی ہوئی ہے ارمیہ پوچھتی ہے اس کی شادی کی ڈیٹ فیکس ہوگئی ہے مریم کے بات پر سب یا ہو کا نعرہ لگاتی ہے محترمہ ابھی سے دولہوں کی طرح رونے کی ایکٹنگ کر رہی ہے مثال کی بات پر مصیرہ برا منہ بنا کر کہتی ہے ایک دفعہ یہ ابراہیم میرے ہاتھ لگ جائے اس کی تو میں خود ہڈی پسلی ایک کرونگی پریشان نہ ہوں بہت جلد تمہارے ہاتھ ہی لگنے والا ہے ملی چھیڑتے ہوئے کہتی ہے یار مجھے نیند آرہی ہے اب دوبارہ مجھے شور سنائی نہ دے ثنا کہتی ہے حکم کیسے دے رہی ہے عدینہ کے منہ پھلا کر سونے پر سب ہنس پڑتے ہیں

پیپرز سے پہلے سب خیبر پختونخوا کی سیر کا پروگرام بناتے ہیں اور پھر سب خیبر پختونخوا کے لیے روانہ ہوتے ہیں پہلے پیپرز کے بعد جانا تھا مگر پیپرز کے بعد مصیرہ کی شادی کی تیاری میں مصروف ہو جانا تھا اس لیے پہلے سیر کا سوچا تھا ایان شامیر ہمدان کے پاس اپنی اپنی گاڑی تھی ایان کے ساتھ مریم ملائکہ عدینہ اور مثال تھی ہمدان کی گاڑی میں علیشہ مصیرہ اور حورین تھی اور شامیر کی گاڑی میں ثنا رومان اور ارمیہ تھی وہ لوگ وقفے وقفے سے سٹے بھی کر رہے تھے اور کافی لمبے سفر کے بعد اب سب کا تھکن سے برا حال تھا مگر وہاں کی خوبصورتی نے جیسے سب کی تھکن دور کر دی تھی وہاں کی

شیر خان حویلی کے لوگوں نے سب کا استقبال خوب اچھے طریقے سے کیا تھا سب لائن میں کھڑے تھے تاکہ وہ باری باری سب کو مل سکے

مجھے تو پرائم منسٹر کی اولاد والی فیلنگ آرہی ہے ملائکہ کہتی ہے

ہائے اللہ کتنی پیاری جگہ ہے میرا دل کر رہا ہے کہ میرے پاس ایک بہت ہی خوبصورت ڈریس ہو اور میں پریوں کی طرح یہاں کی سیر کرتی رہوں عدینہ بتاتی ہے

بلی کے خواب میں چھپھڑے

ہلمیہ طنز کرتی ہے

کبھی خوش نہ ہونے دینا

علیشبہ لڑکیوں کو اپنے ساتھ لے کر جاتی ہے اور ہمدان لڑکوں کو اور یہاں کے راویات طور طریقے بتاتے ہیں

.....

حویلی کے بڑوں نے صبح جلدی ہی ناشتہ کر لیا تھا ہمدان اور علیشبہ نے بھی ان کے ساتھ کیا تھا مگر بعد میں پھر ساری گینگ کے ساتھ مل کر ناشتہ بھی کیا تھا مگر اس دوران ہمدان کچھ پریشان لگ رہا تھا جسے علیشبہ کے علاوہ سب نے نوٹ کیا تھا

ہمدان تمہیں کیا ہوا ہے یہاں آتے ہی تم میں اصلی پٹھانوں والی روح آگئی ہے کیا

مشال کے پوچھنے پر ہمدان ایک نظر علیشبہ کو دیکھتا ہے اور پھر ناشتے میں مگن ہو جاتا ہے

سب ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ علیشبہ بولتی ہے



وہ داجی نے لالہ کے لیے دوسری حویلی سے لڑکی پسند کی ہے  
 ہمدان کی اب یہاں تک برداشت تھی اور وہی ناشتہ چھوڑ کر چلا جاتا ہے  
 اب اصلی پٹھان والی روح آئی ہے ملائکہ تبصرہ کرتی ہے

.....

ہمدان باہر گراؤنڈ میں کرسی پر بیٹھ کر سر ہاتھوں میں گرائے کسی گہری سوچ میں مصروف تھا اس  
 حویلی کا اکلوتا وارث ہونے پر سب کا اس پر پریش تھا مگر اس نے بھی اس مسئلے کا حل سوچ لیا تھا  
 اور پھر ایان اور شامیر بھی ہمدان کے پاس آ جاتے ہیں اور وہ تینوں حویلی میں موجود جیپ پر سوار ہو  
 کر باہر نکل جاتے ہیں  
 اور دوسری طرف علیشبہ باقی سب لڑکیوں کو اپنے کمرے میں لے آتی ہے جس کی ہر چیز اپنی جگہ پر  
 پڑی تھی

کمرہ تو بہت پیارا ہے مصیرہ تعریف کرتی ہے  
 ہائے اللہ اگر یہ میرا کمرہ ہوتا نہ تو اس کی کوئی بھی چیز اپنی جگہ پر نہیں ملنی تھی عدینہ بتاتی ہے  
 وہ سب علیشبہ کے ساتھ بیٹھ جاتی ہیں کہ مشال پوچھتی ہے  
 علیشبہ اگر تم برا نہ مانو تو ایک بات پوچھوں؟  
 ہاں ہاں پوچھو کیا بات ہے

مشال اشارے سے رومان کو پوچھنے کا کہتی ہے  
 علیشبہ کیا تمہارے دل میں ہمدان کے لئے تھوڑے سے بھی جذبات نہیں ہیں

نہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہے

تمہیں سوچنا چاہیے اس بارے میں ارمیہ کے بعد ثنا کہتی ہے

اور اب یہ تو بالکل بھی نہ کہنا کہ ہمدان کے رشتے کی بات چل رہی ہے کیونکہ وہ خود ہی اس رشتے سے منہ کر دے گا

مگر ایسے کیسے

بس دیکھتی جاؤ کے آگے ہوتا ہے کیا کیا ملائکہ کہتی ہے

اور سب سے پہلا کام یہ کرنا ہے کہ اسے لالہ کہنے سے گریز کرو

.....

ان سب کو دو دن ہو گئے تھے اور اس دوران ہمدان نے داجی سے اپنے رشتے کے لئے منع کر دیا تھا پہلے تو داجی حیران رہے کیونکہ پٹھانوں میں ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا مگر جب وجہ جانی تو وہ بھی خوش ہو گئے کہ اس طرح ان کی بڑی پوتی بھی اسی گھر کی ہو جائے گی اور پھر سب کی رضامندی پر یہ رشتہ ہوا تھا اور علیشبہ کو بتا دیا گیا تھا کہ اب وہ ہمدان کی مانگ ہے اور بہت جلد اس کی شادی ہے پہلے تو علیشبہ روتی رہی مگر کسی کو اف تک نہ کہی پھر ہمدان نے اس سے مل کر یہ احساس دلایا تھا کہ وہ سگے بہن بھائی نہیں ہیں اور وہ تو کافی عرصے سے اس محبت کرتا تھا اس طرح وہ بھی چپ ہوئی تھی اور پھر داجی کی بیماری کی وجہ سے ایک ہفتے تک شادی رکھ دی گئی تھی علیشبہ رخصتی کے لیے نہیں مان رہی تھی کہ یونی کے بعد ہونی چاہیے مگر بی بی جان کے سمجھانے پر مان گئی تھی باقی سب کی کل روانگی تھی مگر نتاشا علیشبہ کی چھوٹی بہن نے اور نور بانو بیگم ہمدان کے والدہ نے منع کر دیا تھا

کہ جب تک شادی نہیں ہو جاتی سب یہیں رہیں گے ان کے اصرار پر سب کو کچھ دن کے لیے رکنا پڑا تھا اور پانچ دن میں پٹھانوں کے روایتی شادیوں سے بڑھ چڑھ کر بڑے پیمانے میں شادی ہوئی تھی آج ولیمہ تھا اور ساری عورتیں اور لڑکیاں زنان خانے میں تھیں اور آدمی مردان کھانے میں تھے سب لڑکیوں کو شادی میں نور بانو بیگم کی طرف سے قیمتی کپڑے دیے گئے تھے جس میں سب کا الگ ہی روپ آگیا تھا

.....

رات کے تقریباً بارہ بجے کے قریب ہمدان کمرے میں داخل ہوتا ہے تو دیکھا عیشہ آئینے کے سامنے کھڑی خود کو دیکھ رہی تھی وہ آف وائٹ کا مدار میکسی میں انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی کہ ہمدان بھی اسی رنگ کی شلوار قمیض میں تھا عیشہ کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور آئینے میں دیکھ کر کہتا ہے اب مکمل عکس ہے عیشہ اس کی بات پر مسکرا دیتی ہے

لیٹ کیوں آئی تھی کمرے میں باقی لڑکیاں تو جلدی ہی چلی گئی تھی اپنے روم میں وہ بی بی جان نے روک لیا تھا کہ انہیں کوئی ضروری بات کرنی ہے اور بی بی جان کیا کہہ رہی تھی عیشہ کا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے پوچھتا ہے وہ بس ہماری آپس کی بات ہے آپ کا جاننا اتنا اہم نہیں ہے

ہمدان اس کے کان کے قریب ہو کر آرام سے کہتا ہے میں نے تمہاری اور بی بی جان کی ساری گفتگو سن لی تھی اور اس کا گال تھپتھپا کر واش روم میں فریش ہونے چلا جاتا ہے اور عیشہ کا شرم و حیا سے چہرہ لال ہو جاتا ہے کہ اسے نے بی بی جان کی شوہر کے حقوق والی بات سن لی تھی۔

.....

صبح گینگ مل کر ناشتہ کر رہے ہوتی ہے کہ رومان بولتی ہے  
ہم تو سیر کرنے آئے تھے مگر دیکھو ڈیڑھ ہفتے میں تمہاری شادی کروادی  
رومان کی بات پر ہمدان مسکرا کر کہتا ہے  
شکریہ آپ کا ہماری شادی کروانے کے لیے سیر کے لیے پھر کبھی  
ہمدان کا شکریہ کرنا ایان کو کچھ پسند نہ آیا اس لیے بولتا ہے  
شکریہ کس بات کا بھائی اس نے تھوڑی تمہاری شادی کروائی ہے یہ تو ساری شادی میں کھانا ہی کھاتے  
ہوئے نظر آئی ہے مجھے  
ہمدان تمہیں یاد ہو کہ تم کبھی کسی کے لالہ ہوا کرتے تھے عدینہ علیشبہ کی طرف دیکھ کر ہمدان کو  
کہتی ہے  
علیشبہ آدینہ کو گھوری سے نوازا تو سب ہنسنے لگ گئے تھے  
ہم نے تو سنا تھا کہ کسی کا رشتہ آیا ہے کسی کے لئے مگر یہاں تو لوگوں نے شادیاں کر لی مگر وہ رشتہ  
ابھی تک طے نہیں ہوا مثال کی بات سن کر عدینہ کہتی ہے  
ہائے اللہ میں نے تو گھر فون کر کے پوچھا بھی نہیں اسلام آباد پہنچ کر پہلے امی سے بات کروں گی  
ملائکہ اپنا پراٹھا کھانے کے بعد سب کے ناشتے پر نظر رکھی ہوئی تھی  
کسی کی ہمارے ناشتے پر نظر ہے اسی لئے اپنے ناشتے کی حفاظت خود کریں شامیر کہتا ہے  
تم تو مجھ سے اتنے دور بیٹھے ہو تو اعلان کرنا ضروری تھا



تم میرے ساتھ ناشتہ کر لو اب ویسے بھی مشال کی بات پر اب مجھے ناشتہ کہاں ہضم ہوگا اور ملائکہ تو مانو موقع کی تلاش میں تھی عدینہ کے ساتھ شروع ہو جاتی ہے جلدی جلدی کھانے لگتی ہے

آئے میں نے تو صرف ڈائلاگ مارا تھا یہ تو سچ میں شروع ہوگی اور اسی طرح وہ ہنسی مذاق میں ناشتہ سے فارغ ہو کر روانگی کی تیاری میں لگ جاتے ہیں ایک گاڑی آیان ڈرائیو کر رہا ہوتا ہے اور دوسری گاڑی شامیر ڈرائیو کر رہا ہوتا ہے ایان کے گاڑی میں مریم مشال عدینہ اور ارمیہ تھی اور شامیر کی گاڑی میں ثناء رومان حورین اور مصیرہ تھی وہ سب لمبے سفر کرنے کے بعد ہوٹل میں فریش ہو کر سونے کی تیاری میں تھی کہ عدینہ شاید مشال والی بات کو لے کر بار بار گھر فون کر رہی تھی جو کہ اب اٹھا بھی لیا تھا اور کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد وہ اپنے مطلب کی بھی بات پوچھتی ہے جس کے جواب عادت سے مجبور ہو کر ایک چیخ مارتی ہے اور پھر کچھ دیر بعد فون بند کر دیتی ہے فون بند کر دینے کے بعد عدینہ فون کو دل سے لگا کر سب کو دیکھتی ہے جو کہ سب اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے ہی دیکھ رہی ہوتی ہیں اور عدینہ شرما کر اپنا دوپٹہ منہ میں دے دیتی ہے

بتاؤ آنٹی سے کیا بات ہوئی

ارمیہ کے پوچھنے پر عدینہ ایک دم اُچھلتی ہے اور چیخ مار کر بتاتی ہے کہ میرا رشتہ طے ہو گیا ہے اور اس کی بات پر سب اپنا سر پکڑ کر بیٹھ جاتی ہیں تمہارا کوئی خواب ہے کیا؟ مصیرہ کے پوچھنے پر عدینہ بتاتی ہے

جی ہاں بالکل میرا سب سے بڑا خواب یہ ہے کہ میری کسی ہینڈ سم لڑکے سے شادی ہو جائے  
 بس پھر ہو گیا تمہارا خواب پورا ثنا کہتی ہے  
 امی کہہ رہی تھی ایگزام کے بعد میری شادی ہے  
 کیا ڈائریکٹ شادی؟ رومان کے اس طرح کہنے پر عدینہ کہتی ہے  
 نہیں یار ساری رسمیں ہونی تھی مگر لڑکے والے منگنی کی بجائے شادی کرنا چاہتے ہیں  
 کبھی لڑکے سے ملی بھی ہو مشال پوچھتی ہے  
 نہیں مگر امی نے تھوڑی دیر میں تصویر سینڈ کرنی ہے لڑکے کی اور بیک گراؤنڈ تو گھر والے پتہ کروا  
 چکے ہیں سب کچھ ٹھیک ہے  
 ایگزام کے بہت تو مصیرہ کی بھی شادی ہے ملائکہ کے انکشاف پر مریم کہتی ہے  
 میں نے تم دونوں کی شادی میں شرکت کرنی ہے  
 مصیرہ اور عدینہ تم دونوں اپنے گھر والوں سے بات کروں کہ تم دونوں کی شادی اکٹھے ہی کر دی  
 جائے اسی طرح ہم سب دونوں کی شادی اٹینڈ کر لیں گے  
 ارمیہ ثنا کی ہاں میں ہاں ملاتی ہے  
 ہاں یہ ٹھیک ہے  
 عدینہ کا موبائل رنگ ہوا تھا اور وہ چیخ مار کر کہتی ہے کہ تصویر آگئی اور تصویر دیکھ کر پھر سے  
 موبائل کو دل سے لگا کر گول گول گھومنے لگ جاتی ہے

اور باقی سب نے تو اپنے سانس یوں روکے ہوئے تھے جیسے اپنے لیے لڑکے کو پسند کرنا ہو سچ کہتے ہیں کہ لڑکی اپنے منگیتر سے زیادہ دوست کے منگیتر کو دیکھنے کے لیے بے چین ہوتی ہے اور یہاں بھی یہی حال تھا اور پھر سب مل کر عدینہ کو روکتی ہیں اور اس سے موبائل لے کر تصویر دیکھتی ہیں لڑکا دیکھنے میں تو اچھا ہے

حورین کے بعد مریم کہتی ہے

یہ تو وہی پولیس والا ہے جس سے عدینہ کی منہ ماری ہوئی تھی  
مریم کے بات پر عدینہ ایک بار پھر چیک مار کے اٹھتی ہے اور موبائل لے کر دوبارہ تصویر دیکھتی ہے  
ہائے سچ میں یہ تو وہی پولیس والا ہے

یہ میرے بابا کے دوست کا بیٹا ہے وہی ملتان میں رہتا ہے سمیر نام ہے اس کا اور ان کا بہت اچھا  
بزنس ہے مگر پتہ نہیں سمیر کو جاب لازمی کرنی تھی اس لئے وہ پولیس میں ہے  
مصیرہ بتاتی ہے

جو مرضی ہو میرا تو دل آگیا ہے اس پہ  
مصیرہ ایک کام تو آسان ہوا کہ دولہا راجہ انکل کے دوست کا بیٹا ہے اب تو شادی اکٹھے ہو سکتی ہیں  
مشال کی بات سن کر مصیرہ کہتی ہے  
دیکھتے ہیں

.....

ایگزام میں باقی صرف ایک ہفتہ رہتا تھا اور اب جا کر سب نے پڑھنے کا سوچا تھا اور اب یونی کے چپے چپے میں سٹوڈنٹ کتابوں میں منہ دیے بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے صرف ایک ہستی ایسی تھی جسے پڑھنے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی اور اس وقت اس نے یونی کی لائبریری میں بیٹھ کر ناول میں سر دیا ہوا تھا اور یہ ناول کی دیوانی ارمیہ تھی وہ دنیا جہاں سے بے خبر ہو کر ناول پڑھنے میں مصروف تھی اسے یہ تک خبر نہ ہوئی کہ شاویز اس کے سر پر کھڑا ہے ارمیہ ناول پڑھتے ہوئے اس کی گردن میں درد ہوتا ہے اور وہ انگڑائی لے کر سیدھی ہوئی تھی مگر شاویز کو دیکھتے ہوئے اس کے منہ سے چیخ نکلتی ہوئی بچتی ہے اور وہ سیدھی کھڑی ہو جاتی ہے اور شاویز اس کی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے اور اس کے ہاتھ سے ناول زبردستی کے انداز میں لیتے ہوئے پڑھنے لگ جاتا ہے ارمیہ کشمکش میں ہوتی ہے کیونکہ سر نے جو بیچ کھولا ہوا تھا اس میں لڑکا لڑکی کو پرپوز کر رہا ہے اور ارمیہ نے آن لائنز کو ہائی لائٹ کیا ہوا ہے اور سر نے بھی وہی کھولا ہوا تھا اور پھر سر وہی لائنز پڑھنے کے بعد اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیتا ہے اور اسی وقت ارمیہ سر سے ناول لے کر لائبریری سے باہر نکل جاتی ہے اور دل میں سوچتی ہے کہ اب ناول نہیں پڑے گی

.....

آج ان کا لاسٹ پیپر تھا جس کے بعد چھٹیاں تھی ملائکہ مشال ثنا اور حورین پیپر کر رہی تھی نگران کے پیپر مانگنے پر بھی وہ نہیں دیتی کیونکہ وہ سب ایک دوسرے کو بھرپور چیسٹنگ کروا رہی تھی اور جب پیپر ہوا تو ان چاروں کے علاوہ کوئی بھی کلاس میں موجود نہیں تھا نگران جو کہ پیپر سیٹ کر رہا تھا وہ سب اکٹھے پیپر دینے جاتی ہیں مگر نگران پیپر لینے سے منع کر دیتا ہے



وقت ختم ہو گیا ہے میں یہ نہیں لے سکتا  
سر پلیز لے لیں  
نہیں

سر آپ ہمارے نام جانتے ہیں  
نہیں میں صرف ڈیوٹی کے لئے ہو اب جاؤ یہاں سے مجھے کام کرنے دو  
ملائکہ مشال ثنا اور حورین سے پیپر لے لیتی ہے اور انہیں آنکھیں اشارے سے باہر جانے کا کہتی ہے  
اور جیسے ہی وہ باہر نکلتی ہیں ملائکہ ان پیپرز کو نگران کے ترتیب سے رکھے ہوئے پیپرز میں الجھا کر  
وہ بھی باہر بھاگ جاتی ہے جب تک نگران باہر آتا ہے وہاں سے غائب ہو چکی تھی  
وہ سب مل کر گراؤنڈ میں بیٹھی تھی آج آخری پیپر تھا تو سب اکٹھے فری ہوئے تھے اور ملی سب کو  
اپنے کارنامے کا بتا کر ہنسنے پر مجبور کر دیتی ہے  
جس پر آیان کہتا ہے  
تم نے تو انڈیا کی ایک مووی کا پریکٹیکل کر دیا ہے

.....

سمیسٹر کے اینڈ میں چھٹیاں تھی علیشہ کے علاوہ سب لڑکیاں ملتان سے تعلق رکھتی تھی اور ان  
چوٹیوں میں مصیرہ اور عدینہ کی شادی بھی تھی ہمدان اور علیشہ شادی کے وقت ہی ملتان آنے کا  
ارادہ رکھتے تھے اور ابراہیم والوں کی فیملی اپنے پرانے گھر ملتان میں شفٹ ہو گئی تھی جب تک شادی  
نہیں ہو جاتی اور تقریباً ان کے رشتے دار بھی ملتان میں تھے شادی والے گھروں میں زور و شور سے

تیا ریاں جاری تھیں اور آج مصیرہ کا مایوں تھا عدینہ کا ایک دن بعد میں تھا اور سارے لڑکیوں نے مصیرہ کے گھر میں ڈیرا ڈالا ہوا تھا سب لڑکیوں کے اصرار پر کمبائنڈ فنکشن رکھا تھا مصیرہ کے گھر کا گارڈن نہ ہی زیادہ بڑا تھا اور نہ ہی زیادہ چھوٹا اسی لئے سجاوٹ کے بعد اب خوبصورت لگ رہا تھا آیان نے میوزک کا انتظام کیا تھا اور ہمدان سب لڑکیوں کے لئے پھولوں کے زیورات اور کچھ پھولوں کا انتظام کیا تھا اور مصیرہ کے بھائی نے اپنے والد صاحب کے ساتھ مل کر دیگر انتظامات دیکھے تھے لڑکیوں نے پیلے رنگ کی ڈریسنگ کی تھی مگر ڈیزائن سب کے الگ تھے اور لڑکوں نے پیلے رنگ کے گرتے پہنے تھا مصیرہ اور ابراہیم گراؤنڈ میں رکھے جھولے پر بیٹھے تھے اور سامنے میز پر رکھے ابٹن میں سے سب سے پہلے خواتین نے انہیں ابٹن لگایا پھر سب لڑکیوں نے باری باری رسم پوری کی اور ساتھ ہی ڈھولکی کا بھی انتظام تھا سب اپنی اپنی جگہ سنبھال رہی تھی کہ آیان بولتا ہے میں نے اتنی مشکل سے میوزک کا انتظام کیا اور تم لوگ ڈھولکی بجانا شروع ہو گئے

نہیں تو کیا اب ہم تم لڑکوں کے سامنے ڈانس کریں گے؟ ثنا کے پوچھنے پر رومان جواب دیتی ہے آیان نے میوزک کا انتظام کیا ہے تو اس کا مطلب مریم ڈانس کریں

نہیں میں نہیں کروں گی

مصیرہ دلہن بن کر کیسا لگ رہا ہے مجھے بھی کل دولہن بننا ہے نا

اچھا لگ رہا ہے وہ شرماتے ہوئے کہتی ہے

شامیر تمہارے پاس کیمرہ تھا کہا ہے تصویریں بناتے ہیں مثال پوچھتی ہے

وہ تو اندر ہے مصیرہ کے روم میں شاید

میں لے کر آتی ہوں تب تک تم سب ڈھولکی بجاؤ رومان اندر چلی جاتی ہے  
اب ڈھولکی میں بجاؤ گی عدینہ کہتی ہے

رومان مصیرہ کے کمرے میں سے کیمرہ لے کر نیچے آ رہے ہوتی ہے کہ سیڑھیوں سے اترتے ہوئے  
اپنے ہی شرارے میں الجھ جاتی ہے کہ وہ جیسے ہی گرنے والے تھی اسی وقت دانیال جو کہ لاؤنج سے  
باہر جا رہا تھا رومان کو ڈمگلاتے ہوئے دیکھتا ہے تو اس کی طرف دوڑتا ہے اور اسے گرنے سے پہلے  
ہی تھام کر گرنے سے بچا لیتا ہے اور رومان گرنے کے ڈر سے آنکھیں میچھی اسی کی باہوں میں  
کھڑی تھی

آنکھیں کھولو تم محفوظ پناہوں میں ہو اور رومان جلدی سے آنکھیں کھول لیتی ہے اور اس سے دور  
ہوتی ہے تھوڑی دیر خاموشی رہتی ہے کہ دانیال ایک لمبی سانس خارج کرتا ہے اور رومان سے مخاطب  
ہوتا ہے شکریہ نہیں بولوں گی

رومان اسے شکریہ ادا کرتے ہوئے سائیڈ سے باہر بھاگ جاتی ہے اور دانیال نیچے گرا ہوا کیمرہ اٹھاتا  
ہے اور سب کے پاس آ جاتا ہے

.....

آج ادینہ کا مایوں تھا مصیرہ کے علاوہ سب عدینہ کے گھر تھی اور آج ہی سمیر عدینہ کا سامنا ہوا تھا  
عدینہ تو پہلے ہی جانتی تھی کہ اس کی شادی سمیر سے ہو رہی ہے مگر سمیر آج پہلی بار عدینہ کو دیکھ رہا  
تھا اور اسے دیکھتے ہی سڑک والا واقعہ یاد آ گیا تھا اور وہ حیران کن نظروں سے عدینہ کو دیکھ رہا تھا  
جو کہ پیلے رنگ کے سوٹ میں اور پھولوں کے زیورات پہنے ہوئے نہایت ہی حسین لگ رہی تھی

شاویز جو کہ سمیر کا بیسٹ فرینڈ تھا اسے کوہنی مارتا ہے اور پھر جا کر وہ عدینہ سے نظریں ہٹاتا ہے پھر عدینہ کی رسم پوری کرتے ہیں ارمیہ کو کچھ عجیب سا محسوس ہوتا ہے مگر وہ سر جھٹک کر ڈھولکی بجانے میں بھرپور ساتھ دے رہی تھی پیلر کے ساتھ شاویز ٹیک لگا کر ارمیہ کو ہی فوکس کے ہوئے تھا اور پھر سب اپنے اپنے گروپ بنا کر انتا شکری شروع کر دیتی ہیں عدینہ اپنے قریب بیٹھی ثنا کو پاؤں مار کر آنکھ کے اشارے سے خود کو بھی بلانے کا کہتی ہے ملائکہ دور سے ہی اس کا اشارہ سمجھ جاتی ہے اس لئے بلند آواز میں کہتی ہے

خبردار عدینہ تم نیچے نہیں آؤں گی یار تم دولہن ہو وہاں پر ہی بیٹھی رہو اور عدینہ کی بس یہاں تک کی برداشت تھی اور وہ ایک چیخ مار کر کہتی ہے

بسبس بہت ہوا مجھ سے اور چپ نہیں بیٹھا جاتا اور وہ اپنا دوپٹہ سنبھال کر ان کے درمیان میں آ جاتی ہے اور ارمیہ کو تھوڑا سائیڈ پر کر کے اپنی جگہ بنا لیتی ہے اس طرح ارمیہ کی بیک جھولے کی طرف ہو جاتی ہے پھر سمیر بولتا ہے

شکر ہے لڑکی تم نے کچھ بولا تو سہی ورنہ میں بھی کہو کہ یہ چپ کرنے والوں میں سے تو نہیں اس کی بات پر سب ہنسنے لگ پڑتے ہیں

اسی دوران شاویز سمیر کے ساتھ جھولے پر بیٹھ جاتا ہے جس کا ارمیہ کے علاوہ سب کو پتہ تھا شاویز بھی سب کو اشارے سے چپ کروا دیتا ہے ایک سائیڈ پر ایان شامیر اور ہمدان اور دوسری سائیڈ پر ساری لڑکیاں ہوتی ہیں ان تینوں نے خود کسی کو اپنی سائیڈ پر نہیں آنے دیا ان کے مطابق وہ تین ہی کافی تھے اور پھر اس طرح ایک دوسرے کو منہ توڑ جواب دیتے رہے تھے



یار پتا نہیں کیوں مجھے عجیب سا محسوس ہو رہا ہے  
ارمیہ کے یو کہنے پر آیان پوچھتا ہے  
کیا ہو رہا ہے

چھوڑو بس میرا وہم ہے اور کچھ نہیں

کچھ اسپیشل فیل ہو رہا ہے تو بتا سکتی ہو مشال ارمیہ کے کان میں کہتی ہے  
مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے وہ جلاد میرے آس پاس ہو

کون جلاد ہے وہ سب اس سے اُگوانہ چاہتے تھے مگر ارمیہ بھی اپنے نام کی ایک تھی  
میں کیوں بتاؤں تاکہ تم لوگوں اس جلاد کے پاس جا کر بتاؤ کہ میں اسے جلاد کہتی ہوں ارمیہ شامیر  
کو کہتی ہے

چلو پھر اس جلاد کے لئے ہی کوئی گانا سنا دو ہمدان کے کہنے پر ارمیہ گانا سناتی ہے  
اہم اہم

ہائے لے چل وہاں جو

ملک تیرا ہے

جاہل زمانہ

دشمن میرا ہے

ہائے شازش میں شامل

سارہ جہاں ہے

ہر ذرے ذرے کی

یہ التجا ہے ہائے

اس گانے پر سب اپنی ہنسی کو کنٹرول کرنے کی کوشش میں ہوتے ہیں

اب ایسا بھی کیا ظلم کر دیا اس بیچارے نے رومان

پوچھتی ہے

بس یار کیا بتاؤں میرے جگر جان کے ٹوٹے کا دشمن ہے تو اسی لئے وہ میرا بھی دشمن ہے

یہ تمہارے جگر کے ٹوٹے کون ہے عدینہ مشکوک نگاہوں سے دیکھتی ہے

میرے ناولز اور کون ہو سکتا ہے چھوڑ اس باتوں کو اب کس کی باری ہے

اب تو بس ایک ہی شخص رہتا ہے مریم کے کہنے پر شاویز کہتا ہے

مجھ سے ایسے کوئی امید نہ رکھی جائے

اور پھر ارمیہ اس آواز کے تعاقب میں دیکھتی ہے اور پیچھے بالکل نزدیک شاویز کو دیکھ کر بے اختیار

اس کے منہ سے نکلتا ہے

جلاد.....سوری سوری سر آپ یہاں

سب ہی ارمیہ کی حالت سے لطف اندوز ہو رہے تھے کہ سمیر بولتا ہے

یہ میرا دوست ہے تمہیں کیا ہوا ہے تم کیوں ایسے رنیکٹ کر رہی ہوں جیسے جلاد کو دیکھ لیا ہو

اس نے جلاد کو لمبا کر کے بولا تھا

نہیں میں تو بس ایسے ہی ہم پھر ارمیہ شرافت سے چپ کر کے بیٹھ جاتی ہے

سب شاویز کو اصرار کرتے ہیں اور آخر کار اسے ماننا ہی پڑتا ہے وہ آیان والوں کے گروپ میں بیٹھ جاتا ہے

اس پیار کو ہم کیا نام دیں دے

ہے یہ نشہ یا یہ ہے زہر

اس پیار کو ہم کیا نام دیں

کب سے ادھوری ہے اک داستان

آجا اسے انجام دے

شاویز گانا گاتے ہوئے نظریں ارمیہ پر تھی اور وہ اپنی نظریں چرا رہی تھی  
مریم تم بھی تھوڑا سا ابٹن لگا لو لوگ کہتے ہیں دلہن کا جھوٹا ابٹن لگانے سے اگلی باری اسی کی ہوتی ہے  
ایان کے بات سن کر شامیر بھی ابٹن اٹھا لیتا ہے اور کہتا ہے پہلے میں ثنا کو لگاؤں گا  
مریم اور ثنا ایک آواز میں بولتی ہیں خبردار جو ہمارے نزدیک بھی آئے  
ان دونوں کے اس طرح بولنے پر دونوں منہ لٹکا کر بیٹھ جاتے ہیں اور ارمیہ کی تو شاویز کو دیکھنے کے  
بعد بولتی ہی بند ہو جاتی ہے

.....

مصیرہ اور عدینہ کے علاوہ سب اکٹھے شاپنگ پر آئی ہوئی تھی انہوں نے ولیمے کے لیے بلیک کلر کی  
ساڑھی کا سوچا ہوا تھا مگر ایک دو مارکیٹ گھومنے کے بعد انہیں ایک مارکیٹ سے ان کی سوچ کے  
مطابق ساڑھی مل گئی تھی شاہ میر اور ہمدان بھی ان کے ساتھ تھے مگر انہوں نے ابھی تک کوئی

شاپنگ نہیں کی کیوں کہ لڑکیوں کی شاپنگ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی اور آخر کار شوپنگ ختم ہو جانے پر ریسٹورنٹ کا رخ کرتی ہے لڑکیاں ریسٹورنٹ چلی جاتی ہیں ہمدان اور شامیر ان کے شاپنگ بیگ گاڑی میں رکھنے چلے جاتے ہیں اور انہیں پارکنگ میں ایان سیفی اور اذان نظر آتے ہیں اگر تم دونوں شاپنگ پر آئے تھے تو مجھے بھی بتا دیتے آیا ان کے شکوہ کرنے پر ہمدان کہتا ہے ہم نے تو پھوٹی کوڑی بھی نہیں خریدی یہ سب تو لڑکیوں کی شاپنگ ہے اچھا یہ سیفی ہے ملائکہ کا شوہر اور یہ اذان ہے سیفی کا کزن اور یہ ابراہیم اور دانیال کے بزنس پارٹنر بھی ہیں

ایان ان دونوں کا تعارف کرواتا ہے وہ سب آپس میں ایک دوسرے کو ملنے لگ جاتے ہیں اذان اور سیفی بھی ان سے خوش دلی سے ملتے ہیں اور پھر سب اکٹھے ہی ریسٹورنٹ کی طرف چلے جاتے ہیں یار میرے پاس پیسے ختم ہو گئے ہیں کوئی میرے لیے بھی آرڈر کر دے ملائکہ کے جھوٹ بولنے پر مریم کہتی ہے

ہیں تو سہی پیسے میرے پاس

پاگل جو دوسروں کے پیسوں میں مزا ہے وہ بھلا اپنے پیسوں میں کہاں ہے پھر تو ہم بھی تمہارے ہیں اور ہماری مال و دولت بھی تمہاری ہے

وہ پانچوں انہی کے پاس ہی آرہے تھے ملائکہ کی ان کی طرف کمر تھی اس لئے وہ انہیں دیکھ نہیں سکی اور وہ ملائکہ کے ساتھ والی چیئر پر بیٹھ جاتا ہے آپ لوگ ملتان کب آئے مریم کے پوچھنے پر سیفی کہتا ہے



کل ہی آئے تھے میرے بزنس پارٹنر اور خاص کر میری منکوحہ کے دوست کی شادی ہے تو مجھے تو آنا ہی تھا

ملائکہ تم ابھی کسی سے کچھ مانگ رہی تھی اب تو سیفی بھی آگیا ہے اس سے مانگو گئی تو تمہارے منہ سے نکلنے والی ہر خواہش پوری کر دے گا اور ساتھ میں ہمارا بھی بھلا ہو جائے گا

رومان مشال کی ہاں میں ہاں ملاتی ہے

ہاں ہاں ملائکہ مانگ لو

کچھ زیادہ مانگ لینا ہم بھی ہیں تمہارے ساتھ کب سے ہمارے پیسوں پر راج کر رہی تھی آج تمہاری باری

ارمیہ کے بعد ملی کہتی ہے

میں میں کب مانگ رہی تھی میرے پاس تو ہے پیسے

اگر یہ مجھ سے ایک بار بھی کہے گی تو میں سب کو فری لنج کرواؤں گا

واہ ویسے ملائکہ جتنی کنجوس ہے سیفی اتنا ہی خوش دل ہے اس معاملے میں. علیشبہ پر جوش ہو کر کہتی

ہے

اور سب ملائکہ کو فورس کرتے ہیں

وہ مجھے آج آپ کے پیسوں سے لالچ کرنا ہے وہ ایک ہی سانس میں بول دیتی ہے سبھی اس کی جلد بازی پر ہنس پڑتے ہیں اور خوشگوار ماحول میں کھانا کھاتے ہیں مگر حورین اذان کی نظروں سے کنفیوز ہو رہی تھی

.....

مصیرہ اور عدینہ کی مہندی کا کمبائن فنکشن تھا مصیرہ اور عدینہ نے مسٹرڈ کلر کے کام دار لہنگے پہنے تھے باقی سب لڑکیوں نے بھی مسٹرڈ کلر کے لہنگے پہنے تھے مگر ان کے ڈیزائن چینیج تھے بالوں کو سٹریٹ کر کے مناسب میکپ اور لائٹ جیولری میں وہ سب ایک الگ ہی روپ میں نظر آرہی تھی وہ اسٹیج پر عدینہ اور مصیرہ کو تنگ کرنے میں مصروف تھی مصیرہ تو باقاعدہ شرمارہی تھی مگر عدینہ ان سے بھی دو ہاتھ آگے تھی مہمان سارے آچکے تھے بس دولہے اور اس کے دوست باقی رہتے تھے کہ اسی دوران سمیر اور ابراہیم کو بھی شفون کی چادر کے سائے میں لے کر آرہے تھے مصیرہ اور عدینہ کے علاوہ باقی سارے لڑکیاں انہیں دیکھنے کے لئے اسٹیج سے نیچے اتر رہی تھی اور وہ شہزادوں کی چال چلتے ہوئے اسٹیج کی طرف آرہے تھے سمیر اور عدینہ ساتھ بیٹھے تھے اور ان کے ساتھ ہی مصیرہ اور ابراہیم بیٹھے تھے بڑوں کے اصرار پر فوراً رسم شروع کی تھی رسم ختم ہونے کے بعد آیان تیز آواز میں گانے لگا لیتا ہے

ہائے اللہ اب لگ رہا ہے کہ میری شادی ہے

عدینہ کے بعد مشال کہتی ہے

ملائکہ تم نے ہفتے کی محنت اب دکھانی ہے چلو ڈانس کرو

میرا تو خود دل کر رہا ہے مگر اب سیفی کی موجودگی میں مجھ سے کچھ بھی نہیں ہونا وہ آہستہ آواز میں کہتی ہے

یار میرا دل کر رہا ہے کوئی مجھے زبردستی لے چلے سمیرہ عدینہ کی بات سن کر اس کا ہاتھ پکڑ کر خود ہی اسٹیج سے نیچے لے آتا ہے اور پھر کپیل ڈانس کرنے لگتے ہیں رشک بھری نظروں سے دیکھ رہا ابراہیم بھی مصیرہ کا ہاتھ پکڑ کر لے جاتا ہے اور سب ہوٹنگ کرنے لگتے ہیں اور حال میں روشنی مدھم ہو جاتی ہے اس مدھم روشنی میں دو حسین جوڑے اپنی خوشی میں خوش تھے رات کے تقریباً دو بجے وہ لوگ گھروں کے لئے روانہ ہونے والے تھے کہ ابراہیم مصیرہ کے قریب ہو کر کہتا ہے مصیرہ ٹی وی ڈرامہ میں دولہا مہندی کی رات چپ کر چھت پر اپنی دلہن سے ملنے آتا ہے اگر تم کہو تو میں آسکتا ہوں

کیا ابھی بھی کوئی کسر رہتی ہے اور ویسے بھی ان دھولو کو اپنی دلہن سے ملنے نہیں دیتے اس لیے چھپ کر آتے ہیں اور آپ تو سارے ایونٹ میں میرے ساتھ رہے تھے اتنے اچھے موڈ کا بیڑا غرق کر دیتی ہوں تم

.....

آج بارات تھی مصیرہ کے ساتھ ساتھ عدینہ بھی آج کچھ اداس تھی مگر یہ اداسی کچھ وقت کے لئے ہی تھی دونوں برائیڈل روم میں بیٹھی تھی عدینہ ان کو ابراہیم اور سمیرہ کو لوٹنے کے طریقے بھی بتا رہی تھی اور پھر خود ہی ایموشنل ہو جاتی ہے جب اسے احساس ہوتا ہے کہ اب وہ کسی اور کے نام ہو رہی ہے تھوڑی دیر میں بارات کے آنے کا شور اٹھا دونو باراتیں آئی تو الگ الگ تھی مگر حال میں اکٹھے پہنچیں تھی پھر سب ان کے استقبال کے لیے چلے گئے تھی کچھ ہی دیر میں عدینہ سمیرہ کے نام ہو گئی تھی مصیرہ کا نکاح پہلے ہی ہو گیا تھا اب دونوں کو سٹیج پر بلایا جا رہا تھا ابراہیم اور سمیرہ دونوں

آف وائٹ شیروانی میں بہت ہی ہینڈ سم رہے تھے مصیرہ اور عدینہ دونوں بلیڈ ریڈ رنگ کے لہنگے میں نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی ابراہیم اور سمیر نے ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ اسٹیج پر لائے تھے اور پھر سالیاں (دوستے) نے عدینہ کی پڑھائی ہوئی پٹی پر عمل کرنا شروع کر دیا تھا پہلے ان کے جوتے غائب کیے یے پھر دودھ پلائی کے بھی پیسے لیے اور پھر ملائکہ کی ایجاد کی ہوئی نئی رسم میں ان کو اپنی بیگمات کے ساتھ بیٹھنے پر بھی پیسے دینے پڑے اب بس بھی کرو یا اس دنیا میں صرف ہماری ہی شادی ہے جو ہر چھوٹی چھوٹی بات پر پیسے مانگ رہی ہو

ابراہیم کے بعد سمیر کہتا ہے  
 سمیر میرا تو والٹ ہی خالی ہو گیا  
 اللہ کا شکر ادا کرو کہ آپ دونوں کو اتنی سالیاں ملی ہیں اور ابھی تو دونوں کی اکٹھے شادی ہوئی ہے تو صرف والٹ ہی خالی ہوا ہے اگر الگ الگ ہوتی تو ہم نے اکاونٹ خالی کروانے تھے مثال کہتی ہے دانیال رومان کے پاس کھڑا ہو جاتا ہے اور آرام سے کہتا ہے ہے اصولاً تو پہلے میری شادی ہونی چاہیے تھی مگر کوئی بات نہیں بہت جلدی ہو جائے گی  
 تو مجھے کیوں بتا رہے ہیں  
 مجھے لگا کہ تمہیں پتہ ہونا چاہیے  
 اس کی ضرورت نہیں  
 سوچ لیں ضرورت پڑھی سکتی ہے



پاگل انسان وہ یہ کہتی ہوئی دوسری سائیڈ پر چلی جاتی ہے اور دانیال مسکرا کر اسٹیج سے نیچے چلا جاتا ہے اور کچھ ہی دیر میں کھانے کھل جاتا ہے پھر رخصتی کا شور اٹھتا ہے تو اب صحیح معنی میں عدینہ اور مصیرہ کی پلکیں بھیگ گئی تھی

.....

ولیمے پر سب لڑکوں نے بلیک ڈنر سوٹ پہنے ہوئے تھے اور لڑکیوں نے بلیک کلر کی ساڑھی پہنی ہوئی تھی مصیرہ اور عدینہ نے لائٹ کلر کی کامدار میں میکسی پہنی ہوئی تھی یار مجھے بہت ہی عجیب لگ رہا ہے ارمیہ کے کہنے پر مریم کہتی ہے کیوں اتنی اچھی تو لگ رہی ہو تم نے پہلی بار ساڑھی پہنی ہے اس لیے تھوڑا الگ فیل کر رہی ہو مشال پوچھتی ہے میں فیلنگ کی نہیں اس سر کی بات کر رہی ہو بار بار مجھے ہی دیکھی جا رہے ہیں ارمیہ کے بعد ثنا کہتی ہے تم لگ ہی اتنی حسین رہی ہو مجھ سے بھی نہیں سنبھالی جا رہی حورین بیچارگی سے کہتی ہے

کچھ بھی نہیں ہے پہلی دفعہ ایسے ہی لگتا ہے تم دونوں نارمل برتاؤ کرو پھر دیکھنا سب ٹھیک لگے گا رومان مشورہ دیتی ہے سب اسٹیج پر چلی جاتی ہیں جہاں فوٹو شوٹ ہو رہا ہوتا ہے عدینہ کے ساتھ سمیر اور مصیرہ کے ساتھ ابراہیم بیٹھا تھا ارمیہ رومان حورین اور علیشہ عدینہ والی سائیڈ پر کھڑی ہوئی تھی اور دوسری سائیڈ پر مشال مریم ملائکہ اور ثنا کھڑی تھی ایان حمدان شامیر شاویز سیفی اذان اور دانیال

صوفے کے بیک سائیڈ پر کھڑے تھے سب کے چہروں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ تھی اور یہ لمحہ کیمرے کی آنکھ نے قید کر لیا تھا

تم پانچوں نے تو شرط رکھی تھی کہ شادی یونی ختم ہونے کے بعد ہی ہوں گی ابھی تو ایک سمسٹر رہتا ہے سیفی پوچھتا ہے

میرا ابھی شادی کا کوئی ارادہ نہیں تھا

مصیرہ کے بعد ابراہیم کہتا ہے

جی بالکل محترمہ تو میرا فون ہی نہیں اٹھاتی تھی یہ تو میری ساس نے زور دے کر اس کو راضی کیا ہے

بس پھر میں اور سیفی بھی اپنی ساسو ماں سے سفارش کریں گے بہت جلد

جہاں آیان کی بات ختم ہوئی تھی وہی دونوں بہنوں نے اونچی آواز میں کہا تھا

نہیں

ایسا کچھ بھی نہیں ہوگا

تم دونوں کا تو اللہ ہی حافظ ہے مگر اب میری والدہ کو سوچنا چاہیے آخر کار چھوٹا بیٹا دولہا بن گیا ہے

اور بڑا ابھی تک کنوارہ ہے وہ بھی خالص کنوارہ دانیال آخری بات رومان کو دیکھ کر کہتا ہے جو کہ

رومی بھی محسوس کر لیتی ہے

تھوڑی دیر کے بعد کھانے کھایا جاتا ہے مصیرہ اور عدینہ نے اسٹیج پر ہی کھایا تھا جبکہ لڑکیاں الگ ٹیبل پر بیٹھ کر کھانا کھا رہی تھی جب آیان شامیر سیفی اور اذان بھی اسی ٹیبل پر آجاتے ہیں تھوڑی دیر کے بعد ہمدان اور شاویز بھی آگئے تھے اور پھر نوک جوک میں کھانا کھایا گیا جبکہ سیفی کی

موجودگی میں ملائکہ انسانوں کی طرح اپنی پلیٹ پر نظر تھی اور اذان بھی تھوڑی تھوڑی دیر بعد حورین پر نظر ڈال لیتا جو کہ سب سے ہی الگ تھی خاموش

.....

مصیرہ اور عدینہ کی شادی کو ایک مہینہ ہو گیا تھا جب کہ علیشبہ کی شادی کو دو مہینے ہو گئے تھے مصیرہ شادی کے بعد ابراہیم کی فیملی کے ساتھ اسلام آباد میں رہتی تھی اور یونیورسٹی بھی سٹارٹ کر چکی تھی اس کی پک اینڈ ڈراپ کی ذمہ داری ابراہیم خود نبھاتا تھا اور سمیر کا ٹرانسفر ہی اسلام آباد میں تھا اس طرح سمیر اور عدینہ اسلام آباد کے ایک خوبصورت اپارٹمنٹ میں شفٹ ہو گئے تھے اور اس سے تھوڑی دور ہی ہمدان اور علیشبہ کا بھی اپارٹمنٹ تھا دونوں اکٹھے گھر سے نکلتے تھے عدینہ کو ڈراپ کر کے خود پولیس سٹیشن چلا جاتا تھا عدینہ کی تو باقاعدہ ایک لڑائی بھی ہو چکی تھی کہ اسے اب آگے نہیں پڑھنا اب وہ شادی شدہ ہے اور اسے ایک اچھی بیوی بننا ہے مگر سمیر نے اس کی ایک بھی نہ چلنے دی اور اس کی یونی سٹارٹ کروا دی ہمدان اور علیشبہ دونوں اکٹھے ہی آتے تھے جبکہ باقی سب ہوسٹل میں رہ رہے تھے اس وقت یونی میں سب سٹوڈنٹ اپنے رزلٹ ریسرچ کر رہے تھے جس میں کوئی اچھے اچھے نمبروں سے پاس ہوا تھا تو کوئی درمیان نمبروں سے مگر ارمیہ تو کچھ نمبروں سے پاس ہوئی تھی اور وہ اس پر ہی بہت خوش تھی اور سب کو بلا کر بتا رہی تھی کہ وہ پاس ہو گئی

.....

ہر کوئی اپنی اپنی کلاسیز لینے گئی ہوئی تھی مگر سوائے ارمیہ اور مشال کے کیونکہ وہ دونوں ہی کوئی فینس ناول کو لے کر اب باہر گراؤنڈ میں آ رہی تھی مگر ان کے درمیان بھی لڑائی ہو رہی تھی کے

پہلے کون پڑھے گا کہ اتنے میں سر شاویز ارمیہ کے ڈپارٹمنٹ میں جاتے ہوئے اس کی نظر گراؤنڈ میں آرمی پر گی جو کے مشال سے لڑنے میں مصروف تھی اور ناول کو مشال کی پہنچ سے دور کر ہی تھی کہ اسے اپنے قریب سے ہی سر شاویز کی آواز سنائی دیتی ہے کہ اس کے ہاتھ سے ناول گر جاتا ہے جسے مشال مال غنیمت سمجھ کر اٹھا کر اپنی کلاس کی طرف چلی جاتی ہے

میرے خیال میں آپ کی کلاس کا وقت ہو رہا ہے

سر میں آج کلاس نہیں لوں گی

کیوں کیوں کلاس نہیں لیں گی

سر آج میری طبیعت کچھ خراب ہے اسلئے

شاویز اسے ایک نظر سرتاپیر دیکھتا ہے

مجھے تو نہیں لگتا خیر چھوڑے یہ بتائیں کیا ہوا ہے

سر میں پاس ہو گئی ہوں اسے لئے یہ بات میرے دل تسلیم نہیں کر رہا

آپ کو پتہ بھی ہے کہ آپ کتنے نمبروں سے پاس ہوئی ہیں اور کچھ بھی نہیں ہوا آپ کو اب چپ

کر کے سیدھا کلاس میں چلیں

ارمیہ سر کی بات پر برا منہ بناتی ہے اور کلاس کی طرف جاتے محسوس ہوتا ہے کہ سر بھی آرہا ہے

اس لیے اسے نہ چاہتے ہوئے بھی کلاس میں جانا پڑتا ہے

.....



یونی کی وہ جگہ جہاں پر ان کی محفل سجتی تھی کلاس ختم ہونے کے بعد ایان ہمدان اور شامیر کے پاس چلا گیا تھا باری باری سب ہی کلاس لینے کے بعد وہیں پر آ جاتی ہیں کہ ارمیہ وہاں بیٹھی مشال سے ناول کھینچ لیتی ہے اور اسے ایک گھوری سے نوازتی ہے رومان سب کو کسی کا قصہ سنارہی تھی جبکہ ثنا درخت سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر کے سکون محسوس کر رہی تھی کہ رومان باقی سب کو کسی لڑکی کے بارے میں ڈیٹیل بتا رہی تھی

اور تم سب کو پتہ ہے اس کا ایک بوائے فرینڈ بھی ہے ثنا جو کہ سکون محسوس کر رہی تھی رومی کا لفظ بوائے فرینڈ کہنے پر ہی ایک دم سے اچھلتی ہے اور چیخ مار کر کہتی ہے ہائے بوائے فرینڈ بھی ہے تمہیں کیا ہوا ہے عدینہ کی روح تم میں کب آگئی

ملائکہ کے بعد ارمیہ بولتی ہے

بوائے فرینڈ کے نام پر کیسے اچھلتی ہے جیسے کہ خود سنگل ہو بہن تمہارا تو نکاح ہوا پڑا ہے تو کیا باقی سب کو تم نے معصوم سمجھ رکھا ہے

چھوڑو اس بات کو عدینہ تم یہ بتاؤ کہ تم گھومنے کہاں جا رہی ہو اور مصیرہ تمہارا کیا پلین ہے مشال پوچھتی ہے

ابراہیم نے آفر کی تھی اور میں نے پہلی فرصت میں ہی منع کر دیا ہے شادی تو اپنی مرضی سے کر چکے ہیں مگر آگے صرف میری ہی مرضی چلے گی

مصیرہ کے بعد عدینہ بتاتی ہے

میں نے تو سمیر کی اتنی منتیں کی مگر مجال ہے جو میری کسی بھی بات کا اثر ہوا ہو کہتا ہے چھٹیاں نہیں ملیں گی اور ویسے بھی ابھی میری یونی ہے تو گھومنے کو خدا حافظ کہہ دو ہائے میرے چھوٹے چھوٹے ارمان

ایک بار پھر عدینہ سب کو مسکرا نے پر مجبور کر دیتی ہے

.....

کچھ دیر وہاں بیٹھے رہنے کے بعد ملائکہ کو بھوک لگنے لگ جاتی ہے اور وہ سب کو پکڑ کر کینیٹین میں لے جاتی ہے وہ سب کینیٹین میں بیٹھی ہوئی تھی کہ مصیرہ کو ایک بات یاد آتی ہے اور وہ رومی کو بولتی ہے

رومان تم ہمیں ایک ایک سمو سے کھلاؤ پھر میں تمہیں ایک دھماکے دار خبر سناؤں گی مجھے نہیں سننی کوئی بھی خبر (تھوڑی دیر سوچنے کے بعد سب کو سمو سے کھلاتی ہے) تو بات یہ ہے کہ (اس کی بات سننے کے لئے سب آنکھیں پھاڑ مصیرہ کو دیکھنے میں لگن تھی) اب آگے بھی بولو

دانیال کو رومان پسند آگئی ہے اور کچھ دن تک ہم رومی کا رشتہ مانگنے جا رہے ہیں اس کی بات پر رومی اپنی جگہ سے ہل بھی نہ سکھی

رومان کو ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا مصیرہ تم جھوٹ بول رہی ہو نا نہیں بالکل بھی نہیں میں تو سچ بول رہی ہو

میں کوئی خواب دیکھ رہی ہو مجھے تو لگا وہ اپنے اکاؤنٹ ہیک ہونے پر میرے پیچھے پڑا ہے مگر یہاں تو سین ہی کچھ اور ہے

تو کیا تم اب دانیال کو دل کی گہرائیوں سے قبول کرتی ہو

مریم ہاتھ کا مائیک بنا کر پوچھتی ہے

سوچ کر بتاؤں گی

رومان سب کی طرف دیکھتی ہے کہ سب ہی اسے دیکھ رہے ہیں تو شرما کر کہتی ہے قبول ہے اور پھر وہ منہ چھپا لیتی ہے اور باقی سب اس کا شرمانہ پہلی بار دیکھ رہی تھی اور وہ بھی صرف اقرار کرنے پر سب ہنس پڑتی ہے

.....

کل ملائکہ کی سالگرہ ہے اور اس وقت سب اس کے لیے کچھ اسپیشل کرنے کا سوچ رہی تھی پھر وہ سیفی کو کال کر کے اس سے مدد لیتی ہیں سیفی سارے اخراجات خود اٹھاتا ہے یہاں تک کہ پارٹی بھی اپنے گھر میں ہی اریج کروائی تھی آخر میں سیفی کہتا ہے تم سب اتنے امیر ماں باپ کی اولاد ہو پھر بھی کنجوسی میں اعلیٰ درجے کی ہو

طعنہ مارنے کی ضرورت نہیں ہے تمہاری بیگم اول درجے پر آتی ہے ارمیہ اپنا حساب برابر کرتی ہے اچھا بس کرو خرچہ میں خود اٹھالوں گا بس تم سب کل ملائکہ کو لے کر میرے گھر پہنچ جانا

.....

اگلے دن سب یونی ہوتی ہیں مگر انہیں آج جلدی نکلنا تھا یونی کے بعد ہو سٹل جانا تھا پھر وہاں سے تیار ہو کر سیفنی کی بھیجی ہوئی لوکیشن پر جانا تھا اور ملائکہ اس صدمے میں تھی کہ کسی کو بھی اس کی سالگرہ یاد ہی نہیں

یار آج کیا ڈیٹ ہے

ملائکہ کے پوچھنے پر الٹا حورین سوال کرتی ہے

کیوں تمہیں نہیں پتا کیا

نہیں مجھے پتہ ہے مگر مجھے لگتا ہے کہ آج اسپیشل دن ہے اپنے دماغ پر زور دو شاید یاد آجائے

کچھ بھی نہیں ہوا اب چلو واپس ہو سٹل چلتے ہیں اگر اس جلاد (سر شاویز) نے مجھے یوں باہر دیکھ لیا تو پھر آجائے گا روب جھاڑنے

ارمیہ انہیں اپنا ڈر بتاتی ہے

وہ سب ہو سٹل آگئی تھی اور تیار ہونے لگ گئی تھی مریم نے ملائکہ کو ایک پینک کلر کا ڈریس دیا تھا کہ وہ بھی تیار ہو جائے

مجھے پتا تھا کہ تم سب کو پتہ ہو گا بھلا تم سب آج کا دن کیسے بھول سکتے ہو

کون سا دن تم صبح سے بہکی بہکی باتیں کر رہی ہو رومی پوچھتی ہے

ہم سب تیار کیوں ہو رہے ہیں

آج مصیرہ نے ہمیں اپنی شادی کی دعوت دی ہے اس لیے مریم کے اس انکشاف پر ملائکہ مایوس ہو کر کہتی ہے



اچھا مگر مجھے تو کچھ اور ہی لگا تھا  
 تمہیں جو بھی لگا ہوں اب جلدی سے تیار ہو جاؤ  
 ثناء سختی سے کہتی ہے کیونکہ اس کی مایوسی میں اضافہ ہو رہا تھا  
 شادی شدہ لوگوں کا میسج آیا ہے کہ وہ ہمارا انتظار کر رہے ہیں جلدی کرو  
 مشال کے بتانے پر حورین تنگ آکر کہتی ہے  
 یہ ارمیہ واش روم سے ہی نہیں نکل رہی ہے ڈھیرہ ہی ڈال لیتی ہے  
 پیچھے ہٹو میں دیکھتی ہوں اس کو (اور پھر رومان  
 زور سے دروازہ پیٹنے لگ جاتی ہے)  
 ارمیہ باہر آنے کے بعد کہتی ہے تھوڑی دیر بھی صبر نہیں ہوتا بے صبریاں

.....

وہ سب تیار ہو کر باہر آتی ہیں تو باہر ایان اور شامیر انہی کا ہی انتظار کر رہے تھے ایان کے گاڑی میں  
 مریم ملائکہ حورین اور مشال بیٹھی تھی جبکہ شامیر کے ساتھ ثنا ارمیہ اور رومان تھی اور ایک  
 خوبصورت سے گھر کے آگے اترتی ہیں پھر وہ لوگ سیفی کے گھر پہلی بار آئی تھی لون میں ہی ساری  
 اریجنٹ کی گئی تھی اور بڑا سارا کر کے پیپی برتھ ڈے لکھا ہوا تھا ابراہیم والے پہلے سے ہی موجود  
 تھے جبکہ عدینہ اور سمیر بھی پہنچ گئے تھے اور علیشہ اور ہمدان انہیں باہر گیٹ پر ہی مل گئے تھے  
 وہاں پر ان سب کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا اذان جو کہ سیفی کے ساتھ ہی رہتا تھا وہ بھی پارٹی  
 انجوائے کر رہا تھا لون میں ہی چیئر اور ٹیبلز کا انتظام کیا ہوا تھا اور اسے انتہائی خوبصورت طریقے سے

سجایا گیا تھا ملائکہ تو اس سرپرائز میں اتنی حیران ہو گئی تھی کہ وہ تو بھول ہی گئی تھی کہ وہ سیفی کے گھر ہے جب اسے انتہائی قریب سے سیفی کی آواز آتی ہے تو وہی جم جاتی ہے

ہیپی برتھ ڈے جان سیفی

اور آرام سے اس کی کلائی میں ایک خوبصورت سا بریسلٹ پہنا دیتا ہے ملائکہ نہ سمجھی سے سیفی کو دیکھ رہی ہوتی ہے اسے تو یقین نہیں آتا کہ یہ سب سیفی نے کیا اور وہ بھی اس کے لیے بھائی تھوڑا ہوش کرو اور بھا بھی سے دور ہو کر کھڑے ہو جاؤ یہاں پر کچھ لوگ غیر شادی شدہ ہیں اذان کی دہائی پر مریم کہتی ہے

آئے ہائے تم کہاں سے آگئے دیکھ نہیں رہے کتنا رومینٹک کپل لگ رہا تھا ایان تم نے تو مجھے کبھی بھی ایسے وش نہیں کیا

سیفی تو دور ہی ہو جا دیکھ تیری وجہ سے ہمارے ریلیشن شپ خراب ہو جائیں گے آیان کہتا ہے ثناء اگر تم کہو تو میں تمہیں اس طرح سے ورزش کر سکتا ہوں اور تمہیں پتا ہے کہ میں ایسا کر بھی سکتا ہوں

فی الحال اس کی ضرورت نہیں ہے وقت آنے پر کر سکتے ہو

اس طرح نوک جھوک میں انہوں نے کیک کٹ کیا اور پھر رات کا ڈنر کرنے کے بعد وہاں سے روانہ ہوئے تھے جبکہ اذان اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے حورین کو تنگ کر رہا تھا اور وہ کسی کو بتا بھی نہیں رہی تھی اذان حورین کا چشمہ زبردستی اتار کر خود پہنتا یا پھر اپنی جیب میں رکھ لیتا

مگر حورین کو واپس نہیں کرتا تھا حورین بے بس ہو کر ارمیہ کی مدد سے اذان سے اپنا چشمہ لینا پڑا  
ورنہ شاید اس نے تو اس کے چشمے کو اپنے پاس رکھنے کا پکا ارادہ کر لیا تھا

.....

ایان اور سیفی نے مل کر اپنی ساسو ماں کو منایا تھا کہ ان کی بھی شادی کے بارے میں سوچا جائے  
ملائکہ اور مریم کے گھر میں ان کے والدین کی حکومت چلتی تھی ان دونوں نے مل کر منایا جس پر  
ملائکہ اور مریم کے نہ کرنے کے باوجود بھی ان دونوں کی جلد ہی شادی کرنے کا فیصلہ کیا تھا جس پر  
مریم نے تو آیان سے پہلے خوب جھگڑا کیا پھر آیان نے اپنے طریقے سے سمجھا کر راضی کر لیا تھا  
ملائکہ کوئی رسپونس نہیں دے رہی تھی وہ کسی کو بھی نہیں بتا رہی تھی کہ اسے سیفی سے محبت ہو  
گئی ہے اگر غلطی سے بھی بتا دیتی تو اسے پتہ تھا باقی سب نے شادی تک اس کے ناک میں دم کر  
رکھا ہے

.....

سب یونی میں تھے مگر علیشبہ لیکچر نہیں لے رہی تھی اور یونی کے ایک کونے میں سر ہاتھوں میں  
گرائے بیٹھی تھی ہمدان کلاس میں تھا مگر اپنی جان عزیز بیوی کو نہ دیکھ کر پوری یونیورسٹی کا چکر لگتا  
ہے آخر کار اسے مل بھی جاتی ہے اور اسی کے پاس بیٹھ جاتا ہے پھر پیار سے اس کے بال سہلانے لگتا  
ہے علیشبہ ہمدان کی موجودگی محسوس ہو گئی تھی مگر ہمدان کے لمس کو پہچاننے کے بعد وہ سو جھی  
ہوئی آنکھوں سے ہمدان کی طرف دیکھتی ہے ہمدان کا مسکراتا ہوا چہرہ سنجیدگی میں ڈھل جاتا ہے  
میری جان کیا ہوا ہے وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھتا ہے

علیشہ نفی میں سر ہلاتی ہے

علیشہ مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے تمہاری آنکھیں سو جی ہوئی ہے کسی نے کچھ کہا ہے کیا؟

نہیں بس صبح ناشتہ نہیں کیا تھا شاید اس لیے میرا سر گھوم رہا ہے

یہ آخری باری تھی جو کہ تم ناشتہ کے بغیر آئی ہوں اگر دوبارہ ایسا کچھ بھی ہوا نہ تو مجھ سے برا کوئی

بھی نہیں ہوگا

آپ سے اچھا بھی کوئی نہیں ہے

میں سیریس ہوں

آپ مجھے ڈانٹتے آئے ہیں یا میرا حال پوچھنے

تم مجھے نظر نہیں آئی اس لیے تمہیں دیکھنے آیا ہوں وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کینیٹین میں لے جاتا ہے

کیا شادی سے پہلے بھی یوں نظر رکھتے تھے یا پھر شادی کے بعد یہ تبدیلی آئی ہے

تم سوچ بھی نہیں سکتی جہاں میں تمہیں نہیں نظر آتا وہاں پر بھی میں تمہیں دیکھ رہا ہوتا تھا اس یونی

میں بھی میں نے تمہاری وجہ سے ایڈمیشن لیا ہے

وہ دونوں کینیٹین میں بیٹھ کر کھا بھی رہے تھے اور باتیں بھی کر رہے تھے کہ سب لڑکیاں ایک ٹولہ

کی شکل میں ان کے ٹیبل پر آکر بیٹھ جاتی ہیں اور ہمدان انہیں گھور کر دیکھ رہا ہوتا ہے شاید اسے یہ

مداخلت پسند نہیں آئی تھی

پٹھان بھائی آپ کو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے ہم آپ کے پیسے نہیں لیں گے آج ہمیں رومان

ٹریٹ دے رہی ہے مشال ہمدان کے چہرے پر ناگوری دیکھ کر کہتی ہے



رومان کو کیا جن چٹ گئے ہیں جو تم سب کو مفت میں ٹریٹ دے رہی ہے  
 علیشبہ کے کہنے پر مصیرہ کہتی ہے  
 دانیال کے ساتھ رشتہ ہو گیا ہے  
 پھر تو میں بھی ہوں ٹریٹ لینے والوں میں سے

پہلے تو ایسے گھور رہے تھے جیسے ہم تمہاری جیب کاٹنے والے ہیں مشال کی بات سن کر ہمدان کہتا ہے  
 پہلے تو مجھے یہ بتاؤ کبھی مجھے آپ کہتی ہو تو پھر کبھی تم کہتی ہو  
 تمہیں عزت دینے کی کوشش کرتے ہیں مگر دے نہیں سکتے  
 ملائکہ وجہ بتاتی ہے

مجھے تو لگ رہا ہے کہ ہمارے آنے سے پہلے راز و نیاز کی باتیں ہو رہی تھی شاید اس لیے ہمیں  
 آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہے تھے مریم مشکوک نگاہوں سے دیکھتی ہوئی پوچھتی ہے  
 جی بالکل اب میں اپنی بیگم کو اظہار محبت کرنے والا تھا

واہ بھائی واہ شادی کے تین مہینے بعد اظہار محبت ہو رہی ہے جبکہ مسٹر نے لو میرج کی ہے  
 عدینہ کے مزاق اڑانے پر ہمدان کہتا ہے

جب تم جیسی بلائیں ہمیں چمٹی رہیں گی تب تک میں اپنی بیگم سے اظہار محبت نہیں کر سکتا علیشبہ میں  
 تمہیں کسی کو نے میں اظہار محبت کروں گا

سب اس کی بات پر ہنسنے لگ جاتی ہیں اور اسے زبردستی بٹھا کر اپنے سامنے اظہار محبت کرواتے ہیں  
 جبکہ ہمدان پشتو میں اس سے اظہار محبت م کرتا ہے

.....

ملائکہ اور مریم کی شادی کی تیاریاں زور و شور سے چل رہی تھی مریم اور ملائکہ نے اسلام آباد سے ہی اپنے برائیل ڈریس سلیکٹ کیے اور باقی شوپنگ گھر والے ہی کر رہے تھے ان کی شادی میں شرکت کرنے کے لیے سب دو دن پہلے ملتان جانے والے تھے

.....

رومان اور ارمیہ کی آج پریز نٹیشن تھی اور ارمیہ کو پتہ ہی نہیں تھا کہ آج اس کی پریز نٹیشن ہے اور وہ بڑے مزے سے فزکس کی بک کے اوپر ناول کو چھپا کر پڑھ رہی تھی جو کہ دیکھنے والوں کو یوں لگتا تھا جیسے وہ اپنی پریز نٹیشن کو ایک بار یاد دیکھ رہی ہو جبکہ اس کے ناول کے ہیرو کی موت پر اس کی آنکھیں نم ہو رہی تھی

مس ارمیہ آئے اور آج کی اپنی پریز نٹیشن دے

جی سر آپ نے مجھ سے کہا اس نے اپنی انگلی سے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

جی آج آپ کی پریز نٹیشن ہے اس لئے میں آپ کو یہاں بلا رہا ہوں

ارمیہ چپ چاپ جا کر وہاں کھڑی ہو جاتی ہے ساری کلاس ارمیہ کی طرف متوجہ تھی اور شاویز بھی تقریباً اس کے ساتھ ہی کھڑا تھا

جی اب شروع بھی کریں

سر کے بولنے کی دیر تھی اور ارمیہ بے آواز رونے لگتی ہے دو آنسو اس کے گال کو چومتے ہوئے بہہ جاتے ہیں اور ایک نظر سر اٹھا کر سر کو دیکھتی ہے جو کہ ایک ہاتھ پاکٹ میں ڈالے دیوار کے

سہارے کھڑا تھا ارمیہ کا روتی ہوئی آنکھوں سے دیکھنا ہی تھا کہ وہ ایک وقت کے لئے بھول ہی گیا تھا کہ وہ پروفیسر ہے اسے آج شدت سے محسوس ہوا تھا کہ کاش وہ اپنا اصل کھول کر رکھ دیتا مگر نہ تو موقع تھا نہ محل اس لیے اس نے ارمیہ کو اشارے سے ہی واپس جانے کے لیے کہا تھا اور رومان کو بلایا تھا

.....

رومان اور ارمیہ کلاس سے فری ہو کر باہر جا رہی تھی جب ایک لڑکی نے ارمیہ کو سر شاویز کا پیغام دیا تھا کہ وہ اسے اپنے آفس میں بلا رہے ہیں اور اپنے راستے واپس چلی جاتی ہے ارمیہ برا سا منہ بنا کر رومان کو بھی زبردستی اپنے ساتھ لے جاتی ہے وہ دونوں آفس کے دروازے کے باہر کھڑی ہوتی ہیں

چل رومان تو پہلے چل میں اکیلے نہیں جاؤں گی ورنہ وہ جلّاد (شاویز) مجھے پھر سے فری کا لیکچر دینے لگ جائے گا

تم پہلے چلو میں بعد میں آؤں گی اگر تم بعد میں آئی تو سر کو اور غصہ آئے گا ارمیہ کو اس کا لوجک سمجھ میں تو نہیں آیا اس لیے کھڑی اس کی بات سمجھنے کی کوشش میں تھی جب رومان دروازہ کھول کر ارمیہ کو دھکا دے کر خود بھاگ جاتی ہے ارمیہ گرتے ہوئے بجتی ہے دروازے کی طرف دیکھتی ہے جو کہ بند تھا اور سامنے ہی سر شاویز بیٹھا ہوا تھا

اب آپ کو اندر آنے کی بھی تمیز سکھانے پڑے گی

نہیں سر وہ وہ..... (اس سے کوئی جواب نہیں بن پایا اس لیے سر جھکا کر کھڑی ہو جاتی ہے)

آج آپ نے پریزنٹیشن کیوں نہیں دی  
سر میں تو دینے آئی تھی مگر آپ نے ہی تو کہا تھا کہ واپس چلی جاؤ  
شاہ ویز اس کے بات سن کر کھڑا ہو جاتا ہے اور دو قدم چل کر تھوڑا سا اس کے قریب کھڑا ہو جاتا  
ہے

آج تو آپ میری وجہ سے پریزنٹیشن نہیں دی یہی بات ہے نا  
جی سر وہ سر اثبات میں ہلاتی ہے  
رو کیوں رہی تھی وہ بالکل سنجیدہ ہو کر سوال کرتا ہے  
نہیں میں تو نہیں رو رہی تھی تھی بلا میں کیوں روں گی دنیا میں ایسی کوئی بھی چیز نہیں جو کہ مجھے رولا  
سکے اور اگر رونا بھی ہے تو میرے دشمن رویے ایک بار پھر سے اس نے بولنا شروع کیا جو کہ سر کی  
آواز پر اس کی زبان کو بریک لگتی ہے  
چپ ایک دم چپ اب مجھے تمہاری آواز نہ آئے وہ ایک قدم اور قریب ہو کر کہتا ہے جس پر ارمیہ  
کو سچ میں چپ ہونا پڑتا ہے  
اور اب مجھے اصل وجہ بتاؤ کہ رو کیوں رہی تھی مجھے مختصر سا جواب چاہیے  
سر وہ

کیا وہ آگے بھی بولو  
سر وہ چھوڑ کر چلا گیا ایک بار پھر سے اس کی آنکھیں نم ہو جاتی ہیں سر اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا  
کیسا گزارا ہو گا اس کے بغیر



شاویز کی غصے میں رگین تن جاتی ہیں کون ہے وہ اور کیوں چھوڑ کر گیا ہے  
سر اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا  
کون ہے وہ مجھے بتاؤ

سر وہ جو میں ناول پڑھ رہی تھی اس میں علیزے کا عمر مر گیا ہے  
شاویز اس کی بات سن کر اپنی چیئر پر گرنے کے انداز میں بیٹھتا ہے اور اس کی طرف دیکھتا ہے  
اس وجہ سے رو رہی تھی  
آرمیہ سر اثبات میں ہلاتی ہے  
گیٹ آؤٹ وہ دھاڑتا ہے  
اس کے کہنے کی دیر سے اور آرمیہ روم سے باہر تھی  
اس کا علاج مجھے کرنا ہوگا وہ خود سے کہتا ہے

.....

مشال ملی ثناء اور حورین لیکچر لے کر علیشہ کو ڈھونڈتی ہیں مگر نہ تو انہیں علیشہ ملتی ہے اور نہ ہی  
ہمدان

ایان کو پتہ ہوگا کہ آج ہمدان کیوں نہیں آیاں اور ہمدان میں بڑی راز و نیاز چلتی ہے مشال کی بات پر  
حورین جواب دیتی ہے ایان والے گراؤنڈ میں بیٹھے ہیں چلو پھر وہی چلتے ہیں

.....

ارمیہ آفس سے باہر نکل کر رومان کی طرف دوڑتی ہے رومان بھاگتے بھاگتے گراؤنڈ میں پہنچ جاتی ہے اور ثنا والے بھی گراؤنڈ میں آ رہے تھے اس لیے وہ ملائکہ کو پکڑ کر اپنے آگے کر لیتی ہے چھوڑو مجھے لڑکی کیا کر رہی ہو

ملائکہ یار بس ایک بار اس ارمیہ سے بچالے

کیا کیا ہے جو یہ تمہارے پیچھے ہے (ثنا انھیں چھوڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھتی ہے)

اس سے کیا پوچھ رہی ہو مجھ سے پوچھو یہ بے وفا مجھے دھوکہ دے کر آئی ہے

دھوکہ نہیں یار تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے میں تو تمہیں سر کے آفیس میں دھکے دے کر آئی ہوں

یار ارمیہ چھوڑ دے بیچاری کو بڑے بڑے شہروں میں چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی رہتی ہیں مثال اسے

ریلیکس کرنے کی کوشش کرتی ہے

مجھ بیچاری کو بھی چھوڑ دو لڑکی پہلے ہی بھوک سے برا حال ہے

ارمیہ میرجان بس کر تو اپنے ناول کا سنا کیا بنا

میں صرف ثنا کی وجہ سے چھوڑ رہی ہوں ورنہ میرا بھی دل کر رہا ہے کہ تمہیں بھی سر عطا کے

آفیس میں دھکا دے کر آؤ اور ناول کا یار نہ پوچھو آج تو میرا کلیجہ ہی پھٹ گیا اب سے نہیں

پڑھوگی

ثنا ناول کا ذکر چھیڑ کر ارمیہ کا رومان سے دھیان ہٹا دیتی ہے مگر اب اسے اس کا پورا ناول سننا پڑ رہا

تھا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر ناول کی سٹوری بتاتی ہوئی اپنی مخصوص جگہ (گراؤنڈ کا حصہ) پر آ رہی تھی

اور رومان ملائکہ کی شکر گزار تھی جو کہ اس کے لئے ایک دیوار ثابت ہوئی تھی اور آخر میں مشال اور حورین بھی بات کرتے ہوئے ان کے پیچھے آرہی تھی

.....

مریم ایان اور عدینہ اکٹھے بیٹھے تھے مریم اور عدینہ باتیں کر رہی تھیں اور ان کا ٹوپک فیشن تھا اور ایان اپنے موبائل میں گیم کھیلنے میں مصروف تھا وہ سب بھی وہاں آ کر بیٹھ جاتی ہیں ایان تمہیں پتا ہے کہ آج ہمدان اور علیشہ کیوں نہیں آئے میثال کے بات پر ایان سراٹھا کر پہلے اسے دیکھتا ہے پھر بولتا ہے پہلے اپنا موبائل تو پھر بتاؤں گا پھر تمہاری مہربانی جیسے تمہاری مرضی

اچھا یہ لو بتاؤ کیوں نہیں آئے وہ دونوں اتنے میں شامیر لیز لے کر آتا ہے اور ان کے پاس بیٹھ جاتا ہے ملائکہ پہلی فرصت میں اس کے ہاتھ سے لیز لے کر دور ہو کر بیٹھ جاتی ہے بھکر میں اپنے لیے لے کر آیا تھا وہ دوسرا ہے تو سہی فی الحال اسی سے گزارا کرو

ایان اب بتا بھی دو کیوں نہیں آئے وہ حورین بے زار سی ہو کر پوچھتی ہے مجھے کیا پتا وہ مشال کے موبائل میں گیم کھیلتے ہوئے جواب دیتا ہے

کیا تمہیں بھی نہیں پتہ مشال اداس سے چہرے سے پوچھتی ہے  
تم لوگ تو یوں پوچھ رہے ہو جیسے میں ان کا اسٹنٹ ہوں  
نہیں پتا تو میرا موبائل واپس کرو  
یہ لو لڑنے کیوں لگ جاتی ہو

ہوشیار ملکہ عالیہ تشریف لا رہی ہیں مریم مصیرہ کو اپنی طرف آتا دیکھ کر اعلان کرتی ہے  
سب خیریت تو ہے مصیرہ پوچھتی ہے  
جی بالکل خیریت ہی خیریت ہے آپ تشریف رکھیں شامیر کہتا ہے عدینہ ایک زوردار چیخ مارتی ہے  
یار تمہاری شادی ہو گئی ہے اب تو تھوڑی سیریس ہو جاؤ  
مصیرہ کے ڈانٹنے پر عدینہ کہتی ہے  
ہائے میں نے کیا کیا ہے میں تو تمہیں ایک بیڈ نیوز سنانے والی تھی اس لیے چیخ ماری  
کون سی بیڈ نیوز سنانی ہے  
حورین پوچھتی ہے

وہ میں نے ہمدان کو میسج کیا تھا اس نے کہا ہے کہ آج علیشبہ کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے اور وہ  
اسے ہو اسپتال لے کر جا رہا ہے  
علیشبہ کو کیا ہوا ہے  
ثنا سوچنے کے انداز میں پوچھتی ہے  
مجھے کیا پتا



ہمیں عیادت کے لیے چلنا چاہیے اس کے گھر ارمیہ کی بات پر مصیرہ کہتی ہے  
میں ابراہیم کے ساتھ آؤں گی  
میں بھی سمیر کے ساتھ آؤں گی  
بس پھر طے ہوا کہ ایان اور شامیر ہمیں لے کر چلیں گے  
رومان شامیر اور آیان کی طرف دیکھ کر کہتی ہے  
یار کیا ہے ہر دوسرے دن تم لوگوں کو کہیں جانا ہوتا ہے  
شامیر ہم عیادت کرنے جا رہے ہیں کہی گھومنے نہیں  
نشا شامیر کو آنکھیں دکھاتی ہے

اگر تم گھومنے کا بھی کہو گی تو میں وہاں بھی حاضر ہوں تمہارے لیے  
ہم بھی یہی پر موجود ہے میثال انہیں یاد دلوانا ضروری سمجھتی ہے  
پتہ ہے مجھے تم سب کباب میں بڑی بنا ضروری سمجھتے ہو

جی بالکل کچھ ایسا ہی سمجھ لو

.....

شام کے پانچ بجے سب ہمدان کے گھر کے باہر کھڑے ہو کر بل دے رہے تھے دو بار بل دینے کے باوجود بھی دروازہ نہ کھولنے پر اس بار شامیر بل پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہو جاتا ہے ہمدان دروازہ کھولنے کے بعد تھوڑے سے غصے سے شامیر سے مخاطب ہوتا ہے

بے وقوف کہیں کے بل پہ ہاتھ رکھ کر کون کھڑا ہوتا ہے

میں اور کون شامیر سکون سے جواب دے کر اسے سائیڈ پر کرتا ہے اور سب کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا ہے ہمدان شاید میں نے اندر آنے کا نہیں کہا ابھی تک تو کیا اب ہم تم سے اجازت لے ارمیہ کا انداز مذاق اڑانے والا تھا جی بالکل

ویسے تم خواب بہت اچھے دیکھتے ہو  
کہاں ہے آپ کی بیگم ثناء پوچھتی ہے  
ہمدان سو رہی ہے بس اٹھنے ہی والی ہے وہ مسکرا کر کہتا ہے  
تو اس میں دانت نکالنے والی کونسی بات ہے  
بات ہی کچھ ایسی ہے

کیا بات ہے ویسے تو میں جتنے بھی پٹھانوں سے ملا ہوں سب سیریز ٹائپ کے ہوتے ہیں اور ایک یہ ہے پتا نہیں کس پہ چلا گیا دیکھا ابھی بھی دانت نکال رہا ہے کیا بات ہے کیوں اتنے خوش ہو رہے ہو آیان پوچھتا ہے

میں ماں بننے والی ہوں خوشی میں اسے احساس ہی نہیں ہوا کہ وہ کیا بول گیا ہے جب کہ سب ایک دوسرے کا منہ دیکھ رہے تھے مصیرہ اور عدینہ جو اندر آرہی تھی اس کی بات پر وہ بھی ایک دوسرے کو دیکھنے لگ جاتی ہیں اور پھر لاؤنچ میں سب قہقہہ لگا کر ہنس رہے ہوتے ہیں

نہیں نہیں میں ماں نہیں باپ بننے والا ہوں یار ان کے قہقہے پر اسے اپنی غلطی کا احساس ہوتا ہے اور اپنا جملہ درست کرتا ہے

ایان اور شاہ میر دونوں ہمدان کو اکٹھے گلے لگ کر مبارکباد دے رہے ہوتے ہیں جبکہ ان کا مبارکباد دینے والا انداز یوں تھا کہ وہ اسے مبارکباد نہیں کسی غلطی کی سزا دے رہے ہیں

اور لڑکیاں بغیر کسی کا لحاظ کئے سیدھا علیشبہ کے کمرے میں داخل ہو جاتی ہیں وہ ابھی فریش ہو کر باہر آنے ہی والی تھی کہ اس ٹولے کو دیکھ کر پہلے ڈر جاتی ہے پھر ایک لمبی سانس خارج کر کے بیڈ پر بیٹھ جاتی ہے جب باقی بھی اس کے گرد بیٹھ جاتی ہیں اور مبارکباد دینے لگ جاتی ہیں

اب ہم سب خالا بن جائیں گے اور علیشبہ تم ماما جاؤں گی

عدینہ کے بعد رومان کہتی ہے

رومان کیا پتا تم بھی جلد ماما بن جاؤ

عدینہ شرم کر کہتی ہے تم بھی نہ کچھ بھی بولتی رہتی ہوں

عدینہ تمہیں بھی شرمناہ آتا ہے

مصیرہ اسے شرماتا دیکھ کر کہتی ہے

ابھی میں شرم نہیں رہی تھی تو کیا کر رہی تھی

وہ سب علیشہ عدینہ اور مصیرہ کو چھیڑ رہی تھی جبکہ ہمدان آج کچن میں مصروف تھا اپنے ساتھ ایان

اور شامیر کو بھی لگا لیتا ہے

.....

مریم اور ملائکہ ملتان چلی گئی تھی ایان بھی چھٹیاں لے کر اپنی شادی کی تیاریوں لگ گیا تھا ایان اسلام

آباد کے رہنے والا تھا سیفی م کا آبائی گھر ملتان میں تھا مگر بزنس کے لیے اسکا ایک گھر اسلام آباد

میں بھی تھا بچپن کا دوست اذان بھی اپنا اسلام آباد میں بزنس سٹارٹ کر رہا تھا جس میں سیفی نے

اس کا بھرپور ساتھ دیا تھا اور اب وہ دونوں بھی ملتان تھے باقی سب لڑکیوں نے بھی ایک ہفتے کی

چھٹیاں لی تھی مریم اور ملائکہ کی شادی میں شرکت کرنے کے لئے وہ مصیرہ اور عدینہ بھی ایک ہفتے

کے لیے جا رہی تھی

.....

رات کے دس بج رہے تھے عدینہ اس وقت اپنی پیکنگ کر رہی تھی

عدینہ ہم نے کب تک وہاں رہنا ہے

بس ایک ہفتہ



اور اگر میں کہوں کہ مجھے چھٹیاں نہیں مل رہی تو  
تو بھی آپ میرے ساتھ چلیں گے  
اگر میں نہ جانا چاہو تو  
آپ میرے ساتھ جائیں گے  
عدینہ میری بات

عدینہ سمیر کی بات درمیان میں ہی کاٹ دیتی ہے سمیر بس میں آپ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی آپ  
کو پتہ بھی ہے کہ مصیرہ کیا کہہ رہی تھی  
کیا؟

یہی کہ ابراہیم اس کی منتیں کر رہا ہے اپنے ساتھ رہنے کے لئے اور ایک آپ ہے جو کہ مجھے کہیں  
گھمانے ہی نہیں لے کر گئے  
سمیر اس کی بات پر مسکراتا ہے اور کہتا ہے میری جان اداس کیوں ہو رہی ہو اب اگر مجھے چھٹیاں نہ  
بھی ملیں تو میں پھر بھی اپنی بیگم کے لئے چھٹیاں کروں گا  
ہائے سچی  
مچی

وہ اس کی گال کھینچ کر کہتا ہے

.....

تنویر ہاؤس

ماما مجھے جانے دیں پلیز کل مہندی ہے اور پرسوں بارات ہے بس دو دن کی ہی تو بات ہے اور ویسے بھی میں شادی کے لیے ہی چھٹیاں لے کر آئی تھی

ارمیہ نے تمہیں پہلے کبھی کہیں جانے سے روکا ہے جو اب روکوں گی آج تمہاری خالہ آ رہی ہے اور اس بار ان کا بیٹا بھی ساتھ آ رہا ہے چلو خالہ تمہاری ایک سال بعد آ رہی ہے مگر شاہو پورے سات سال بعد آ رہا ہے

ماما وہ کونسا دو دن کے لیے آرہی ہیں پورا ایک مہینہ ہے مل لیے گے اور جہاں تک شاہو کی بات ہے تو شاید آپ بھول رہی ہیں کہ وہ ایک سال سے پاکستان میں ہے مگر ایک بار بھی اپنی شکل تو دور کی بات ایک بار بھی فون نہیں کیا وہ کچن کی شیلف پر بیٹھ کر گود میں ڈرائی فروٹ رکھ کر کھا رہی تھی جبکہ میسرز تنویر کھانا بنانے میں مصروف تھی

بے وقوف لڑکی تم سے بھی زیادہ وہ ہمارے ساتھ رہتا ہے اور ہر روز فون بھی کرتا ہے اب یہ تمہارے گھومنے پھرنے کے پلینز ختم نہیں ہوتے ورنہ تم بھی مل لیتی۔ کھانے کے بجائے پڑھائی پہ دھیان دے دیتی تو شاید تم بھی شاہو کے مقابل ہوتی مگر میری قسمت میں دو اولادیں ہیں وہ بھی نااہل جاؤ جا کر تیار ہو جاؤ اور یہ ڈی جے کہاں ہے اسے بھی دیکھو تیار ہوا ہے یا پھر ابھی تک ویڈیو گیم میں لگا ہوا ہے

آپ کا بیٹا ہے میں کیوں دیکھو وہ یہ کہہ کر کچن سے ہی بھاگ جاتی ہے

یا اللہ میرے دونوں بچوں کو تھوڑی تھوڑی سی عقل دے دے

.....

ارمیہ ڈی جے کے کمرے میں زبردستی داخل ہو کر اس کی ویڈیو گیم لے کر خود کھیلنے لگ جاتی ہے کیا ہے آپ کے ساتھ ہر پانچ منٹ کے بعد آ جاتی ہیں ماما پہلے کم ہیں میری اس گیم کے دشمن جو اب آپ بھی آ گئی ہیں

شرم نہیں آتی بڑی بہن سے ایسے باتیں کرتے ہوئے مجھے تو نہیں لگتا کہ آپ مجھ سے بڑی ہی دیکھے میرا قد بھی آپ سے بڑا ہے اوئے قد سے اندازہ نہیں لگاتے کہ کون بڑا ہے اور کون چھوٹا تو کیا پھر کلاس سے اندازہ لگاتے ہیں نہیں پاگل آؤ ہم دونوں ریسنگ کرتے ہیں جو جیتا وہی بڑا ہوگا پھر تو میں ہی جیتو گا پھر ہو جائے تو دودو ہاتھ

وہ دونوں ریسنگ کے بجائے پیلو سے ایک دوسرے کو مار رہے تھے لڑائی کرتے ہوئے دونوں نے عالیشان کمرے کو کباڑ کھانہ بنا دیا تھا میسر تنویر شور سن کر ڈی جے کے کمرے میں آتی ہے مگر دونوں کو لڑتا دیکھ کر اپنی جوتیاں اتارتی ہے جو کہ نشانے پر ارمیہ کی کمر میں لگتی ہے اور دوسرا جوتا ڈی جے کے سر میں لگتا ہے ارمیہ جوتہ کھانے کے بعد فل سپیڈ سے کمرے سے نکل کر اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے اور ڈی جے ماں کو اپنے قریب آتا دیکھ کر واش روم میں بند ہو جاتا ہے اور میسر تنویر رات کو دونوں کی شکایت تنویر صاحب سے لگانے کا سوچ کر پھر سے کچن میں چلی جاتی ہے اور ملازمہ کو کمرے کی صفائی کا کہتی ہے

.....

مریم اور ملائکہ کی کل مہندی تھی اور دونوں خوش ہونے کے بجائے اپنی مہندی کے جوڑے اٹھا کر مسز ستار کے کمرے میں ان کے سر پر سوار ہوتی مسیز ستار ان کے لئے جیولری الگ کر رہے تھی دونوں کو عجیب سی شکل لٹکا کر خود کو تکتا پا کر وہ ان سے مخاطب ہوتی ہیں

اگر اب تم دونوں نے کسی چیز میں سے نقص نکالا تو میں پرسوں کی بجائے آج ہی رخصت کردوں گی صبح سے ایک کام پکڑا ہوا ہے مجال ہے جو میری ایک چیز بھی خوشی خوشی قبول کی ہو

مما سب چیزیں پیاری ہیں مگر سیم ہے اور یہ مہندی کے جوڑے بھی ملی روہانسی ہو کر کہتی ہے ایک تو اس کی میرے ساتھ ہی شادی ہو رہی ہے اور اوپر سے جوڑے بھی ایک جیسے مریم کو غصہ آیا ہوا تھا

پتا نہیں وہ کونسی اولادیں ہوتی ہیں جو کہ والدین کی خوشی میں خوش ہوتی ہیں یہ نکمی اولاد میرے ہی نصیب میں لکھی تھی

ماما (ملی رونے کی تیاری میں تھی)

چپ اب میں ایک لفظ بھی نہ سنو باہر تم دونوں کے بابا بیٹھے ہیں اس سے جا کر کہوں

ملی اپنی ماں کی بات سنتے ہی باہر اپنے بابا کی طرف دوڑتی ہے اور کہتی ہے بابا یہ دیکھیں ماما نے ہمارے ایک جیسے کپڑے لیے ہیں ہمیں ایک جیسے نہیں پہنے

اچھا بس جس کو یہ والا جوڑا پسند ہے وہی رکھ لے دوسری کو میں نیا جوڑا دیلا دوں گا

بابا یہ والا میں ہی رکھو گی ملی خوش ہو کر کہتی ہے



اچھا ٹھیک ہے مریم کے لیے شام تک نیا جوڑا آ جائے گا اب دوبارہ اپنی ماں کے پاس نہ جانا ورنہ وہ تم دونوں کا غصہ مجھ پر نکالے گی

.....

مشال فریش ہو کر نیچے آتی ہے کہ اسے لاؤنج میں سبین نظر آتی ہے وہ دوڑ کر اسے گلے لگا لیتی ہے

آپی آپ کب آئی ہیں

جب تم نیند کے مزے لے رہی تھی

آنی کی جان کو اور کتنا ٹائم ہے آئی مس یو وہ سبین کے پھولے ہوئے جسم کو دیکھ کر کہتی ہے بہت جلد سبین ماں کے عہدے پر فائز ہونے والی تھی

بہت جلد

اتنے میں میسرز سلیم نے ناشتہ بھی لگا لیا تھا ناشتے میں صرف تین فرد ہی تھی اور کوئی گھر ہی نہیں تھا

مشال تمہاری یونی ختم ہونے میں کتنا وقت رہتا ہے

بس ماما یہ سیکنڈ لاسٹ سمسٹر چل رہا ہے زیادہ سے زیادہ ایک سال لگ جائے گا

کل تمہاری ساس کا فون آیا تھا کہ رہی تھی کہ حارث واپس آگیا ہے

کیا مگر واپس کیوں آیا ہے وہ ناشتے سے ہاتھ کھینچ لیتی ہے

ایک نا ایک دن واپس آنا ہی تھا اب آگیا سبین بھی ان کی گفتگو میں حصہ لیتی ہے

مجھے اس سے شادی نہیں کرنی وہ ڈرتے ڈرتے کہتی ہے

کیوں نہیں کرنی میسرز سلیم کا لہجہ ابھی بھی سنجیدہ تھا

آپ کو پتہ ہے کہ ہمارا کس حالات میں نکاح ہوا تھا اور مجھے نہیں لگتا کہ ہمارے خاندان کی لڑکی کی بے وفائی کے بعد اب پھر سے اسی خاندان کی لڑکی کو رخصت کروا کر لے جائیں گے ہم اس بارے میں ان سے بات کر چکے ہیں

مشال کو انکار کرنے میں مشکل پیش آرہی ہوتی ہے وجہ والدہ کی سخت طبیعت تھی اس لیے کہہ دیتی ہے میری یونی کے بعد ہی اس بارے میں سوچئے گا وہ یہ کہہ کر واپس کمرے میں چلی جاتی ہے

.....

ڈی جے تیار ہو کر ارمیہ کے کمرے میں جاتا ہے اور اسے دیکھ کر کہتا ہے آپ آئی آپ کو پتا ہے کہ آج چڑیل بھی پری لگ رہی ہے اوئے موٹے یہ چڑیل کیسے کہہ رہے ہو

آپ مجھے موٹا نہ کہا کریں ڈی جے نام ہے میرا ڈی جے جہاں تک چڑیل کے بات ہے تو اسے چڑیل ہی کہیں گے اب یہ الگ بات ہے کہ آپ اپنے آپ کو تصور کر رہی ہیں موٹے میں تمہارا قیمہ بنا کر اس گندی شکل والے شاہو کو کھلا دوں گی آپ ویسے وہ گندی شکل والا شاہو آپ کا بھی کچھ لگتا ہے وہ بڑے مزے سے ارمیہ کے بیڈ پر جوتے سمیت بیٹھ جاتا ہے

ارمیہ بھی اس کے ساتھ بیٹھ کر ڈی جے کو معصومیت سے دیکھتی ہے

آپ اب ایسی شکل نہ بنائیں اب آیا نا اونٹ پہاڑ کے نیچے دوسری بات وہ صرف دل میں بولتا ہے ڈی جے میرا پیارا بھائی میں تمہاری بڑی بہن وہ بھی اکلوتی پلیز شاہو والے مسئلے میں میری مدد کرو

اب کچھ نہیں ہو سکتا آپ کا بچپن کا نکاح ہوا پڑا ہے اب تو آپ کو اس گندی شکل والے شاہ کی دلہن بننا ہی ہو گا میرے کچھ بھی کرنے سے یہ نکاح ختم نہیں ہو سکتا ڈی جے تم میرے بھائی ہو تم میرے لیے اسٹینڈ لے سکتے ہو کوئی برائی ہو تو میں بھی سٹینڈ لینے کے بارے میں سوچ سکتا ہوں مگر ایسا بھی نہیں ہو سکتا مجھے اٹھارہ سال ہونے میں ابھی بھی تین مہینے پڑے ہیں اتنی عمر میں میری کوئی چھوٹی بات نہیں مانتا آپ کو لگتا ہے کہ وہ سب میری یہ بات مان لیں گے

عمر کو گولی مارو سب تمہاری بات مانیں گے بس تم سینہ تان کر بات کرنا جہاں تک برائی کی بات ہے تو وہ بالکل بھی میرے ناولز کے ہیرو جیسا نہیں ہے آپ نے اسے سات سال پہلے دیکھا تھا اب دیکھیں تو یقیناً اپنے فیصلے پر پچھتائیں گی ارمیہ کو اپنی بات بنتی ہوئی کوئی نظر نہ آئے تو ڈی جے کو کمر پر زور سے ایک تھپڑ مارتی ہے پاؤں نیچے کر موٹا کہیں کا کوئی کام دام آتا ہی نہیں بس باتیں کروالو اس سے دفع ہو جاؤ میرے کمرے سے

اللہ کرے اب ساری زندگی اس گندی شکل والے شاہ کی شکل دیکھنی پڑے وہ یہ کہہ کر 120 کی سپیڈ سے بھاگ جاتا ہے ارمیہ نے نیوی بلیو کلر کا ڈریس پہنا ہوا تھا ڈی جے کے بھاگ جانے پر وہ بیڈ

پر پڑا ہوا ہم رنگ دوپٹہ اٹھا کر اس کے پیچھے بھاگتی ہے ڈی جے خالا اور شاہو کے پاس بیٹھ جاتا ہے اور اس سے ملنے لگ جاتا ہے ارمیہ کو نہیں پتا تھا کہ خالہ اور شاہو لاؤنج میں بیٹھے ہیں ماما یہ موٹا ڈی جے مجھے بد دعائیں دے رہا ہے بولتے بولتے اس کی نظر صوفے پر بیٹھے شاہو اور خالہ پی جاتی ہے قریب ہو کر کہتی ہے

السلام علیکم خالہ

وعلیکم اسلام میری جان آؤں یہاں میرے پاس بیٹھ جاؤ خالہ کو سلام کرنے کے بعد وہ ان کے ساتھ بیٹھ جاتی ہے اور پھر بالکل اپنے سامنے بیٹھے ہوئے شاہو کو دیکھتی ہے اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جاتی ہے ارمیہ کے سامنے والے صوفے پر شاہو (شاویز) ٹانگ پر ٹانگ رکھے بڑی شان سے ارمیہ کو ہی دیکھ رہا تھا سر آپ یہاں شاید آپ غلط اڈریس پر آگئے ہیں یہ تنویر ہاؤس ہے اگر آپ میری شکایت لگانے آئے ہیں تو پلیز لاسٹ وارننگ دے دی اب میں آپ کو کبھی بھی شکایت کا موقع نہیں دوں گی وہ کھڑی ہو کر ڈر ڈر کر بولے ہی جا رہی تھی

ارمیہ بیٹا کیا ہوا شاہو سے پہلے بھی مل چکی ہو کیا خالہ اسے یوں بولتا ہوا دیکھ کر پوچھتی ہے ارمیہ خالہ کے شاہو کہنے پر نہ سمجھیں سے کبھی ڈی جے تو کبھی خالہ تو کبھی شاویز کو دیکھتی ہے یہ شاہو ہے

جی بالکل آپ یہ وہی والے شاہو ہیں جس کے بارے میں آپ کمرے میں تعریف کرنے سے باز ہی نہیں آ رہی تھی



مگر یہ شاہو کیسے ہو سکتا ہیں وہ تو بہت ہی گندی شکل وہ بولتی ہوئی منہ پر ہاتھ رکھ کر خود کو چپ کرو آتی ہے

مسز تنویر ایک سخت گھوری سے نوازتی ہے اور کہتی ہے سات سال ہو گئے ہیں اس بات کو ویسے بھی ہمارا شاہو تو بچپن سے ہی پیارا ہے بس تمہارے ہی بڑے نخرے ہیں

.....

ارمیہ خالہ اور شاویز سے مل کر کمرے میں ہی بند ہو گئی تھی رات کا ڈنر سب ساتھ کر رہے تھے آپ نے آپ کو ابھی تک بتایا نہیں کہ میں آپ کو کون سی بد دعائیں دے رہا تھا ڈی جے اپنا کھانا ختم کرو وہ آنکھوں سے ہی اسے باز رہنے کا اشارہ کرتی ہے اچھا آپ نہ بتائیں میں خود ہی بتا دیتا ہوں

ڈی جے تمہاری ویڈیو گیم درمیان میں بات چھوڑنے کا مطلب ڈی جے کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا تھا اسے پتہ تھا اس نے بتا دیا تو اس کی ویڈیو گیم کا خاتمہ ہو جانا تھا اس لئے وہ چپ کر جاتا ہے

.....

آج مہندی تھی ابراہیم اور اذان سیفی کے گھر تھے شامیر ہمدان اور سمیر ایان کے گھر تھے جب کہ سارے لڑکیاں صبح دس بجے ہی ملائکہ والوں کے گھر پر تھی پالر والی ملائکہ کے علاوہ سب کے ہاتھوں میں مہندی لگا کر تھک گئی تھی

یار میں دولہن ہوں اور میرے علاوہ سب نے مہندی لگوا لی ہے

بس مجھے دس منٹ ریسٹ کرنے دے پھر آپ کو ہی لگاؤ گی پالر والی معصوم سی شکل بنا کر التجا کرتی ہے

.....

مریم اور ملائکہ کے ڈریس کے ڈیزائن چنچ تھے مگر کلر ایک ہی جیسے تھے باقی سب نے بھی پیلے رنگ کے لہنگے پہنے ہوئے تھے ملائکہ اور مریم پیلے رنگ کے سوٹ کے ساتھ پھولوں کے زیورات سے سچی سنوری سیٹج پر بیٹھی تھی باقی سب بھی ان کے ساتھ بیٹھ کر کیمرہ مین سے اپنی تصویریں بنوانے لگ جاتی ہیں سب کہ اپنے ہی پوسٹ تھے کچھ ہی دیر میں علیشبہ بھی وہاں پہنچ جاتی ہے علیشبہ اور ہمدان ڈاکٹر کے پاس گئے تھے اسی لئے انہیں آنے میں دیر ہو گئی تھی سیفی اور ایان مہندی کی رسم الگ الگ کرنے آئے تھے مگر ان کی ٹائمنگ سیم ہو گئی تھی آیان اور سیفی نے بھی پیلے کرتے پہنے ہوئے تھے باقی سب لڑکوں کے بھی پیلے کرتے تھے مگر دولہے کے حساب سے ایان اور سیفی کے کرتوں کے گلے میں تھوڑا سا کام کیا ہوا تھا ایان اور سیفی سب سے آگے تھے ان کے داخل ہونے پر ان کا استقبال بال ہونے کی بجائے ان کے آگے اٹھ لڑکیاں ایک بڑے سے چارٹ پر کچھ تحریر لکھ کر کھڑی ہوتی ہے جس وجہ سے ان سب کو روکنا پڑتا ہے اذان بلند آواز میں تحریر پڑتا ہے آپ کا دھیان کدھر ہے آپ کی سالیاں ادھر ہے ہم نے اتنی سالوں کا کیا کرنا ہے ہم تو بس اپنی منکوحہ کو مہندی لگانے آئے تھے ایان تحریر سننے کے بعد بولتا ہے

کچھ یوں ہے کہ جو دولہہ راجہ ہوتا ہے اسے اپنی جیب ہلکی کرنی پڑتی ہے مثال اسے سمجھانے کی کوشش کرتی ہے

ایسے کیسے ہلکے کردوں مجھے تو یہاں سے ہی ملائکہ نظر آرہی ہے ویسے بھی مہندی ماما نے لگانی ہے سیفی اپنی جیب ہلکی کرنے کے ڈر سے بولتا ہے

سیفی تم میں بھی ملائکہ والی روح گھس گی ہے کنجوسی والی ثنا طنز کرتی ہے دیکھو ہم لوگ تم دونوں کی اکلوتی سالیاں ہیں اب ہمیں تنگ نہ کرو جلدی سے پیسے نکال لو ارمیہ اپنا لوجک ان سے شیر کرتی ہے

مہندی میں کون پیسے لیتا ہے اور یہ تم آٹھ لڑکیاں اکلوتی ہو ایان کی روہنسی آواز آتی ہے ہماری لڑکیاں ہمارے رولز اگر رولز فالو کرو گے تو ہی اندر جا سکو گے رومان صاف بات کرتی ہے

ایان اور سیفی کو جب لگا کہ یہ پیسے لیے بغیر انہیں اندر نہیں جانے دیں گے تو انہیں مجبور ہی اپنی جیب دروازے پر ہی ہلکی کرنے کے بجائے خالی کرنی پڑی تھی

.....

لڑکیوں نے اپنی ہی نئی رسمیں نکالی ہوئی تھی باری باری سب نے انہیں مہندی لگائی اور اچھی زندگی کی دعائیں بھی دی ایان اور سیفی کو تو لڑکیوں نے موقع تک ہی نہیں دیا کہ وہ انہیں سلام تک ہی کر لیتے بچی کچی کسر اذان شامیر ہمدان اور ابراہیم پوری کر رہے تھے وہ دونوں تو آج اپنے دولھے ہونے پر پچھتا رہے تھے

اللہ کسی کو بھی اتنی سالیان نہ دے  
آمین ثم آمین ایان کی دعا پر سیفی فوراً آمین کہتا ہے  
ان دونوں کی لٹکی ہوئی شکلوں پر سب ہی ہنسنے لگ پڑتے ہیں

.....

ملائکہ بارات کے جوڑے میں انتہائی حسین لگ رہی تھی خود کو آئینے میں دیکھ کر اپنی نظر خود ہی  
اتار رہی تھی مریم بھی برائیدل ڈریس میں کوئی پری لگ رہی تھی اور گانا لگانے میں مصروف تھی  
میں تو سچ گی رے  
سجنا کے لیے

تم دونوں تھوڑی شرم کرو لگتا بھی ہے کہ آج تم دونوں کی شادی ہے  
ملائکہ مصیرہ کی بات سن کر اس کے پاس بیٹھ جاتی ہے اور بولتی ہے  
یار میں ساری رات کوشش کرتی رہی ہوں کہ مجھے رونا آجائے مگر مجال ہے کہ رونا تو دور کی بات  
میں تو اداس ہی نہیں ہو رہی

ڈونٹ وری ہمارے پاس اس کا بھی حل ہے رومان اسے تسلی دیتی ہے  
وہ کیا مجھے بھی رونے کی ایکٹنگ کرنی ہے مریم بھی پوچھنا چاہ رہی تھی  
یہ بس مجھ پر چھوڑ دو رومان ان دونوں بہنوں کو تسلی دیتی ہے کہ ارمیہ برائیدل روم میں آکر کہتی  
ہے بارات آگئی ہے



مجھے بھی اپنی بارات دیکھنی ہے

ملائکہ نائی فرمائش پر ثنا اسے ڈانٹتی ہے

ملائکہ تم آج دلہن بنی ہوئی ہوں اس لیے تم یہاں پر مشرقی لڑکیوں کی طرح شرمناک

ملائکہ اور مریم برائیدل روم میں بیٹھی تھی اور ان کے ساتھ علیشہ بھی تھی باقی سب باراتیوں کا

استقبال کرنے گئی تھی

شکر ہے کہ آج کوئی سالیوں والا بورڈ نہیں لگا ایاں خوش ہو کر کہتا ہے

آپ اندر تشریف تو رکھیں پھر پتہ بھی چل جائے گا عدینہ بھی ان کی طرح خوش ہو کر کہتی ہے

.....

نکاح پہلے ہی ہو چکے تھے اس لئے تھوڑی ہی دیر میں ملائکہ اور مریم کو سٹیج پر لایا گیا تھا ملائکہ اور

مریم کے آتے ہی لڑکیوں نے پھر سے تصویریں بنانا شروع کر دی تھی جس میں دولہے پیچھے پیچھے اور

سالیاں آگے آگے تھے

ارمیہ کی نظر جیسے ہی اذان پر پڑتی ہے تو وہ سب کو آگاہ کرتی ہے

لڑکیوں وہ دیکھو اذان بد بانٹ رہا ہے وہ سب دولہے اور دولہنوں کو وہیں پر چھوڑے اذان کے گرد

گھیرا بنا لیتی ہیں

ایان اور سیفی شکر کا کلمہ پڑھ کر مریم اور ملائکہ کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں

اسے ہمارے حوالے کر دو مثال باتوں سے ہی معاملہ (بد لینا) کو حل کرنے کی کوشش کرتی ہے

ایسے کیسے وہ تیوری چڑھا کر پوچھتا ہے

اذان دیکھو فیوچر میں ہم تمہاری مددگار ثابت ہو سکتے ہیں ارمیہ کا اشارہ حورین کی طرف تھا اب ہوئی نہ کام کے بات تم لوگ نا بھی مانگتے تو میں تم لوگوں کو دے دیتا یہ مجھے لوگوں میں بانٹنے دو تم سب کے لئے میرے پاس الگ سے ہیں

ہم کیسے ہتھین کر لے کہ تمہارے پاس اور بھی ہیں ثناء گر نٹی مانگتی ہے تم لوگ فیوچر میں میری بھی سالیاں میرا مطلب ہے مددگار ثابت ہوگی تو کیا میں تم سب سے اتنا سستا مذاق کر سکتا ہوں

سوچیے گا بھی نا ورنہ اپنے فیوچر کا تو بیڑا غرق ہی سمجھو اب جا سکتے ہو مجھے سمجھ نہیں آئی کون سا فیوچر عدینہ نا سمجھی سے پوچھتی ہے مجھے بھی سمجھ نہیں آئی حورین بھی معصوم شکل بنا کر پوچھتی ہے آجائے گی سمجھ تم دونوں کو بھی ارمیہ ان دونوں کو تسلی دیتی ہے

.....

چار گلاس دودھ کے تھے ہر گلاس کے نیچے پچاس ہزار کی پرچی تھی مگر لڑکیوں کا کہنا تھا ہر کلاس کی رقم مختلف ہے

یہ والا گلاس میرا سیفی اپنا گلاس چوس کرتا ہے ایان تم کون سا لوگئے ثنا آیان سے پوچھتی ہے میں یہ چوتھے والا

دونوں گلاس کی رقم پچاس پچاس ہزار کی تھی

یہ کیا تم لوگ تو کہہ رہے تھے مختلف رقم ہے ایان صدمے کی کیفیت میں پوچھتا ہے  
مختلف ہی ہے مگر دو گلاسوں کی سیم ہے

چلو جلدی سے ایک لاکھ نکالو ارمیہ ان کا باقی دو گلاسوں سے دھیان بٹاتی ہے  
درختوں پر پیسے اگتے ہیں کیا اذان پھر اپنی ٹانگ اڑاتا ہے

اذان کیا تمہیں اپنے فیچر کی پرواہ نہیں ہے ارمیہ چھپے ہوئے الفاظوں میں اذان کو دھمکی دیتی ہے  
اوہ سوری چلو شرافت سے ایک لاکھ نکالو لڑکوں پہلی بات لڑکیوں سے اور دوسری بات لڑکوں سے  
کرتا ہے

اذان شاید تو میری سائیڈ پر تھا سیفی اذان کو دیکھ کر بولتا ہے  
بھائی میں تیری سائیڈ پر تھا مگر اب ان کی سائیڈ پر ہو

ہمدان آپ کس کی سائیڈ پر ہو علیشبہ محبت بھری آواز سے ہمدان سے مخاطب ہوتی ہے  
جہاں میری بیگم وہاں میں

ابراہیم آپ وہاں کیا کر رہے ہیں یہاں ہماری سائیڈ پر آئے مصیرہ کا بات ابراہیم کے لیے وارننگ  
سے کم نہ تھی

آپ کا حکم سر آنکھوں پر بیگم  
اب سب کی نظر شامیر پر تھی

مجھے کیا دیکھ رہے ہو بھائی ویسے بھی جیت لڑکیوں کی ہونی ہے تو میں پہلے ہی ان کی سائیڈ پر چلا جاتا  
ہوں

پھر سب ہو ٹنگ کرنے لگتے ہیں

ایان اور سیفی ایک دوسرے کا منہ دیکھ کر ہار مانتے ہوئے پیسے دینے ہی پڑھتے ہیں  
کھانا کھانے کے بعد کچھ ہی دیر میں رخصتی کا شور اٹھتا ہے کہ رومان سپیکر پر اداس گانے لگا دیتی ہے  
بابل کی دعا لیتی جا

یہ کس کی حرکت ہے ملائکہ غصے سے پوچھتی ہے

میری ہے چلو اب رونے لگ جاؤں رومان فخریہ انداز میں کہتی ہے  
اس پر رونا نہیں غصہ آرہا ہے مریم بھی لال پیلی ہوتی ہوئی کہتی ہے  
جو بھی آرہا ہے بس تم دونوں ایک دو آنسو نکال لو ورنہ لوگ کیا کہیں گے کتنی بے شرم لڑکیاں ہیں  
ارمیہ انہیں رونے کا کہتی ہے  
ہم تیرے بن رہ نہیں سکتے  
تیرے بنا کیا وجود میرا  
خدا کے لئے اس سے بند کرو ورنہ میں نے سچ میں رونے لگ جانا ہے ملائکہ اب روہانسی آواز میں  
کہتی ہے

رخصتی پر والدین کو چھوڑ کر جاتے ہوئے نہ چاہتے ہوئے بھی دونوں کی آنکھیں نم ہو جاتی ہیں

.....



ویسے کی تقریب ایک ہی ہوٹل میں تھی مریم نے لائٹ گرے اور ملائکہ نے بی بی بینک کلر کی میکسی پہنی ہوئی تھی ایان اور سیفی نے بلیک کلر کے ڈیزر سوٹ پہنے ہوئے تھے باقی لڑکوں نے نیوی بیلو کلر کے اور لڑکیوں نے مختلف رنگ کے میں کسی پہنی ہوئی تھی

سیفی اور ملائکہ ایان اور مریم کا فوٹو شوٹ ہو رہا تھا جب ایان لڑکیوں کو خود کی طرف آتا دیکھتا ہے مریم ان سے کہو کہ واپس چلے جائیں مجھ سے یہ لڑکیاں برداشت نہیں ہوتی

ارمیہ ایان کی بات سن کر اسے مریم سے دور کرتی ہے اگر ہم برداشت نہیں ہیں تو آپ ذرا سائیڈ پر ہو جائے میں نہیں ہوگا ایان جیسے فیصلہ سناتا ہے

ٹھیک ہے پھر کھڑے رہو

اسی طرح ایک بار پھر سے ایان اور سیفی منہ لٹکا کر سائیڈ پر ہو جاتے ہیں جب تک ان کا بیسی شوٹ ختم نہیں ہوتا کچھ ہی وقت کے بعد کھانا کھانے کے لئے لڑکیاں چلی جاتی ہیں ملائکہ یار کیا ضرورت تھی اتنی ساری دوستے بنانے کی سیفی شکوہ کرتا ہے

سیفی وہ میرے اسکول ٹائم کی فرینڈ ہے

مجھے تو دوستے کم دشمن زیادہ لگ رہی ہیں

سیفی

ملی غصہ کرنے کی کوشش کر رہی ہوتی ہے

اچھا اچھا کچھ نہیں کہے رہا تمہاری دوستوں کے بارے میں

.....

رومان ملائکہ اور مریم کی شادی پر ہفتے کی چھٹیاں پر آئی تھی اسی طرح مصیرہ اور ابراہیم بھی ملتان تھے اسی لئے دانیال کے کہنے پر صرف چند لوگوں کی موجودگی میں منگنی کی رسم ادا کی گئی تھی دانیال اور اس کے والدہ بھی ملتان آگئے تھے اور مریم کے ویسے کے اگلے دن چند لوگوں میں منگنی کی رسم ادا کی گئی تھی

.....

علیشہ اور ہمدان ولیمہ کی اگلی صبح ہی اسلام آباد کے لیے چلے گئے تھے ملائکہ اور مریم نے منگنی کی رسم میں شرکت نہیں کی تھی رومان کی ضد پر انتہائی ہی سادگی سے رسم ادا کی گئی تھی اس کے بعد مصیرہ اور ابراہیم گھر والوں کے ساتھ کچھ ہی گھنٹوں کے بعد اسلام آباد کے لیے روانہ ہونے والے تھے عدینہ اور سمیر نے صبح اسلام آباد کے لیے نکلنا تھا مشال اور ثنا سمیر کے ساتھ گھر کے لئے روانہ ہو گئی تھی اب صرف ارمیہ اور حورین ہی رومان کے گھر پر تھی

ارمیہ تم کس کے ساتھ گھر جاؤ گی حورین پوچھتی ہے

بابا کو میسج کیا ہے تھوڑی دیر تک کوئی لینے آجائے گا

میرے ڈرائیور کا فون آیا ہے کہ گاڑی خراب ہو گئی ہے مجھے بھی ساتھ لے کر چلنا ڈرائیور کو آنے میں کافی ٹائم لگ جائے گا

چلو ٹھیک ہے

.....

ارمیہ کو ڈی جے لینے آتا ہے  
 ارمیہ پسینہ سیٹ پر بیٹھتی ہے اور حورین پیچھے بیٹھی ہے  
 ڈی جے تمہارا تو لائنس ہی نہیں ہے پھر تم کیوں ہمیں لینے آئے ہوں اگر راستے میں ہمارا پولیس  
 والوں سے ٹکرا ہو گیا تو اور اور بابا نے تمہیں جازت کیسے دے دی  
 آپ آپ کتنا بولتی ہیں اور حورین آپ کو دیکھیں بالکل انوسینٹ ہے اور ایک آپ اگر پولیس نے پکڑ  
 لیا تو عدینہ آپ کا شوہر کس کام آئے گا اور جہاں تک بابا کی بات ہے تو انہوں نے تو ڈرائیور کو ہی  
 بھیجا تھا مگر آج میرا دل کر رہا تھا گھومنے کا اس لیے  
 موٹے صحیح سے گاڑی چلاؤ بھری جوانی میں مارنا ہے کیا  
 ایک آہد ایکسٹنٹ سے آپ کا تو کچھ بھی نہیں ہوگا البتہ میں اور حورین آپ اوپر ہوں گے (باتوں  
 میں سفر کیسے گزرا پتا ہی نہیں چلا) لو حورین آپ آگیا آپ کا گھر  
 شکریہ ڈی جے  
 اللہ مجھ جیسے معصوم کو آپ جیسے بہنے دے آمین

.....

حورین جیسے ہی گھر کے اندر داخل ہوتی ہے اس کے پیچھے ہی مرتضیٰ آجاتا ہے  
 کس کے ساتھ آرہی ہو  
 میری دوست تھی اور اس کا چھوٹا بھائی تھا حورین ڈرتے ہوئے جواب دیتی ہے

تمہارے یہ چونچلے مجھے بالکل پسند اسی لیے گھر پر رہا کرو پتہ نہیں چچا نے کیا سوچ کر تمہارا یونی میں داخلہ کروا دیا دوبارہ مجھے اس لڑکے کے ساتھ نظر نہ آؤں پتہ نہیں کس کس کے ساتھ گھومتی رہتی ہو

مر ترضی بھائی وہ میری دوست کا بھائی تھا مجھ سے پانچ سال چھوٹا ہے اپنی بکواس بند کرو میں نے کوئی صفائی نہیں مانگی بھائی کس خوشی میں کہہ رہی ہوں تمہارا منگیترا ہو اب دفع ہو جاؤ یہاں سے جی حورین صرف اتنا ہی کہہ کر اندر چلی جاتی ہے

.....  
حورین سیدھا نوید صاحب کے کمرے میں دستک دے کر اجازت ملتے ہی اندر چلی جاتی ہے بابا آپ نے کھانا کھا لیا ہے

جی میری گڑیا میں نے کھانا بھی کھا لیا ہے اور ابھی دوائیں بھی لے لی ہے حورین نوید صاحب کے ساتھ ہی بیٹھ جاتی ہے

مر ترضی نے پھر کچھ کہا ہے نوید صاحب حورین کی شکل سے ہی اندازہ لگا لیتے ہیں

حورین معصومیت سے بابا کی طرف دیکھتی ہے بابا وہ ہمیشہ مجھ پر شک کرتا رہتا ہے اور جب میں بات کلیئر کرنے کی کوشش کرتی ہو تو روب جما کر چپ کروا دیتا ہے اور اب بھی مجھ سے کہہ رہا تھا تھا کہ پتہ نہیں چچا نے کیا سوچا جو میرا یونیورسٹی میں ایڈمیشن کروا دیا اس کے بعد مجھ پر اور ڈی جے بھی شک کر رہا تھا



زیادہ نہ سوچو میری گڑیا میں بھائی صاحب سے بات کرتا ہوں  
 بابا آپ ہمیشہ بڑے بابا سے بات کرتے ہیں پھر بھی مرتضیٰ نہیں سدھرتا  
 میں اب کسی اور بارے میں بات کروں گا اب جاؤ میرا بچا جا کر سو جاؤ صبح اسلام آباد کے لیے بھی  
 روانہ ہونا ہے

.....

ثنا رات 8 بجے ہاتھ میں لیز پکڑے ہوئے اپنی امی کے کمرے میں جاتی ہے اور بیڈ کے درمیان میں  
 بیٹھ جاتی ہے امی آج تو آپ بھائی کے سسرال جانے والے تھی کیا بنا ویسے اس کی شکل سے لگتا ہے  
 کہ کوئی خاص بات نہیں ہوئی  
 کیوں میری شکل کو کیا ہوا ہے عامر (ثناء کا بھائی) کو ثنا کی بات اچھی نہیں لگتی  
 دو مہینے بعد شادی ہے اس کی صبا بیگم (ثنا کی والدہ) بتاتی ہے  
 امی مجھے یقین نہیں آرہا ہے اس کی شادی ہونے والی ہے اس کی ثنا عمر کا مذاق اڑاتے ہوئے کہتی ہے  
 امی ثنا کو دوسری بات بھی بتائیں اور اب عمر کے چہرے پر بھی وہی ثنا والی مسکراہٹ تھی  
 کونسی دوسری بات ثناء کو خطرے کی گھنٹیاں بجتی ہوئی سنائی دیتی ہیں  
 میں سوچ رہی ہوں تم دونوں کی اکٹھے شادی کر دو شامیر کے گھر والوں نے بھی مجھ سے کئی بار کہا ہے  
 ثنا مزے سے بات کرو انجوائے کر رہی تھی مگر جب بات خود پر آئے تو اچھلنے لگ جاتی ہے  
 امی  
 ثنا بیچارگی سے کہتی ہے

امی اس کی شادی ہو گئی اس کی عامر مزے سے ثنا کے الفاظ اسے واپس لوٹا کر کمرے سے ہی چلا جاتا ہے

امی مجھے نہیں کرنی ابھی شادی

تمہاری آدمی دوستوں کی شادی ہو گئی ہے اب میں تم دونوں کے فرض سے اکٹھے فارغ ہونا چاہتی ہوں

میں تو عمر کا مذاق بنانے آئی تھی اپنا ہی مذاق بن گیا وہ صرف سوچتی ہے

.....

تنویر ہاؤس

سب ڈائننگ ہال میں بیٹھے رات کا کھانا کھا رہے تھے تنویر صاحبہ ارمیہ سے پوچھتے ہیں بیٹا آپ نے صبح چلے جانا ہے (اسلام آباد)

جی بابا

شکر الحمد للہ ڈی جے کے منہ سے بے اختیار نکلا ہے

تم کس چیز کا شکر ادا کر رہے ہو ارمیہ تیوری چڑھا کر پوچھتی ہے

ارمیہ کے سوال پر ڈی جے کہتا ہے

اور تم اللہ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

ارمیہ آئی ڈی جے کو گھورتی ہے جس پر وہ صرف اپنے دانتوں کی نمائش کرواتا ہے

اب صرف ڈائننگ ٹیبل پر میسرز تنویر ارمیہ اور شاویز ہی بیٹھے تھے

ارمیہ یہ برتن تم اٹھاؤ گی  
میں

وہ میں کو لمبا کھینچ کر کہتی ہے  
تمہارے علاوہ کوئی ارمیہ ہے

میسز تنویر کی آنکھیں دیکھانے پر جی میں کر دوں گی کہتی ہے

.....

ارمیہ برتن کچن میں ماسی کو دیے کر باہر آ رہی تھی جب اس کا سامنا شاویز سے ہوتا ہے  
مجھے ایک کپ کافی چاہیے میں اپنے کمرے میں ہی ہو

جی سر

ارمیہ خود کافی بنانے کے بجائے نسرین جو کہ کچن صاف کر رہی تھی اس سے کافی بنوا کر لے آتی ہے  
ارمیہ شاویز کے کمرے میں داخل ہوتی ہے شاویز کمرے کی بجائے ٹیرس پر کھڑا دیکھ وہی آجاتی ہے  
بھم آپ کی کافی

ارمیہ شاویز کو کاپی دینے کے بعد بولتی ہے

سر آپ سچ میں شاہو ہے

کوئی شک

سات سال پہلے والی لڑائی کا بدلہ رہتا ہے میرا

تب بچپنا تھا

میں ابھی بھی بچی ہوں اور اپنا بدلہ لے کر ہوگی وہ واقعی کسی ضدی بچے کی طرح ضد کر رہی تھی  
ارمیہ میں تمہارا سر ہو کوئی اپنے سر سے بھی بدلہ لیتا ہے اور بچے رومینٹک ناول نہیں پڑھتے آپ تو  
پھر ماشاء اللہ

تم نے مجھے لاسٹ ٹائم کیچر میں تھکا دیا تھا  
تم

اوہو میرا مطلب آپ نے  
میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا تھا  
پروفیسر بننے سے پہلے آپ کو پتا تھا کہ میں آپ کی کچھ لگتی ہو  
کچھ لگتی ہو کا مطلب  
وہی کے آپ کی کزن  
کزن کا تو پتا نہیں مگر منکوحہ کا پتہ تھا  
پہلے کیوں نہیں بتایا کہ آپ شاہو ہیں  
ارمیہ کے ہر سوال کا جو شاویز کے پاس تیار تھا

میں چاہتا تھا کہ تم خود مجھے پہچانو مگر تمہیں اپنے ناولز کے علاوہ کچھ نظر ہی نہیں آتا  
آپ ہر وقت میرے ناولز کے دشمن بنے رہتے ہیں  
صبح تیار رہنا اسلام آباد اکٹھے جائیں گے اور چلو جاؤ یہاں سے



.....

نوید صاحب اپنے بڑے بھائی کو انکار کر دیتا ہے کہ اس کی بیٹی کی شادی مرتضیٰ سے نہیں ہوگی پہلے تو بلال صاحب غصے میں آ جاتے ہیں پھر نوید صاحب آرام سے سمجھاتے ہیں بھائی آپ کا بیٹا میری بیٹی سے عمر میں بھی کافی بڑا ہے اور مجھے نہیں لگتا یہ زبردستی کے رشتے آگے چل پائیں گے کیا حورین نے اس رشتے سے منع کیا ہے

بلال صاحب کے پوچھنے پر نوید صاحب کہتے ہیں

اس کو تو اس بارے میں پتا بھی نہیں نہیں آپ اور میں دونوں جانتے ہیں کہ مرتضیٰ کا حورین سے کیسا رویہ ہے اس لیے آپ اپنی ضد کو چھوڑ کر مرتضیٰ کی پسند کی لڑکی سے شادی کروا دیں

پہلے مجھے لگا شاید یہ رشتہ ہم بھائیوں کو کبھی الگ نہیں ہونے دے گا حورین میری بھی بیٹی ہے اسی لئے میں اس کی زندگی میں کسی ایسے شخص کو شامل نہیں کروں گا جس کے لئے میری بیٹی ان چاہی بیوی بنے بلال صاحب اپنے بھائی کے کیفیت سمجھتے ہوئے کہتا ہے

شکریہ بھائی جان نوید صاحب خوش ہو کر ان سے گلے ملتے ہیں

.....

ملائکہ اور سیفی اسلام آباد شفٹ ہو گئے تھے مریم اور ایان ایک مہینے تک ملتان میں رہنے والے تھے

باقی سب نے یونی جانا شروع کر دیا تھا

ارمیہ رومان ثنا مشال اور حورین ہوٹل سے یونی جاتے ہوئے آپس میں باتیں کر رہی تھی

پہلے میں بڑی پریشان تھی کہ شاہو سے میری شادی ہوگی مگر جب پتہ چلا کہ میرا شاہ اتنا ہینڈسم ہے  
میں اپنی سوچ پر لعنت بھیجتی ہوں

اور وہی شاہو تمہارے ناولز کا جانی دشمن ہے مثال نے گویا اہم بات یاد دلوائی ہوں  
بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی ارمیہ بے فکری سے کہتی ہے  
مجھے بات یاد آئی امی نے کہا ہے کہ دو مہینے بعد بھائی کے ساتھ میری بھی شادی ہے ثنا خوشی اور غم  
کی ملی جلی کیفیت میں کہتی ہے

لو بھائی یہ بھی ساجن کے گھر چلی ارمیہ ثنا کو چھیڑنے کی کوشش کرتی ہے  
ابھی وقت پڑا ہے اور ثنا اس کی کوشش پر پانی پھیر دیتی ہے  
اتنی دیر میں رومان کے موبائل پر میسج ٹون بستی ہے

Azan

Mujay horain ky bary ma bat kerni ha

Romi

Sham 5 bajy uni ky sath waly cafy ma milty ha

کس کا میسج ہے مثال پوچھتی ہے  
بعد میں بتاؤں گی ابھی چلو

.....

شام کو رومان ارمیہ ثنا اور مشال یونی کے ساتھ والے کیفے میں اذان سے ملنے جا رہی تھی حورین کے لاکھ پوچھنے پر انہوں نے نہیں بتایا اور اسے زبردستی ہو سٹل چھوڑ کر چلی گئی تھی وہ سب کیفے پہنچتے ہی اذان کو دیکھ لیتی ہیں ارمیہ کہتی ہے آج تو بڑے بڑے لوگوں نے ہمیں یاد کیا ہے ہم جیسے غریب لوگوں کو تشریف رکھیں

اگر آپ نہ بھی کہتے تو ہم بیٹھ جاتے مشال نے گویا اس کی اس آفر کی قدر نہ کی سیدھے مدے پی آؤں کیوں یاد فرمایا ہمیں رومان نے تو اپنا انداز گفتگو ہی بدل لیا تھا کچھ کھانے کو بھی منگوا لو بھوک میں میرا دماغ کام نہیں کرتا ملائکہ کی ڈیوٹی آج ثنا پوری کر رہی تھی ابھی تو میں نے کام کی بات کی بھی نہیں ہے اور تم سب نخرے دکھا رہی ہو ہمارے نخرے اٹھاؤ تمہارا کام چٹکیوں میں ہو جائے گا ارمیہ کا انداز تعویذ بابے والا تھا

.....

میں حورین کو پسند کرتا ہوں اور ڈائریکٹ اس کے گھر رشتہ بچھانا چاہتا ہوں تو ہمیں کیوں بتا رہے ہو مشال پوچھتی ہے یہ تو ٹھوسنے کے لیے وہ سینڈوئچ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اکتائے ہوئے لہجے میں کہتا ہے یہ تو ہم کھا ہی رہے ہیں تم اپنا مطلب بتاؤ رومان کہتی ہے مجھے حورین کے بارے میں جاننا ہے مطلب اس کی کہیں کوئی بات پکی ہے تو نہیں

اس کے تایا کا بیٹا ہے اس کے ساتھ طے ہے مگر اس رشتے سے کوئی بھی خوش نہیں ہے مرتضیٰ بھائی کسی اور کو پسند کرتے ہیں مگر حورین کے تایا نے ان کا رشتہ طے کر دیا ہے ثنا سے حورین کے بارے میں بتاتی ہے

اب مجھے کیا کرنا چاہیے وہ اداس لہجے میں مشورہ مانگتا ہے تمہیں ایک بار رشتہ لے کر جانا چاہیے کیا پتہ بات بن جائے مثال اس کا حوصلہ بڑھاتی ہے جب رشتہ لے جاؤ تو صیفی کو اپنے ساتھ رکھنا انکل نوید صیفی کو اچھے سے جانتے ہیں اور حورین سے اس بارے میں بالکل بات نہ کرنا رومان بھی اسے مشورہ دیتی ہے تم اب بل پہ کرو اب ہمیں چلنا چاہیے ارمیہ اٹھتے ہوئے کہتی ہے

..... ملائکہ اور مریم کے علاوہ ساری لڑکیاں کینیٹین کے دروازے پر کھڑے ہو کر پیسے اکٹھے کر رہی تھی چلو مجھے تو پیسے میں گنتی ہوں ارمیہ ان سے پیسے مانگتی ہے ہم نے تو سو سو روپے دیے ہیں تم نے کتنے دیے ہیں رومان ارمیہ کو مشکوک نظروں سے دیکھتی ہے آج ہم اپنے پیسوں کی چیز کھائیں گے کتنا مزا آئے گا عدینہ خوش ہو کر کہتی ہے ارمیہ ان سے پیسے لے کر 120 کی سپیڈ سے گراؤنڈ کی طرف دوڑتی ہے ہمارے پیسے مصیرہ چنچتی ہے

ارمیہ ان کے پیسے لے کر آگے آگے اور باقی سب اس کے پیچھے پیچھے ہوتی ہیں ارمیہ رک جاؤ مثال سے رکنے کا کہتی ہے



ارمیہ جو اپنے دھیان سے بھاگ رہے تھی سامنے سر شاویز کو کھڑے دیکھ کر بریک لگاتی ہے اس کے رک جانے پر ارمیہ کو رومان دھکا دیتی ہے اسی طرح باقی سب بھی باری باری ارمیہ کے اوپر گر جاتی ہیں سب سے نیچے ارمیہ اس کے اوپر رومان ثنا پھر مشال عدینہ اور مصیرہ تھی علیشبہ اور حورین جو کہ آہستہ آہستہ آ رہی تھے ارمیہ کے ہاتھ سے پیسے لے کر کینٹین میں چلی جاتی ہیں

اے اٹھ جاؤ موٹیوں میرا قیمہ بن گیا

تمہیں کس نے کہا تھا یوں بریک لگانے کو رومان پوچھتی ہے

وہ سامنے دیکھو میرا مجازی خدا کھڑا ہے

وہ ابھی بھی تمہیں دیکھ رہا ہے مشال اسے یاد دلواتی ہے

اتنے میں شامیر ان کی طرف آتا ہے اور ثنا کو ہاتھ کی مدد سے کھڑا کرتا ہے تم کیوں پاگلوں کی طرح بھاگ رہی تھی

میرے سو روپے لے کر بھاگ رہی تھی یہ

ایک سو روپے کے لئے

ہاں تو میرے اپنے ذاتی پیسے تھے

اس سب کو چھوڑو یہ بتاؤ کچھ اور پتہ چلا ہمارے بارے میں

نہیں مجھے تو کچھ بھی پتہ نہیں چلا

سچ میں تمہیں کچھ نہیں پتا چلا وہ رک کر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہتا ہے

یوں تو نہ دیکھیں شامیر کے یوں دیکھنے پر وہ گھبرا کر کہتی ہے

پھر بھی دیکھتا رہتا ہے  
اچھا ٹھیک ہے مجھے پتا ہے اب تو دیکھنا بند کریں  
وہ مسکرا کر کینٹین میں اسے لے کر چلا جاتا ہے

.....

ارمیہ سب کو خود پر سے اٹھا کر اپنے کپڑے جھڑنے کے بعد شاویز کی طرف دیکھتی ہے جو کہ اسے  
ہی دیکھ رہا ہوتا ہے ارمیہ اپنے دانتوں کی نمائش کروا کر پھر سے کینٹین کی طرف دوڑ لگا دیتی ہے کہ  
باقی سب بھی اب پیسے لے کر کینٹین میں تھی شاویز اسے دیکھ کر غصے سے آپس میں دانت پیتا ہے  
یہ لڑکی کبھی نہیں سدھرے گی

.....

کچھ ہفتے بعد

سب لڑکیاں گراؤنڈ میں بیٹھ کر گروپ سٹڈی کر رہی تھی ٹھیک دو دن بعد ان کے ایگزام شروع  
ہونے والے تھے

مجھ سے اتنا سارا نہیں پڑھا جا رہا ارمیہ تنگ آکر کتابیں سائیڈ پر رکھ دیتی ہے  
کاش میں شادی کے بعد اتنی چھٹیاں نالیتی ملائکہ افسردگی سے کہتی ہے  
مریم ہمارے تو اس سبجیکٹ کے تین چیپٹر تھے یہ دو کہاں سے آگئے  
عدینہ میڈم جب تم اپنی شادی انجوائے کر رہی تھی تب نازل ہوئے تھے یہ دو چیپٹر

شکر ہے میری شادی سے پہلے ہی پیپرز ہیں ورنہ بعد میں میرے ایک ہاتھ میں میک اپ برش ہوتا تو دوسرے ہاتھ میں یہ کتابیں ثنا بڑی خوش تھی کہ شادی سے پہلے اس کے امتحان ہو جائیں گے چپ بھی کر جاؤ جتنا بھی یاد کیا سب نکلا جا رہا ہے مثال انہیں چپ کرواتی ہے

.....

اذان سیفی اور اذان کی والدہ حورین کے گھر کے باہر کھڑے بیل دے رہے تھے نوید صاحب دروازہ کھولنے کے بعد سلام کرتے ہیں وہ سب ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے جب ملازمہ چائے کے ساتھ دیگر لزومات کے ساتھ داخل ہوتی ہے پھر سب کو چائے دینے کے بعد چلی جاتی ہے سیفی بیٹا کیسا چل رہا ہے بزنس سب زبردست چل رہا ہے آپ بتائیں آپ کی طبیعت کیسی ہے اللہ کا کرم ہے اب تو صحیح سلامت ہیں سیفی مسیز ہاشم کو اشارہ کرتا ہے کہ وہ بات کا آغاز کرے بھائی صاحب ہم آپ کے پاس بہت ہی ضروری کام سے آئے ہیں جی بہن فرمائے میرے بس میں ہوا تو میں ضرور کروں گا میں نے سیفی کی شادی پر آپ کی بیٹی حورین کو دیکھا تھا مجھے وہ بچی بہت پسند ہے میں اپنے اذان کے لئے آپ کی بیٹی حورین کا رشتہ لے کر آئی ہو مجھے امید ہے کہ آپ مجھے مایوس نہیں کریں گے

سیفی بہت ہی سبجھا ہوا بچہ ہے بلکل اپنے باپ کی طرح یقین اذان کی بھی صحبت ایسی ہی ہوگی مگر میں رشتہ طے کرنے سے پہلے کچھ وقت لونگا

جی بھائی ضرور آپ کا حق ہے

مگر میں ایک بات پہلے ہی بتا دینا چاہتا ہوں تاکہ بعد میں کوئی مشکل نہ ہو دراصل کچھ وقت پہلے ہی حورین اور اس کے تایا ذات کا رشتہ ختم ہوا ہے اس رشتے کو چھ مہینے ہو گئے تھے مگر میرے نظریے سے یہ رشتہ بے جان تھا اس لئے کچھ وقت پہلے ہی میں نے وہ رشتہ ختم کیا ہے

نوید صاحب کے بات ختم ہونے کے بعد مسیز ہاشم بولتی ہیں ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اس بار میں حورین کی مرضی سے رشتہ کرنا چاہتا ہوں اگر اسے کوئی اعتراض نہیں تو مجھے بھی نہیں جی ضرور

.....

ملائکہ گھر آنے کے بعد پورے گھر میں سیفی کو ڈھونڈتی ہے مگر اسے وہ نہیں ملتا پھر کھانا کھانے کے بعد کمرے میں جا کر پڑھنے بیٹھ جاتی ہے پرسو پیپر ہونے کی وجہ سے اسے وقت کا اندازہ بھی نہ ہوا کہ وہ کب سے پڑھنے میں مصروف ہے اسے محسوس ہوا کہ اس کے پیچھے کوئی کھڑا ہے وہ گردن سیدھی کر کے ٹریس کی طرف دیکھتی ہے جو کہ رات کی تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا یہ احساس ہی جان لیوا تھا کہ رات کے اس وقت اکیلی گھر میں رہنا پھر یہ محسوس ہوا کہ کوئی اور بھی موجود ہے ملائکہ کو اپنی حفاظت کرنے کے لئے صرف ایک ہی راستہ نظر آتا ہے اور پھر وہ حلق کے بل چیختی ہے ابھی



اس نے چیخنا شروع ہی کیا تھا کہ کوئی اس کے چہرے پر بھاری ہاتھ رکھ کر اس کی چیخ کا گلا گھونٹ دیتا ہے اور ملی کے کان کے پاس جانی پہچانی آواز ٹکراتی ہے سب کو تنگ کرنے والے خود کتنی بزدل ہے کسی کو پتہ لگا تو کیسا لگے ملائکہ بغیر کوئی مزاحمت کے رونا شروع ہو جاتی ہے سیفی کو اپنے ہاتھ پر نمی محسوس ہوتی ہے تو ملائکہ کا رخ اپنی جانب کرتا ہے

اف یار اب اتنی سی بات پر کون روتا ہے آپ شروع دن سے مجھے ایسے ڈراتے رہتے ہیں اب میں ایگزائزر کے بعد پکا ملتان شیفت ہو جاؤ گی امی کے پاس وہ روتے ہوئے بولتی ہے اس کے اس طرح بولنے سے سیفی کے چہرے پر ایک پر اسرار مسکراہٹ آ جاتی ہے اسے اپنے سینے سے لگا کر اس کے بال سہلانے لگ جاتا ہے جس طرح تمہیں میرے علاوہ سب کے ساتھ شرارت سو جھتی ہے اسی طرح مجھے بھی تمہیں ڈرامے میں اتنا ہی مزا آتا ہے آپ کو کس نے کہا کہ میں شرارت کرتی ہوں میں تو بہت ہی معصوم سی ہو وہ اس سے دور ہوتے ہوئی کہتی ہے

اللہ نے مجھے ایک کی بجائے آٹھ نو سالیاں دی ہیں ملائکہ کے چپ ہونے پر اور ٹوپیک چیخ ہونے پر سیفی اللہ کا شکر ادا کرتا ہے آج پھر سے ملائکہ نے ملتان چلے جانے کی دھمکیاں دینا شروع کر دی تھی جو کہ روز کا معمول تھا

ان کا آج سیکنڈ لاسٹ پیپر تھا مشال ثنائی اور حورین سب حال سے باہر آرہی تھی  
حورین سب ٹھیک تو ہے نامشال حورین سے پوچھتی ہے  
بابا کا فون آیا تھا رات کو

پھر اس میں منہ بنانے والی کونسی بات ہے ملائکہ کو کچھ سمجھ نہیں آتی اس لیے پوچھتی ہے  
وہ چاروں گراؤنڈ میں بیٹھ جاتی ہے جہاں پہلے ہی باقی لڑکیاں کتابیں کھولیں بیٹھی تھی  
تم لوگوں کو اندازہ بھی نہیں ہے کہ بابا نے کیا کہا ہے  
کہیں تمہاری اس مرتضیٰ سے شادی تو طے نہیں کر دی رومان اندازہ لگاتی ہے  
حورین اگر تم اپنے لیے پہلے ہی اسٹینڈ لے لیتی تو یہ دن نہ دیکھنا پڑتا مریم مشورہ دیتی ہے  
کیوں تم نے آج کے دن کو اسکیپ کروا دینا تھا کیا ارمیہ مریم کے مشورے میں سے نفس نکالتی ہے  
تم لوگ تو چپ کرو حورین تم بتاؤ انکل نے کیا کہا ہے مصیرہ انہیں چپ کرواتی ہے  
بابا نے میرا اور مرتضیٰ کا رشتہ ختم کر دیا ہے اور مرتضیٰ بھائی کی پسند کے لڑکی سے اس کا رشتہ طے  
ہو گیا ہے  
ہائے اللہ اب کہیں تمہیں اس مرتضیٰ سے محبت تو نہیں ہوگی عدینہ حورین کے چہرے سے اندازہ لگا  
کر کہتی ہے

سچ میں حورین تم مرتضیٰ سے علیشبہ کو بھی عدینہ کی طرح لگا

نہیں نہیں پہلے میری پوری بات تو سنو بابا نے بتایا ہے کہ میرے لیے بھی ایک رشتہ آیا ہے اور بابا کو کافی زیادہ حد تک فیملی پسند بھی آئی ہے مجھے کہا ہے کہ آج لڑکے سے ایک بار مل لو آخری فیصلہ میرا ہی ہوگا

پھر اس میں پریشان ہونے والی کونسی بات ہے مصیرہ پہنچتی ہے

آج ہی مجھے اس سے ملنے جانا ہے اور مجھے اکیلا نہیں جانا

کچھ بھی نہیں ہوتا حورین اگر انکل نے کہا ہے کہ وہ اچھا لڑکا ہے تو یقیناً اچھا ہی ہوگا اور تمہیں

ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے مثال اسے حوصلہ دیتی ہے

اتنی دیر میں ہمدان اور ایان دونوں وہاں آتے ہیں

علیشہ گھر چلے ہمدان پوچھتا ہے

جی چلے

اسی طرح مریم بھی ان کے ساتھ چلی جاتی ہے

باقی آٹھ لڑکیاں گیٹ پر پہنچتی ہیں تو وہاں سیفی ابراہیم اور سمیر بھی اپنی بیگمات کو لینے آئے ہوتے ہیں

ہمارے نصیب میں ہی یہ تنہائی کا سفر لکھا ہے مثال پیدل چلتے ہوئے کہتی ہے

شاید تم نے خود آنٹی کو منع کر کے اس سفر کا انتخاب کیا ہے ثنا اس کی بات سن کر جواب دیتی ہے

یار ڈائلاگ مار رہی تھی مثال منہ بنا کر کہتی ہے

میں بھی کہوں تم اتنی سیریس کیسے ہوگی گی رومان اس کے اصل بات سن کر کہتی ہے

حورین میں آج تمہیں خود تیار کرو گی ارمیہ کہتی ہے  
نہیں میں سادگی میں ہی ٹھیک ہوں  
کتنی بورنگ ہو تم اور ایک وہ ہے اذان  
کیا کہا تم نے شاید حورین نے ارمیہ کی بات سن لی تھی  
کچھ نہیں بس تمہارے کان کچھ زیادہ ہی سنتے ہیں

.....  
حورین شام کو تیار کھڑی تھی جب رومان کے موبائل پر اذان کا میسج آتا ہے

=Azan

Mari mustakbil ki bagam ko bahir bajo

=Romi

Okey

حورین وہ جو باہر بلیک کلر کی گاڑی کھڑی ہے کالے شیشے والی اس میں جانا ہے تم نے  
تمہیں کیسے پتا رومان کے بتانے پر حورین پوچھتی ہے  
بعد میں پتہ چل جائے گا ابھی جاؤ

.....



حورین رومان کی بتائی ہوئی گاڑی میں پسینہ سیٹ پر بیٹھ جاتی ہے اس کے بیٹھتے ہی اذان گاڑی سٹارٹ کرتا ہے حورین کی تو پہلے ہمت ہی نہیں ہوئی پھر اپنی ساری ہمت جمع کر کے اذان کے طرف دیکھتی ہے اور بولتی ہے

آپ کیوں لینے آئے ہیں مجھے

سیدھی سی بات ہے تم نے اپنے فیوچر کے ہسینڈ کے ساتھ جانا تھا اور میں نے اپنے فیوچر کی وائف کے ساتھ اسی لیے میں تمہیں لینے آیا ہوں

بابا آپ کی بات کر رہے تھے

آفکورس

.....

حورین اور اذان ایک خوبصورت رسٹورنٹ میں ڈنر کر رہے تھے جب اذان حورین کا چشمہ اتار لیتا ہے حورین اذان کی اس حرکت پر صرف اسے دیکھتی ہی رہتی ہے

یوں نہ دیکھو مجھے تمہارا یہ چشمہ مجھے پسند ہے بلکہ تمہارے فیس پر بھی اچھا لگتا ہے مگر جب میں تمہیں دیکھتا ہوں تو دل کرتا ہے تمہاری آنکھوں میں دیکھتا رہا ہوں اور تم بھی مجھے دیکھتی رہو وہ مجھے پتہ ہے تم سے ایسا نہیں ہوگا اس لیے میں اسے پہن کر محسوس کرتا ہوں کہ تم بھی مجھے دیکھ رہی ہو

اس انسان کا اپنا ہی لوجک ہے وہ صرف سوچتی ہے

.....

ہمدان رات کا ڈنر خود بناتا ہے پھر ڈاننگ ٹیبل سجا کر کمرے میں علیشہ کو بلانے جاتا ہے ہمدان کمرے میں داخل ہوتا ہے مگر سامنے کا منظر اسے چونکا دیتا ہے علیشہ اپنی کتابیں پھیلائیں خود رونے میں مصروف تھی

کیا ہوا علیشہ تم رو کیوں رہی ہو کہیں ڈاکٹر کی ضرورت تو نہیں مگر ابھی تو چھ مہینے ہوئے ہیں یار رونا بند کرو مجھے ٹینشن ہو رہی ہے آہہ کچھ تو بولو ہمدان پریشان ہو کر جو منہ میں آیا بولے جا رہا تھا چپ کر جاؤ ہمدان سب تمہاری کی وجہ سے ہو رہا ہے تمہیں ہی تھی شادی کی جلدی کچھ وقت کیلئے صبر کر لیتے تو اب میں سکون سے پیپرز دے رہی ہوتی

وہ تو تم اب بھی دے سکتی ہو سارے کام تو میں ہی کرتا ہوں مجھے یہ بتاؤ کہ تم رو کیوں رہی ہو میں نے تھوڑی کہا تھا کام کرنے کو مجھے آج غصہ آ رہا ہے اور رونے کو بھی بہت دل کر رہا ہے وہ روتے ہوئے بتاتی ہے

ہمدان کو اب پوری بات سمجھ میں آتی ہے ایک بار ڈاکٹر نے ہمدان کو بتایا تھا کہ اس حالت میں وہ ایموشنل ہو جایا کرے گی اس میں ٹینشن لینے والی کوئی بات نہیں اگر رونے کو دل کر رہا ہے تو رولوں میں یہی تمہارے ساتھ بیٹھا ہوں مجھے ساتھ غصہ بھی آ رہا ہے چلے جاؤ ورنہ سارا تم پے نکال دوں گی

ریلیکس بیگم کل آخری پیپر ہے اس کے بعد ہم خیبر پختونخوا چلیں گے کچھ وقت کے لئے سچ کہہ رہے ہیں آپ

جی بالکل ویسے ماننا پڑے گا تم سے سیدھا آپ پر صرف اپنے مطلب کی بات کرنے پر آتی ہو

نہیں ایسی بات نہیں ہے بس تھوڑا سا غصہ آ جاتا ہے  
اور مجھے تمہارا غصہ کم کرنے بھی آتا ہے اچھا اب چلو کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے

.....

مصیرہ ابھی ابھی آخری پیپر کی تیاری کر کے کمرے میں آئی تھی جہاں ابراہیم پہلے ہی موجود تھا وہ  
ایک نظر ابراہیم کو دیکھ کر ڈرینگ ٹیبل کے آگے بیٹھ جاتی ہے اور اپنے ہاتھوں پر لوشن لگانا شروع  
کر دیتی ہے

مصیرہ تمہیں پتا ہے میں کیا سوچ رہا ہوں  
جب تک آپ بتائیں گئے نہیں تو مجھے کیسے پتا لگے گا  
کل تمہارا آخری پیپر ہے تو کیوں نہ ہم کہیں گھومنے جائیں  
کس خوشی میں میں ابھی بہت سارا ریسٹ کرو گی  
تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے جب بھی کوئی پروگرام بناتا ہوں تو تم کینسل کر دیتی ہوں  
جب تک یونی کمپلیٹ نہیں ہو جاتی ایسے ہی چلے گی ہماری لائف  
وجہ ابراہیم کو یہ بات پسند نہیں آئی تھی اس لئے پوچھتا ہے

وجہ بھی آپ ہی ہیں جب ہمارا دوسری بار سب کے درمیان نکاح ہوا تھا تب یہ بات طے ہوئی تھی  
کہ شادی دو سال بعد ہوگی مگر نہیں آپ کو ہی کوئی مسئلہ تھا اس لئے مزید کوئی پلین نہ بنائیں اس  
میں آپ کی ہی بہتری ہے

دیکھو مصیرہ اب تو سینی اور ایان نے بھی شادی کر لی ہے اور جلد ہی شامیر کرنے والا ہے تو ان سب نے کونسا پورے دو سال انتظار کیا ہے

اس کی وجہ بھی آپ ہیں اگر آپ اپنی ساس کے آگے معصوم نہ بنتے تو وہ سب بھی نہ بنتے آپ نے انہیں مشورہ دیا ہوگا کہ اپنی اپنی ساسو ماؤں کے آگے انتہائی معصوم داماد بن جاؤ صحیح کہا نہ میں نے مصیرہ اپنے دونوں ہاتھ اپنی کمر پر رکھ کر لڑاکا عورت کی طرح جواب مانگ رہی تھی

یار بیچاروں نے مشورہ مانگا تھا اس لیے میں نے دے دیا

اس کا مطلب آپ نے سچ میں انہیں مشورہ دیا ہے

اپنے شوہر کی قابلیت پر کوئی شک

نہیں شک تو نہیں اب پکا یقین ہو گیا ہے

مصیرہ

تھوڑی دیر بعد ابراہیم اسے پیار سے پکارتا ہے

مصیرہ بھی اسی کے انداز میں جواب دیتی ہے

ویسے تم لڑاکا بیوی ثابت ہوئی ہو

کیا کہا مصیرہ تیوری چڑھا کر پوچھتی ہے

میرا مطلب انوسینٹ وائف ہو

خوب سمجھتی ہوں میں



یہ تو اور بھی اچھی بات ہے

ابراہیم

وہ چیختی ہے اور ڈرینگ ٹیبل سے لپسٹک اٹھا کر ابراہیم کی طرف اچھالتی ہے

ہاں لڑکی شرم نہیں آتی اپنے معصوم سے شوہر پر تشدد کرتے ہوئے

کون سا تشدد ہو گیا میرے معصوم سے شوہر پر وہ بھی اسی انداز میں پوچھتی ہے

یہ والا وہ لپسٹک کو آگے کرتا ہے

مجھے سونا ہے ابراہیم وہ اس کی بات کسی خاطر میں نہ لاتے ہوئے کہتی ہے

لگتا ہے ایک بار پھر سے مجھے معصوم داماد بننا ہو گا تاکہ ساسو ماں اپنی بیٹی کو کوئی عقل دے دے

ابراہیم اگر ایسا کچھ بھی کیا تو پھر چھ مہینے کے آگے جو پلینز بناؤ گے اسے بھی بھول جاؤ

ظالم عورت ابراہیم اسے خطاب دیتے ہوئے دوسری طرف منہ کر کے سو جاتا ہے

کیا کہا

کچھ نہیں سو جاؤ صبح پیپر ہے تمہارا

.....

عدینہ صبح تیار ہو کر یونی جانے کے لیے تیار کھڑی تھی سمیر اور کتنی دیر ہے آہ بھی جائیں آج میرا

آخری پیپر ہے سکون مل جائے گا

سمیر کے باہر آتے ہی دونوں گاڑی میں بیٹھ جاتے ہیں سمیر عدینہ سے پوچھتا ہے

پھر بتاؤ پیپرز کے بعد کیا پروگرام ہے تمہارا

آپ تو کہیں لے کر جاتے ہی نہیں اس لیے اس بار ثنا کی شادی کو انجوائے کرنا ہے  
 یہ بھی اچھا ہے ہر چھٹیوں پر تم لڑکیوں کے لئے کوئی نہ کوئی ایونٹ تیار رہتا ہے  
 میں آپ کو بتا رہی ہوں میری یونی ختم ہونے والی ہے اس کے بعد میں جہاں کہوں گی وہاں گھومنے  
 جائیں گے اب آپ کے پاس بہت کم وقت ہے  
 جیسے آپ کی مرضی بیگم

ہائے اللہ ایسے تو نہ کہیں مجھے شرم آتی ہے عدینہ اپنا منہ ہاتھوں میں چھپا کر کہتی ہے  
 سمیرا اس کی بات پر مسکراتا ہے اور یونی چھوڑ کر خود پولیس سٹیشن چلا جاتا ہے

.....

آج ان کا آخری پیپر تھا اس لئے سب ہی خوش تھے  
 میں خیبر پختونخوا جا رہی ہوں اور واپس نہیں آؤں گی  
 میری شادی پر بھی نہیں آؤں گی علیشہ کی بات سن کر ثنا پوچھتی ہے  
 میں آنا چاہتی ہوں مگر میں اس کنڈیشن میں گھر والوں سے دور بھی نہیں رہنا چاہتی  
 ابھی تو یونی میں تمہارا لاسٹ سمسٹر رہتا ہے وہ کس طرح کروں گی مصیرہ پوچھتی ہے  
 اس میں ہمدان میری مدد کرے گا پیپر سے ایک مہینہ پہلے آ جاؤں گی  
 میرا رشتہ بھی طے ہو گیا ہے اذان سے بابا نے کہا ہے کہ مرتضیٰ بھائی کی شادی کے ساتھ میری بھی  
 کر دی جائے گی حورین بتاتی ہے  
 میں تم دونوں کے لیے بہت خوش ہوں مجھ سے مزید اسلام آباد میں رہنا مشکل ہے

لگتا ہے ہمارا چھوٹا ماما کو تنگ کرتا ہے  
ارمیہ کے بات پر سب ہنسنے لگ جاتی ہیں

.....

ہمدان ہم کل صبح ہی روانہ ہو جائیں گے نا  
جی بالکل میں نے تو گھر بھی فون کر کے بتا دیا ہے  
ہمدان میں واپس نہیں آؤں گی میں نے فیصلہ کر لیا ہے جب لاسٹ سمسٹر کے پیپرز ہونگے تب آ جاؤ  
گی

میں تمہارے بغیر کیسے رہو گا میں تو یونی بھی تمہاری وجہ سے آتا تھا  
اب بھی میری وجہ سے جاؤ گے اور وہاں سے لیکچر لینے کے بعد رات کو مجھے کلاس دیا کرو گے  
مجھے نہیں پتہ میں بھی تمہارے ساتھ وہی رہوں گا  
ہمدان آپ نے واپس آنا ہے اب مجھے غصہ نہ دلاؤ  
اچھا ٹھیک ہے ریلیکس رہو

.....

ایک ہفتے بعد

ثناء کی مایوں اور مہندی کی رسم کے بعد آج اس کی رخصتی تھی سب لڑکیاں برائیدل روم میں ثناء  
کے پاس بیٹھی

ہوتی ہیں اور اسے شامیر کے نام سے چھیڑ رہی ہوتی ہیں علیشہ نے شادی میں شرکت نہیں کی تھی مگر ہر ایونٹ میں ویڈیو کال پر بات کروا دی گئی تھی اتنی دیر میں ڈی جے بغیر دستک دیئے روم میں داخل ہوتا ہے

بارات آگئی ہے چلو جلدی کرو

ثناء کے پاس کچھ دیر کے لیے اس کی کزنز رک جاتی ہیں جبکہ باقی ساری لڑکیاں برائیڈل روم سے باہر نکل جاتی ہیں

لڑکیاں بارات کے استقبال کے لیے جاتی ہیں بڑوں کے ہاتھوں میں پھولوں کے ہار جبکہ لڑکیوں کے پاس پھولوں کی

پلیٹیں تھیں شامیر کے ساتھ اس کے والدین اور کچھ لڑکے تھے ان کے پیچھے باراتی تھے شاہ میر اور

اس کے والدین جبتک سب سے ملتے ہیں کہ اتنے میں باقی لڑکے شامیر سے آگے ہو جاتے ہیں

اور حکم دیتے ہیں چلو لڑکیوں ہم سب کے اوپر پھولوں کی بارش کرو آیان حکم دیتا ہے

مریم تو باقاعدہ اپنی آدھی پلیٹ آیان کے اوپر ڈال دیتی ہے

مریم رک جاؤ دلہے کو اندر آنے دو میٹال اسے روکتی ہے

میرا دولہ تو اندر آ گیا ہے

اتنی دیر میں شامیر بھی آجاتا ہے مگر اب کی بار لڑکیاں شامیر کے اوپر پھول ڈالنے کی بجائے باراتیوں

پر ڈال دیتیں ہیں سالیوں مجھ پر بھی پھول پھینکو یا کوئی دولہے والی فیلینگ ہی نہیں آ رہی



اس کی بات پر سب بڑے چھوٹے حضرات ہنسنے لگ جاتے ہیں پھر بقول شامیر کے سب اس پر پر بھی پھول پھینک دیتی ہیں

.....

ثناء برائیل روم میں بیٹھی نروس ہو رہی تھی جب باقی سب لڑکیاں اندر آ جاتی ہیں اور آتے ساتھ ہی چلو بھئی اٹھو ثناء کی رشتے داروں اب ہمارا ٹائم ہے ثناء لوگ کہتے ہیں کہ دولہا دلہن کو دیکھ کر بے ہوش ہونے کے قریب ہوتا ہے مگر آج دلہن کی باری ہے بے ہوش ہونے کی رومان کی بات سن کر ثناء خود کو آئینے میں دیکھتی ہے اور پوچھتی ہے کیا میں اچھی نہیں لگ رہی نہیں میری جان تم بھی بہت حسین لگ رہی ہو مصیرہ اسے حوصلہ دیتی ہے اس سال کا بہترین کپل ثناء شامیر کا ہو گا حورین کی بات پر ثناء شرمانے لگ جاتی ہے ماشاء اللہ دیکھو تو صحیح لڑکی بلش کر رہی ہے عدینہ کے بات پر ملائکہ کہتی ہے تمہیں اپنی شادی پر جو نہیں شرم آئی تو کیا کوئی بھی نہ شرمائے مجھے شرمانا آتا ہے کہو تو شرما کر دکھاؤں بس رہنے دو ڈنگرو اب میری بھی تھوڑی سی تعریف کر دو ارمیہ ان دونوں کو اپنی تعریف کرنے کو کہتی ہے کیوں تمہارے اس جلاد (شاویز) نے نہیں کی کیا مریم ہنس کر کہتی ہے

انہوں نے تو مجھے دیکھا ہی نہیں  
اچھا ہے کہ نہیں دیکھا ملائکہ کہتی ہے  
کیوں

ارمیہ کیونکہ جواب مصیرہ دیتے ہوئے کہتی ہے اس کا مطلب ہے کہ تم اتنی حسین لگ رہی ہو کہ وہ  
تمہارے پلو سے ہی  
بند کر رہ جائیں گے

ارمیہ شرمٰن کی کوشش کر رہی ہوتی ہے کہ تب عدینہ کہتی ہے اب تم نہ شرماؤں  
اتنی دیر میں صبا بیگم لڑکیوں کو ثناء کو باہر لانے کا بولتی ہیں اور خود ثناء سے مل کر باہر چلی جاتی ہیں  
.....

ثناء کی دائیں جانب میثال ملائکہ مصیرہ اور رومان تھیں جبکہ بائیں جانب مریم ارمیہ عدینہ اور حورین  
تھیں ثناء ان سب کے  
ہمراہ سر جھکائے شرماتے ہوئی سیدھا شامیر کو اپنے دل میں اترتے ہوئے محسوس ہوتی ہے ثناء اسٹیج کے  
قریب پہنچ کر

سر اٹھا کر اسے دیکھتی ہے جس نے اسے ہاتھ کی مدد فراہم کی ہوتی ہے شامیر کالی شیروانی اور سر پر  
ہم رنگ کلا

کے ساتھ اس محفل کا شہزادہ لگ رہا ہوتا ہے شامیر اپنا ہاتھ آگے کرتا ہے اور ثناء اس کے ہاتھ کے سہارے سٹیج پر آتی ہے اور اس کے ساتھ بیٹھ جاتی ہے آج ثناء کے بھائی کا ولیمہ بھی تھا ثناء اور شامیر دونوں ایک ساتھ اتنے حسین لگ رہے ہوتے ہیں کہ آج

کسی بھی لڑکی کا دل نہیں کر رہا ہوتا کہ وہ ان دونوں کو تنگ کرے ایسے کیسے تنگ نہیں کرنے کا دل تم سب کا مجھے میری شادی بھولی نہیں آیان کی بات سن کر سیفی بھی اس کی ہاں میں ہاں ملاتا ہے جی بالکل اب تو صحیح وقت آیا ہے انصاف کرنے کا

تم دونوں کو تنگ کرنے کے لیے ہمیں تمہاری بیویوں نے کہا تھا میثال انہیں بتاتی ہے جی بالکل ایسا ہی ہے اور ادھر دیکھو تو سہی کتنا اچھا کپل لگ رہا ہے ارمیہ کا اشارہ سٹیج پر ہوتا ہے جہاں پر شامیر

ثناء کے کان میں کوئی سرگوشی کرتا ہے اور اس بات پر ثناء بلبش کرتی ہے اور مسکرا کر سر جھکا لیتی ہے سب کے منہ سے بے اختیار ماشاء اللہ نکلتا ہے

بیگم آپ کا کیا حکم ہے میرے لیے ابراہیم مصیرہ کے قریب ہو کر پوچھتا ہے ابراہیم آپ ایسے تو نہ بولیں کسی اور نے سن لیا نا تو یہی کہے گا کہ آپ زن مرید ہیں کہنے سے کیا ہوتا ہے وہ تو میں ہوں

اچھا اچھا بس اتنا کافی ہے مصیرہ مسکرا کر کہتی ہے

.....

شامیر کو لڑکوں نے تنگ کرنے کی بہت کوشش کی مگر لڑکیوں کے ہوتے ہوئے کسی کی ہمت ہی نہیں ہوئی کے وہ شامیر کو تنگ کر سکیں لڑکوں نے بعد میں تنگ کرنے کا پروگرام بنالیا جو کہ لڑکیوں کو پتا لگ گیا اور ان کی کرم نوازی سے وہ بھی فیل ہو گیا

کچھ ہی دیر میں کھانے کھایا گیا اتنی دیر میں ثناء کا برائیدل شوٹ شروع ہو گیا رخصتی سے کچھ دیر پہلے لڑکیوں نے تمیز کا مظاہرہ کرتے ہوئے ثناء اور شامیر کے ساتھ تصویریں بنائیں پھر لڑکے بھی باری باری شامل

ہو گئے اسی طرح ایک اور یادگار لمحہ تصویر میں قید ہو گیا

.....

رخصتی ایک وہ لمحہ ہوتا ہے جس میں لڑکی چاہے کتنی ہی مضبوط کیوں نہ ہو مگر اپنے گھر کو چھوڑ کر چلے جانا

جس میں آدھی زندگی گزاری ہو وہ بہت درد بھرا لمحہ ہوتا ہے اور اب ثناء بھی اسی لمحے کے زیر اثر دوستوں کے شرارت کرنے کے باوجود رو رہی تھی آخر میں صبا بیگم ہی اسے چپ کرواتی ہیں



میری گڑیا چپ کر جاؤ دیکھو تمہارے رونے پر تمہاری دوستوں کی شکلیں بھی رونے والی ہو گئی ہیں ثناء اپنی امی کے بات پر سب پر نظر دوڑاتی ہے اور سب کو رونے کی تیاری میں دیکھ کر مسکرا دیتی ہے ثناء کے مسکرانے پر باقی سب بھی مسکرا دیتی ہیں

آج کے ایونٹ میں شامیر کو تو نہیں البتہ ثناء کو شامیر کے نام سے بہت تنگ کیا گیا تھا ثناء اور باقی لڑکے اس بات پر حیران تھے کہ لڑکیاں شامیر کو کیوں کچھ نہیں کہہ رہیں پھر یہ سوچ کر کے شاید شامیر کی عزت کرتی ہیں اس لیے اس بارے میں زیادہ بات نہیں کرتے

.....

میشال ثناء کی بارات سے واپس گھر آتی ہے تو اس کی والدہ اسے خبر کرتی ہیں کہ کل اس کے سسرال والے آرہے ہیں اور کل ولیمے پر جانے سے پہلے ان سے مل کر جائے اور میشال اس بات پر حامی بھر کے اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے

.....

شام چار بجے میثال سادہ سا پنک کمر کے سوٹ اور ہم رنگ دوپٹے کے ساتھ کچن میں داخل ہوتی ہے اور

اپنی ماما سے پوچھتی ہے

ماما اور انہیں کتنی دیر ہے مجھے ولیمہ پر جانے کے لیے تیار بھی ہونا ہے  
اتنے میں باہر گاڑیوں کے رکنے کا شور سنائی دیتا ہے اور مسز سلیم بولتی ہیں لگتا ہے آگے جاؤ انہیں  
اندر لے کر آؤ

میثال اپنی والدہ کی بات پر سر اثبات میں ہلاتے ہوئے باہر چلی جاتی ہے  
میثال کے وہم و گمان میں ہی نہیں ہوتا کہ اس دفعہ ان کے ساتھ حادثہ بھی ہوگا میثال باہر جاتی ہے  
اور انہیں سلام

کرتی ہے سلام کرنے کے بعد حادثہ کی والدہ اور والد کو اندر آنے کا اشارہ کرتی ہے وہ بھی ان کے  
پیچھے اندر ہی آرہی ہوتی

ہے کہ اس کی نظر گاڑی کے پاس جاتی ہے اور پھر وہ اپنی نظریں ہٹانا بھول جاتی ہے شاید اسے اب  
تک یقین نہیں آرہا ہوتا کہ اس بار حادثہ بھی آیا ہے اسے تو اب تک یہی لگ رہا ہوتا ہے کہ

حادث لندن میں ہے اور پھر حادث کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر میثال ہوش کی دنیا میں آتی ہے اور پھر وہ اس سپیڈ سے بھاگتی ہے جیسے اس نے کوئی جن دیکھ لیا ہو

.....

سب ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے شام کی چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے سوائے میثال کے جو اپنی اور حادث کی ماما کے درمیان میں بیٹھی ہوتی ہے تقریباً ساڑھے پانچ بجے کا وقت ہو چکا میثال اپنی ماما کے تھوڑا سا قریب ہو کے کہتی ہے ماما میں جاؤں لیٹ ہو رہی ہوں ہاں ٹھیک ہے چلی جاؤ تم مسز سلیم اسے اجازت دینے کے بعد باقی سب کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو جاتی ہیں اور میثال موقع ملتے ہی وہاں سے بھاگ جاتی ہے ایک گھنٹے کی محنت کے بعد میثال خود کو آئینے کے سامنے دیکھ رہی تھی وہ نیوی بلیو کلر میں پاؤں کو چھوتی فراک اور پاؤں میں ہم رنگ کھوسہ سٹریٹ بالوں کے ساتھ کانوں میں جھمکے ڈالے بہت حسین لگ رہی ہوتی ہے اس نے ایک نظر گھڑی کی طرف دیکھا جو کہ اب سات بج رہی ہوتی ہے

اسے لگا شاید مہمان چلے گئے ہوں گے اس لیے بے فکری سے اپنے کمرے سے نکلتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف جاتی ہے اور سیڑھیاں اترتے ہی دیکھتی ہے کہ وہ ابھی تک موجود ہیں اور اوپر وہ واپس نہیں جا

سکتی تھی کیونکہ حارث کی والدہ نے اسے دیکھ لیا تھا اور وہ بلند آواز میں میثال کو بولتی ہیں ماشاء اللہ میری بیٹی تو بہت ہی حسین لگ رہی ہے کہاں جانے کی تیاری ہے جی وہ میری دوست ثناء کا ولیمہ ہے وہیں پر جا رہی ہوں اوہ اچھا ٹھیک ہے

ابھی میثال اپنی والدہ کو کچھ کہنے ہی لگتی ہے کہ وہ خود ہی بول پڑتی ہیں بیٹا گاڑی خراب ہو گئی ہے ڈرائیور چاچا اسے شوروم لے کر گئے ہیں تم حارث کے ساتھ چلی جاؤ وہ تمہیں چھوڑ دے گا

میثال نے پھر سے بولنا چاہا کہ اس بار حارث خود کھڑا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے چلو میثال میں ڈراپ کر دیتا ہوں میثال کو نہ چاہتے ہوئے بھی اسی کے ساتھ جانا پڑتا ہے

.....

حارث گاڑی ڈرائیو کر رہا ہوتا ہے اور میثال باہر کے مناظر دیکھنے میں مصروف ہوتی ہے تب اس کے کانوں سے حارث کی آواز ٹکراتی ہے



پہلے بھی اچھی لگ رہی تھی اور اب بھی اچھی لگ رہی ہو

پہلے سے مطلب

مطلب یہ کہ پنک کلر بھی تم پر سوٹ کرتا ہے

او اچھا "شکریہ"

میشال کے ہکھلانے پر حارث کے چہرے پر ایک پر اسرار مسکراہٹ آجاتی ہے جس کو وہ اپنے منہ پر

ہاتھ کی مٹھی رکھ کر چھپا لیتا ہے

اور کوئی بات کئے بغیر میشال کو میرج ہال چھوڑ کر واپس چلا جاتا ہے

.....

آج ولیمہ تھا اور سب سٹیج پر جمع تھے جب سمیر بلند آواز میں بولتا ہے

مجھے دال میں کچھ کالا لگتا ہے

کیا مطلب ارمیہ پوچھتی ہے

یہی کہ شامیر دولہہ ہے اور آج تو تم سب کی لوٹری کے دن ہیں اب ہم اتنے بھی بھوکے نہیں ہیں

میشال کی بات پر سیفی بولتا ہے

مجھے تو تم لوگوں نے میری پوری شادی پر لوٹا تھا سیفی کی بات پر آیان بھی اس کی ہاں میں ہاں ملاتا

ہے مجھے تو پوری دال ہی کالی لگتی ہے

لڑکوں کے شک کرنے پر لڑکیاں ایک دوسرے کو دیکھتی ہیں اور آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے سے بات کرتی ہیں سمیر ان

کو آپس میں یوں بات کرتا ہوا دیکھتا ہے تو کہتا ہے

چلو میں ہی بتا دیتا ہوں کہ ہمارے دولہے راجہ نے ہماری آٹھ نو سالیوں کو پہلے ہی رشوت دے دی تھی تاکہ شادی کے دوران

دولہے صاحب کو کوئی تنگ نہ کرے سمیر کی بات پر سب لڑکیاں عدینہ کی طرف دیکھتی ہیں اور لڑکے شامیر کی طرف

میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ میں نے سمیر سے اس بارے میں ذکر تک نہیں کیا عدینہ اپنے اوپر بات آتی دیکھ کر وضاحت دیتی ہے

سمیر عدینہ کا دفاع کرتے ہوئے کہتا ہے اس نے مجھے کچھ نہیں بتایا بس نیند میں بولنے والی عادت سے مجبور

ہے میری بیگم کی اسی عادت نے تم سب کا بھانڈا پھوڑ دیا میں نے پہلے ہی کہا تھا یہ ہمیں پکڑوائے گی ارمیہ کی بات پر عدینہ بولتی ہے میں نیند میں نہیں بولتی

رہنے دو پورے چار سال تمہارے ساتھ ایک ہو سٹل میں گزارے ہیں ملائکہ کے بولنے پر عدینہ ہممممہ کر کے دوسری طرف دیکھنے لگ جاتی ہے

آیان معصوم شکل بنا کر شامیر کو کہتا ہے شاہ میر میں تو تیرا دوست تھا مجھے بھی پہلے مشورہ دے دیتا تاکہ میں

بھی انہیں رشوت دے دیتا

میشال کو آیان کی بات پسند نہیں آتی اس لیے اپنے دفاع میں خود بولتی ہے او ہیلو ہم نے کوئی رشوت نہیں لی جو پیسے

ہم نے شادی کے دوران لینے تھے وہ ہم نے پہلے ہی لے لیے ہیں

تو مجھ سے بھی لے لیتی سیفی بیچارگی سے کہتا ہے

ہمیں تو ملی نے خاص کر ہدایت دی تھی کہ شادی پر تمہیں اتنا زچ کیا جائے کہ تم کبھی بھی یہ دن نہ بھولو مصیرہ اس

کی معلومات میں اضافہ کرتی ہے

.....

چھ مہینے بعد

سب لڑکیاں لڑکے یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں بیٹھے ہوئے تھے اور سب کی توجہ کا مرکز ملائکہ اور

عدینہ بنی ہوئی تھیں کیونکہ

دونوں نے ہی رونے میں شاید شرط لگائی ہوئی تھی

کیا ہے یار آج آخری دن ہے اور ان دونوں نے نحوست پھیلائی ہوئی ہے آیان تنگ آکر کہتا ہے آیان کی بات پر عدینہ پاس پڑی موٹی کتاب آیان کے کندھے پر مارتی ہے کیا ہے۔۔۔۔۔۔ دیکھو مریم یہ تمہارے معصوم شوہر پر ظلم کر رہی ہے تم دونوں رونا تو بند کرو کب سے روئے جا رہی ہو مصیرہ انہیں چپ ہونے کا کہتی ہے آج ہمارا آخری دن ہے اس کے بعد یہ جگہ ہمارے لئے پرانی ہو جائے گی ہم نے پانچ سال یہاں پر گزارے ہیں ملائکہ روتے ہوئے کہتی ہے

ملائکہ کی بات پر باقی سب بھی اداس ہو جاتے ہیں کیونکہ سچ میں ان لوگوں نے پورے پانچ سال اس جگہ پے ہنسی مذاق لڑائی اور نہ جانے کیا کچھ نہیں کیا تھا عدینہ تمہیں تو پڑھائی زہر لگتی تھی اب تو تمہارے خوشی کے دن شروع ہوئے ہیں اور تم سوگ منا رہی ہو حورین کی

بات سن کر عدینہ اس کی غلط فہمی دور کرنے کے لیے کہتی ہے ورنہ یار میں سوگ تھوڑی منا رہی ہوں یہ تو خوشی کے آنسو ہیں اب اتنا بھی خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے جس طرح تم رو رہی ہو اس سے لگتا ہے کہ پتا نہیں بچاری پر کون سے ظلم ہوئے ہیں میثال کی بات پر عدینہ کہتی ہے ظلم ہی تو ہوتے رہیں ہیں ایک میرا بندہ ویسا



پڑھائی کا عاشق لوگ شادی کے بعد ہنی مون جاتے ہیں اور میرے انوکھے پیس نے کچھ دن بعد ہی مجھے جامعہ بھیج دیا اور اب تو میرے اصل آزادی کے دن آئے ہیں

وہ سب باتیں ہی کر رہی ہوتی ہیں جب ایک لڑکی ارمیہ کو سر شاویز کا پیغام دیتی ہے

ارمیہ تمہیں سر شاویز بلا رہے ہیں۔ اوکے آرہی ہوں۔ یار پتہ نہیں ایک اس جلاد انسان کو مرچیں لگ جاتیں ہیں تھوڑی دیر بعد کسی نہ کسی رپورٹر کو بھیج دیتے ہیں ارمیہ کو بلا کے لاؤ۔ ارمیہ سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔ ہاں نہ تمہارا دیدار کیے بغیر ان کا دن نہیں گزرتا۔ رومان ارمیہ کو کہتی ہے۔ ایسے تو نہ ہی کہو ارمیہ کی بے عزتی کیے بغیر نہیں گزرتا۔ مریم ارمیہ کا مذاق اڑاتے ہوئے کہتی ہے۔ کے اتنی دیر میں ایک لڑکا آتا ہے کہ ارمیہ سر شاویز تمہارا کب سے انتظار کر رہے ہیں۔ کر لینے دو انتظار کرتے کرتے بوڑھے تو نہیں ہو گئے ہیں چچے جا کے بتا دینا انہیں یہ بھی اور صبر کر لو آرہی ہوں۔ ارمیہ غصے میں کہتی ہے۔ شاہ میر آج آخری دن کے ناطے مجھے کچھ کھلا پلا دو شامیر ملائکہ کی بات سن کر کہتا ہے ہے چلو کھلا ہی دیتا ہوں کیا

یاد کرو گی ساتھ ہی ان سب کا یاہو کا نعرہ ہوتا ہے آیان بھی اس نارے میں لڑکیوں کا ساتھ دیتا ہے۔

تم کس بات پر نعرہ لگا رہے ہو آدھا خرچہ تم اٹھاؤ گے

شاہ میر کے بات سن کر آیان برا منہ بنا کر کہتا ہے ہمارے گروپ میں پیسے کے

معاملے میں کسی کا بھی بڑا دل نہیں ہے  
سیفی کا تو ہے ملائکہ کہتی ہے  
صرف تمہارے معاملے میں آیان بھی اسی کے انداز میں جواب دیتا ہے

سرے آئی کم ان؟

لیس کم ان

سر آپ نے بلایا

جی بیٹھے یہاں پر وہ خود کے سامنے رکھی کرسی پر اشارہ کرتا ہے اب بتاؤ آگے کا کیا پروگرام ہے  
ویسے یونیورسٹی ختم ہونے کی تو بڑی  
خوشی ہوگی

جی الحمد للہ بے تحاشا خوشی ہے ارمیہ جواب دیتے ہوئے کہتی ہے۔

بہت جلد میں بھی ملتان آنے والا ہوں

سر وہ کیوں۔۔۔۔۔ مجھے لگتا ہے اسلام آباد والوں نے نکال دیا ہوگا اپنے شہر سے اس لیے اب

آپ ملتان کا کباڑہ کرنے کا سوچ رہے ہیں؟

ارمیہ سر کا مذاق اڑاتے ہوئے کہتی ہے نہیں جی آپ کا اندازہ غلط ہے ہماری رخصتی کا وقت جو آگیا  
ہے

اس لیے میں ملتان آرہا ہوں شاویز صاحب بے فکری سے ارمیہ کے چودہ سو طبق روشن کر دیتے ہیں۔

یا اللہ خیر۔ میں یہ شادی نہیں کروں گی

ارمہ شاک کی کیفیت میں بولتی ہے۔ کس خوشی میں؟ پوچھتے ہوئے شاویز کا لہجہ ٹھوڑا سخت ہو جاتا ہے

میں جاب کروں گی یونیورسٹی کے بعد اور آپ مجھے کرنے نہیں دیں گے جاب اس لیے ابھی رخصتی نہیں کرنی میں نے ارمہ ڈرتے ہوئے کہتی ہے

ہا ہا ہا تم اور جاب استغفر اللہ تم نکمی کو کون سا پاگل جاب دے گا۔ شاویز ہنستے ہوئے ارمہ کا مذاق اڑاتے کہتا ہے

استاد جی ویسے برا نہ منائیے گا جس پاگل نے آپ کو جاب دی اس طرح کا کوئی مجھے بھی دے ہی دے گا جاب۔ ارمہ سر کو انھیں کے لہجے میں جواب دیتی ہے

شاویز کچھ دیر بعد ارمہ کی بات سمجھتے ہیں اور غصہ کرتے ہوئے کہتا ہے جاب تو میں تمہیں کرنے نہیں دوں گا آخر کو شہر کے سب سے مشہور بزنس ٹائیکون کی نکمی اولاد اور انٹرنیشنل فینس ڈیزائنر اور انڈسٹریسٹ کی پوھر اور کام چور منکوحہ ہو۔ اور دوسری بات اپنے اس زنگ لگے دماغ میں بیٹھا لو میرا پہلا اور آخری عشق ہو تم میری بیوی میرے والدین کی بہو اور میرے کزنز کی بھابھی صرف اور صرف تم ہی بنو گی۔

جاب تو میں بھی کرونگی ہی کرونگی میں بھی آخر ارمہ تنویر ہوں۔

ارمہ تنویر نہیں ارمہ شاویز شاہ ہو تم

اس بات پر ارمیہ منہ چڑاتے ہوئے اور بغیر اجازت لیے ہی آفس سے بھاگ جاتی ہے

رومان اور حورین کی یونیورسٹی کے بعد شادی کی ڈیٹ فکس ہو گئی مایوں کی رسم گھر میں سادگی سے کی گئی

شادی کے فوراً بعد ہی علیشبہ اور ہمدان خیبر پختونخوا چلے گئے اللہ کے فضل و کرم سے پانچ جنوری کو علیشبہ اور ہمدان کے گھر بہت ہی پیارے بیٹے کی پیدائش ہوئی۔ بیٹے کی پیدائش کے ڈیڑھ مہینے بعد ہی علیشبہ اور ہمدان نے یونیورسٹی جوائن کی اور کچھ ہی دنوں میں امتحان دے کر یونیورسٹی سے فارغ ہو گئے

اتنے دن اپنے بیٹے سے دور رہنے کی تکلیف صرف ہمدان اور علیشبہ کو ہی پتہ تھی اسی لیے وہ دونوں یونیورسٹی کے آخری دن ہی خیبر پختونخوا چلے گئے

علیشبہ حویلی میں داخل ہوتے ہی ہمدان کو پیچھے چھوڑ دیتی ہے مورے وہ بلند آواز میں پکارتی ہے

اتنے میں باورچی خانے سے اسے مورے اور نوربانو (ہمدان کی والدہ) نکلتی ہیں ان سب سے ملتی ہے مگر ملنے کے دوران بھی اس کی نظریں بے صبری سے کسی کو تلاش کر رہی ہوتی ہیں





دروازہ کھول کر

علیشبہ اور ہمدان داخل ہوتے ہیں شور ہونے کی وجہ سے عبدالہادی پھر اٹھ جاتا ہے اور اپنی موٹی موٹی براؤن آنکھوں

سے دروازے کی سمت دیکھتا ہے

آپو لالا شکر ہے آپ لوگ آگئے یہ انوکھا پیس مجھ سے نہیں سنبھالا جاتا اور ہادی عیشبہ کو دیتی ہے ظاہر سے بات ہے میرا بیٹا ہے تو انوکھا تو ہو گا ہی

ہمدان کی بات پر نتاشا ہاں یہ بھی ہے کہ کر باہر چلی جاتی ہے

علیشبہ عبدالہادی کو اپنے گلے لگا لیتی ہے اور خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کرتی ہے مگر پھر بھی دو آنسو اس کی آنکھ سے نکل کر بہہ ہی جاتے ہیں

ہمدان بھی عیشبہ کے قریب آ جاتا ہے اور اس کی کمر سہلانے لگ جاتا ہے تاکہ وہ پرسکون ہو سکے ہمدان یہ دیکھو یہ ایک مہینے میں کتنا بدل گیا ہے میرے ہاتھ میں دوں گی تو میں دیکھوں گا

نہیں میرے ہاتھوں سے ہی دیکھ لیں یار میرا بھی بیٹا ہے تھوڑی دیر مجھے بھی گلے لگانے دو

نہیں نہ آپ بعد میں گلے لگا لیجئے گا ابھی میری باری ہے۔ عیشبہ اور ہمدان آپس میں بحث کرنے لگ جاتے ہیں اور ان دونوں کی بحث کے دوران ہی ہادی کو نیند آ جاتی ہے

اور وہ سو جاتا ہے۔

دانیال کی شادی کی وجہ سے پوری فیملی ملتان والے گھر میں شفٹ ہو گئی تھی اور باقی سب بھی ملتان آگئے تھے جن کے گھر اسلام آباد میں تھے وہ بھی شادی میں شرکت کرنے کے لیے ملتان آگئے تھے عہدہ پانچ مہینے سے اسپیٹ کر رہی تھی

اور اب اس کا ملتان میں ہی رہنے کا پکا ارادہ تھا اور کچھ ہی مہینوں میں حارث کی بھی سب سے اچھی دوستی ہو چکی تھی

آج مہندی تھی حورین اور رومان دونوں کی مہندی اکٹھے ہو رہی تھی کیونکہ ایک وقت میں دو شادیاں اٹینڈ کرنا مشکل

ہو رہا تھا دانیال اور اذان کے ذمے یہ کام لگایا تھا کہ دونوں کی شادی ایک ہی ہال اور ایک ہی دن ہو گی

لڑکیاں ساری تیار تھیں رومان اور حورین دونوں اکٹھے ساتھ بیٹھیں اپنی دوستوں کی ادائیں دیکھ رہی تھیں تو کوئی عبدالہادی کے ساتھ

مستیاں کرنے میں مصروف تھا اسٹیج پر ایک طرف دیوان اور دوسری طرف ڈیکوریشن سے بھری پڑی چیزیں تھیں۔ ہال کو کافی نفیس انداز میں سجایا گیا ہر طرف رنگ برنگے قہقہے لگائے گئے تھے ہر چیز اپنی مثال آپ تھی۔ رومان اور

حورین کے ساتھ علیشبہ اور عدینہ بیٹھی تھیں اور باقی سب گروپ پوز میں کھڑی تصویریں بنا رہی تھیں۔ مہندی پر لڑکی والوں

کی طرف سے کم ہی مہمان تھے اور لڑکے والے ابھی تک آئے ہی نہیں تھے ملائکہ عبد الہادی کو گود میں بٹھائے اس سے باتیں کر رہی تھی

ہادی آنی کی جان میرا براون آئی بے بی لگتا ہے آنی پر دل آگیا ہے اسلیئے شرما رہا ہے علیشبہ ملائکہ کی بات سن کے مسکرا کر کہتی ہے

یہ شرما نہیں مسکرا رہا ہے ہاں ہاں وہی

یا اللہ مجھے بھی ایسا ہی پیارا سا بے بی دینا آمین اور یا اللہ اگر میرے بیٹی ہو تو اس کی گرین آئیز ہونی چاہیں۔

عدینہ کے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے پر سب مسکرا دیتی ہیں عدینہ سب کی خود پر نظریں اور مسکراتا ہوا دیکھ کر شرمانے

لگ جاتی ہے

لگتا ہے لڑکے والے آگئے

ارمیہ بھی میٹال کی ہاں میں ہاں ملاتی ہے اور کہتی ہے ہاں مجھے بھی آواز آرہی ہے چلو چلیں

رومان اور حورین کو اکیلے چھوڑ کر سب ہال سے باہر نکل جاتی ہیں کیوں کہ لڑکوں نے آسمان پر پٹاکو کے برسات کی



ہوتی ہے

عدینہ عادت سے مجبور ہر کام میں حاضری لگوانے کے لیے اب پٹاخوں کے پاس بھی جا رہی ہوتی ہے کہ اتنے میں آجاتا ہے اسے بازو سے کھینچ کر اپنے قریب کھڑا کر لیتا ہے سمیر مجھے بھی پٹا کے بجانے ہیں

چپ کر کے یہاں پر کھڑی رہو سمیر کے حکم دینے پر عدینہ منہ پھلا کر اس کے ساتھ ہی کھڑی ہو کر دولہے والوں کا استقبال دیکھنے لگ جاتی ہے

مہندی اکٹھے کرنے کی وجہ سے لڑکے والوں کا انتظار کرنا پڑا جب دونوں طرف سے مہمان آگئے تو تب جا کر رسم ادا کی گئی جس میں بزرگوں نے لڑکوں کو ہدایت کی کہ دولہوں کو تمیز سے تیل اور مہندی لگائی جائے۔ سب بزرگوں کی ہدایت کا احترام کرتے ہوئے انسانوں کی طرح مہندی لگاتے ہیں۔ رسمیں

ختم ہونے کے بعد لڑکیاں گروپ ڈانس کرنے لگ جاتی ہیں اور تب جا کر دانیال اور اذان کو اپنی ہونے والی بیگمات سے بات

کرنے کا موقع ملتا ہے اس میں بھی شادیز کا ہاتھ ہوتا ہے جو کہ باقی لڑکوں کو زبردستی اسٹیج سے نیچے اتارتا ہے

سمیر مجھے میں ڈانس کرنا ہے عدینہ آکسائیڈ ہو کر کہتی ہے

نہیں سمیر یک لفظی جواب دیتا ہے  
آپ نے کہا تھا کہ ہماری بیٹی ہوگی  
ہاں کہا تھا تو

وہی تو اب اس کا بھی دل کر رہا ہے ڈانس کرنے کو پلینز  
سمیر کو اس کے بات پر ہنسی تو آتی ہے مگر وہ چھپا لیتا ہے اور تھوڑا سخت رویہ اپنا کر کہتا ہے اپنے  
لوجیک اپنے پاس ہی رکھو اور چپ چاپ یہی بیٹھی رہو  
آپ بہت برے ہیں عدینہ ناراضگی سے کہتی ہے  
جیسا بھی ہوں اب تو تمہارا ہی ہوں  
مجھ سے بات نہ کریں  
اچھا نہیں کرتا مگر وہ سامنے والے ٹیبل پر جو لڑکی بیٹھی ہے وہ بار بار مجھے دیکھ کر سائل پاس کر رہی  
ہے اب تم  
بات نہیں کر رہی تو اسے سے کر لیتا ہوں  
سمیر ررر عدینہ دبی دبی آواز میں چیختی ہے  
اچھا ریلکس نہیں جا رہا

سب نے تو رسم پوری کر لی ہے اب مجھے بھی ایک چھوٹی سی رسم پوری کرنے دیں  
پہلے تو رومان نہ سمجھی سے دانیال کی طرف دیکھتی ہے اور پھر پوچھتی ہے کون سی؟

لگانا تو میں ابٹن چاہتا تھا مگر اب مہندی سے بھی کام چل جائے گا کہتے تھے ساتھ ہی وہ مہندی کی رسم ادا کرتا ہے رمیان تو شرما کر ہی جھکا ہوا سر اور جھکا لیتی ہے اس کے شرمانے پر دانیال بھی مسکرا نے لگ جاتا ہے

اذان بغیر کسی کی پرواہ کئے بغیر حورین کو دیکھنے میں مصروف ہوتا اور حورین اس کی نظریں خود پر محسوس کر کے کنفیوز ہو رہی ہوتی ہے اذان کو حورین کو دیکھتے ہوئے اچانک سے کچھ یاد آتا ہے اور بولتا ہے حورین میری طرف دیکھو خود تو بے شرمیوں کی طرح مجھے گھور رہے ہیں اور اب مجھے بھی یہی کرنے کو کہہ رہے ہیں حورین ایسا صرف دل میں سوچتی ہے حورین وہ تھوڑا سخت لہجہ اپناتا ہے حورین سر اٹھا کر اسے دیکھتی ہے چلو بتاؤ کہ میں تمہیں کیسا نظر آ رہا ہوں اچھ۔ اچھے وہ بوکھلاہٹے ہوئے جواب دیتی ہے پھر سے دیکھو شاید تمہیں یہاں میری جگہ دو دو اذان نظر آرہے ہوں گے آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں مجھے سمجھ نہیں آرہی یار تم نے گلاسز نہیں لگائی اور نہ ہی لینس لگائے ہیں اس لئے پوچھ رہا ہوں

میرے چشمے کا نمبر بہت کم ہے میں اس کے بغیر بھی آپ کو دیکھ سکتی ہوں  
میں بھی تو یہی چاہتا ہوں کہ تم مجھے دیکھو  
میرا وہ مطلب نہیں تھا

دور رہو ہماری لڑکی سے مریم کمر پر ہاتھ رکھے انہیں گھور رہی ہوتی ہے  
بس آج کی رات ہے کل سے یہ لڑکی میری ہے اذان کے بات پر سب ہوٹنگ کرنے لگ جاتے ہیں  
اتنی جلدی تم لوگوں کا ڈانس ختم بھی ہو گیا دانیال حیرت زدہ سا پوچھتا ہے  
دانیال بھائی آپ کو پہلو میں بیٹھی حور کو دیکھنے سے فرصت ملے تب ہی اور دوسرا آپ بھی تھوڑا سا  
فاصلہ اختیار کریں مصیرہ دانیال کو دور رہنے کا کہتی ہے  
تم بھی تم تو میری اپنی تھی کسی زمانے میں تمہاری نہیں ابراہیم کی ہے یہ تمہاری تمہارے ساتھ بیٹھی  
ہے آیان کی بات پر سب ایک ساتھ قہقہہ لگاتے ہیں

اگلے دن

بارات آچکی تھی مگر ابھی تک حورین اور رومان کو سیٹج پر نہیں لایا گیا تھا اور کچھ ہی دیر میں ان کے  
نکاح ہوتا ہے اور انہیں بھی سیٹج پر لایا گیا۔ اذان حورین کو دولہن کے روپ میں دیکھ کر کہتا ہے  
ماشاء اللہ تم میری وہی چشمٹاؤ ہونا میرا مطلب وہ معصوم سی اذان کی بات پر حورین ایک نظر اذان کو  
دیکھ کر منہ موڑ لیتی ہے



ہائے مسز آپ کی یہ ادائیں میں تو آپ ہی کا دیوانہ ہوں  
اب کی بار حورین بلش کرنے لگ جاتی ہے

رومان سب ٹھیک تو ہے تم کانپ کیوں رہی ہو  
نہی۔ نہیں میں ٹھیک ہوں  
ڈر رہی ہو

میں۔ میں کیوں ڈرو گی اسے واقعی میں ڈر لگ رہا تھا مگر بتا نہیں رہی تھی  
گڈ ڈرنا بھی نہیں چاہیے آخر کار اب تم مسز دانیال ہو

اب سب سٹیج پر جمع ہو کر نیو کیپل پر حملہ آور ہو چکے تھے دانیال نے تو چپ چاپ ہی ان کی ڈیمانڈ  
پوری کر دی تھی مگر  
اذان کا کوئی موڈ نہیں تھا

اذان ہماری ڈیمانڈ پوری کرو ورنہ نقصان تمہارا ہی ہو گا میٹھاں اسے ورن کرتی ہے  
جو کرنا ہے کر لو میں کوئی ڈیمانڈ پوری نہیں کر رہا

تم لڑکیوں کو آخر کار کمی چیز کی ہے حارث کی بات پر سب بیک زبان میں بولتی ہے  
پر اے پیسے میں اپنا ہی مزہ ہے

ہم سب ہی لٹ چکے ہیں اب کنگال ہونے کی باری (حارث) اور شاویز کی ہے

ہمدان کے کہنے پر حارث اور شادیز کے چہرے پر ایک پراسرار مسکراہٹ آجاتی ہے جبکہ میثال اور ارمیہ ایک دوسرے کو ہی دیکھتی رہ جاتی ہیں

اذان دے بھی تو دیکھو عبدالہادی کی بھی تمہارے پیسوں پر نظر ہے انہی پیسوں سے میں عبدالہادی کیلئے شاپنگ کروں گی میثال اور ارمیہ کی شادی کے لئے علیشبہ کے بات پر وہ دونوں اسے گھورنے لگ جاتی ہیں ماس حساب سے پھر تم سب کو شادیز اور حارث سے مانگنے چاہیے

ان کا بھی ٹائم آئے گا مریم کہتی ہے ان سب کو باتوں میں مگن دیکھ کر ملائکہ اور مصیرہ اذان کا جوتا اتار لیتی ہیں

ہماری ڈیمانڈ پوری کرو ورنہ ننگے پاؤں حورین کو گھر لے کر جاؤ گے ثناء کی بات پر اذان اپنے پاؤں دیکھتا ہے جس میں ایک جوتا غائب ہوتا ہے میرا جوتا کہاں گیا

یقیناً یہ میری بیگم کا ہی کام ہو گا سیفی کے کہنے پر ابراہیم کہتا ہے جی بالکل اور اس میں میری بیگم کا بھی ہاتھ شامل ہے

میں تھک گئی ہوں میں اب ہمیں مزید تنگ نہ کرو اور پیسے دو

اذان دے دے یار فقیریوں کو پیسے اب میں بھی لڑکیوں کی طرف ہوں سمیر عدینہ کے اس طرح کہنے اور پھر اس کی حالت کے پیش نظر لڑکیوں والی سائیڈ پر ہو جاتا ہے

اس طرح سب لڑکے ہی اپنی ٹیم بدل لیتے ہیں پھر جا کر اذان کو پیسے دینے پڑتے ہیں تم تو ہم سے بھی زیادہ ڈھیٹ ہو ارمیہ کہتی ہے

سیفی جب کمرے میں آتا ہے تو اسے سامنے ڈریسنگ ٹیبل کے قریب ملائکہ کھڑی نظر آتی ہے جو کہ جھمکے پہنے کی ناکام کوشش کر رہی ہوتی ہے

کیوں ابھی ہوئی ہو ان سے وہ اس کے ہاتھ سے جھمکے لیتے ہوئے کہتا ہے یہ مجھ سے پہنے ہی نہیں جا رہے ہیں پتہ نہیں کیا مسئلہ ہے ملائکہ معصوم سی صورت بنا کر کہتی ہے اپنا کان ادھر کرو میں مدد کرتا ہوں ہو وہ اس کا کان دیکھتا ہے جو کہ مسلسل بھاری جیولری پہنے کی وجہ سے لال ہو

چکا تھا سیفی ڈریسنگ ٹیبل سے لوشن اٹھا کر تھوڑا سا اس کے کان پر لگاتا ہے پھر جھمکے پہنا دیتا ہے گھر آنے کے بعد

فورن سے انہیں اتار دینا تمہارے یہ نازک کان اس کا اور وزن برداشت نہیں کر سکتے جی ٹھیک ہے اب مجھے بتائیں کہ میں کیسی لگ رہی ہو پستہ کلر کی میکسی اور اسٹریٹ کیے ہوئے لمبے

بال اور جیولری کے طور پر خوبصورت جھمکے اور پاؤں میں پنسیل ہیل پہنی ہوئی تھی جس سے وہ سیفی کے برابر آ رہی تھی

سیفی اس کا غور سے سرتاپیر جائزہ لیتا ہے پھر اس کے کان میں سرگوشی کرتا ہے میرے دل کے قریب لگ رہی ہو ہو پھر اس کے ماتھے پر ایک محبت بھری مہر ثبت کرتا ہے اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں

قید کر کے کہتا ہے چلیں مسز؟  
جی جی

ثناء اور شامیر میرج ہال جا رہے تھے ت جب ریڈ سگنل پر انہیں رکنا پڑتا شاہ میر ایک نظر ثناء کو دیکھتا ہے جو کے اس کی ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی موبائل میں مصروف تھی پھر اپنی سائیڈ والا شیشہ کھول کر ایک بچے کو اشارہ کرتا ہے جس کے ہاتھ میں گجری تھے اور پھر اس بچے کو کچھ پیسے دے کر اور کچھ سمجھا کر بھیج دیتا ہے اور اپنا شیشہ بند کر دیتا

ہے اس سب کاروائی میں ثناء ایک بار بھی سر اٹھا کر نہیں دیکھتی تھوڑی دیر بعد ثناء کی سائیڈ پر شیشے پر کوئی دستک

دیتا ہے پہلے تو سناڈر جاتی ہے اور پھر شامیر کو دیکھتی ہے جو کہ اب اسی کے انداز میں شیشے سے باہر



دیکھنے کی

ایکٹنگ کر رہا ہوتا ہے جیسے بہت مصروف ہو ثناء شامیر کا خود کو انور کرنا دیکھ کر خود ہی شیشہ کھول کر باہر والے

شخص کو دیکھتی ہے جو کہ بچہ تھا اور اس کے ہاتھ میں گجرے تھے  
بھابھی یہ گجر لے لیں بھائی نے آپ کے لیے خریدے ہیں بچہ معصومیت سے ثناء کو کہتا ہے اس بچے کی بات پر ثناء ایک بار

پھر شامیر کو دیکھتی ہے جو کہ ویسے کا ویسے ہی بیٹھا تھا  
بچے میں تمہاری بھابھی نہیں ہوں شاید آپ کے بھائی نے آپ کو غلط پتے پر بھیج دیا ہے  
نہیں نہیں بھائی نے آپ کو ہی دینے کا کہا تھا

کہاں ہے تمہارا بھائی ذرا بلانا تو صحیح ابھی میں اس کی ٹانگیں توڑ دیتی ہوں ثناء کو غصہ آنے لگتا ہے  
اسے سچ میں لگ

رہا تھا کہ کسی اور نے اس کو گجرے بھیجے ہیں  
ثناء کے غصہ کرنے پر بچہ شامیر کی طرف اشارہ کرتا ہے یہ ہیں بھائی اور پھر گجرے اسے تھما کر چلا جاتا ہے

اتنے میں گاڑیاں چلنا شروع ہو جاتی ہیں اور شامیر بھی اپنی گاڑی بھگا لے جاتا ہے  
یہ آپ نے خریدے ہیں

آفکورس میرے علاوہ اور کون خرید سکتا ہے

مجھے لگا کہ شاید کسی اور نے  
اُس کی قبر کھود دیتا  
تم نے اس کی ٹانگیں توڑنی تھی مگر اس سے پہلے ہی اچھا اب لے لیے ہیں تو پہنا بھی دیں ثناء اس کا  
موڈ چینج ہوتے دیکھ کر بات بدلتی ہے  
شامیر میرج ہال ک سامنے بریک لگاتا ہے اور ثناء کو گجرے پہناتا ہے پھر اسے لے کر اندر چلا جاتا  
ہے

شاہ ویز تیار ہو کر تنویر ہاؤس کے لاؤنج میں بیٹھا کسی کا بے صبری سے انتظار کر رہا ہوتا ہے جب ڈی  
جے اس کے  
پاس آتا ہے  
ہیلو شاویز بھائی یہ ظالم سماج مجھ ننھی جان پر بہت بوجھ ڈالتے ہیں  
دکھ رہا ہے مجھے اب جاؤ اور اپنی بہن کو بلا کر لاؤ ہم لیٹ ہو رہے ہیں  
او تو موصوف نے پک اینڈ ڈراپ کی سروس بھی شروع کر دی ہے شاہ اس کے قریب ہی بیٹھا تھا اس  
لیے وہ ڈی جے کی

بات پر اس کی گردن میں ہاتھ ڈالتا ہے اور ایک جھٹکا دیتا ہے  
اب بتاؤ کیا کہہ رہے تھے سالے صاحب  
یار میں تو صرف مذاق کر رہا تھا دیکھیں اب آپ نے بھی مجھے سالا بولا ہے یہ بھی تو مذاق ہے

کوئی مذاق نہیں ہے تمہاری بہن میری منکوحہ ہے اس لئے تم میرے سالے ہو کہ اتنی دیر میں مسز فاطمہ ارمیہ کی ماما وہاں آجاتی ہیں اور شاویز سے باتیں کرنے لگ جاتی ہیں۔ بیٹا آپ کی ماما کی کال آئی تھی وہ کہہ رہی تھیں کہ آپ ارمیہ کی رخصتی چاہتے ہیں۔ جی آنٹی چاہتا تو میں کچھ ایسا ہی ہوں پر ارمیہ محترمہ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔ ڈی جے اپنی بہن کو بلا کر لاؤ۔ کچھ دیر بعد ہی ارمیہ نیچے آجاتی ہے کہ اتنی دیر میں مسٹر تنویر بھی ہال میں آجاتے ہیں۔ اور آتے ہی دونوں باپ بیٹی سب کو سلام کر کے بیٹھ جاتے ہیں۔ جی ماما آپ نے بلایا ارمیہ شاویز کو انگور کرتے ہوئے اپنی ماما کو کہتی ہے۔ جی میں نے بلایا ہے بتاؤ ذرا شادی سے انکار کیوں کر رہی ہو۔ مسز فاطمہ تھوڑے غصے میں پوچھتی ہیں۔ جی ماما میں جاب کرنا چاہتی ہوں اور آپ کے یہ پندرہ فٹ چار انچ کے داماد مجھے جاب نہیں کرنے دے رہے ہیں۔ میری نکلی نالائق سپوت ایف اے تو تم سے مار مسال دو بار فیل ہونے پر پھر کہیں جا کر پاس ہوا ہے۔ یونیورسٹی کی ڈگری بھی تمہیں اتنی اوکھی ملی ہے۔ اور کرنی تم نے جاب ہے۔ آپ کی ویسے آپ کی سی وی دیکھنے کے بعد کوئی آپ کو مائی یا با تھروم صاف کرنے والی جاب ہی آفر کرے گا۔ ڈی جے کی بات پے سب ہنستے ہیں اور ارمیہ کشن اٹھا کر اسے مارتی ہے جو وہ کیچ کر لیتا ہے۔ جو بھی ہو جاب میں نے کرنی ہی کرنی ہے۔ اور ارمیہ وہاں سے اٹھ کر چلی جاتی ہے۔ کہ اتنے میں تنویر صاحب شاویز سے کہتے ہیں بیٹا آپ فکر نہ کرو میری یہ جھلی سی بیٹی آپ کی منکوحہ ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ جی جی انکل انشاء اللہ۔ ٹھوڑی دیر بعد مسز فاطمہ ارمیہ کو بلاتی ہیں۔ اور کہتی ہیں ارمیہ آپ شاویز کے ساتھ چلی جاؤ اور ارمیہ باہر پورچ میں آجاتی ہے اور شاویز سے ناراضگی کے اظہار کے طور پر بیک دروازہ کھول کر بیٹھ جاتی ہے اور زور سے گاڑی کا دروازہ بند کرتی

ہے۔ شاویز یک ٹک اسے دیکھ رہا ہوتا ہے ایک تو ارمیہ نے شاویز کا پسندیدہ بلیک کلر کا ڈریس پہنا ہوتا ہے وہ پہلے ہی نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی ہوتی اور دوسرا اس کے پھولے ہوئے گال شاویز بے اختیار اپنے دل پر ہاتھ رکھتا ہے کہ ڈی جے اس کی اس حرکت کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے کہ مستقبل میں ایک قابل ترین پروفیسر زن مرید بننے والا ہے اور کہتے ساتھ ہی وہاں سے بھاگ جاتا ہے اور اتنی دیر میں شاویز بھی گاڑی روڈ پر لے آتا ہے۔ ارمیہ دیکھتی ہے کی ان کی گاڑی کے پیچھے دو گاڑیاں اور ہوتی ہیں اور وہ پہچان جاتی ہے کہ یہ جلاد کے بوڈی گارڈ ہیں۔ شاویز سے کہتی ہے اپنے ان باڈی گارڈز کو کہیں ہمارے پیچھے نہ آئیں ہم لوگ ولیمے پے جارہے ہیں کوئی جنگ لڑنے نہیں جو آپ نے پوری فوج نکال لی ہے۔ شاویز ارمیہ کی بات سن کر مسکراتے ہوئے گارڈز کو واپس گھر جانے کا اشارہ کرتا ہے اور خود زن سے گاڑی بھگا کے لے جاتا ہے۔

ولیمے کی تقریب زور و شور سے جاری تھی جب عدینہ رومان اور حورین سے مل کر کونے میں ایک سائیڈ والے ٹیبل پر بیٹھ جاتی ہے کہ کچھ دیر بعد ہی وہاں مریم میثال مصیرہ علیشبہ اور ملائکہ آجاتی ہیں عدینہ کا اداس موڈ دیکھ کر میں میثال پوچھتی ہے کچھ ہوا ہے کیا

مجھے بھی آج کوئی اداس اداس لگ رہا ہے ہے مریم کہتی ہے ابھی مصیرہ بھی کچھ کہنے ہی لگتی ہے کہ وہاں ابراہیم آجاتا اور اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے



مصیرہ تم میرے ساتھ آؤ

میں تھک گئی ہوں ابراہیم

بس پانچ منٹ اور پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ زبردستی لے جاتا ہے

ارمیہ اور ثناء حورین اور رومان کے ساتھ بیٹھی ہوتی ہیں کہ علیشبہ عبدالہادی مریم کو دیتی ہے مریم

عبدالہادی ہمدان کو

دے آؤ میں تھک گئی ہوں اور رومان والوں کے پاس جا رہی ہوں ہو مریم عبدالہادی کو لے کر

ہمدان کے پاس چلی جاتی ہے

جو کہ آیان کے ساتھ بیٹھا باتوں میں مصروف ہوتا ہے اور علیشبہ رومان والوں کے پاس چلی جاتی ہے

میشال اور ملائکہ عدینہ کا موڈ ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہی ہوتی ہیں کہ جب وہاں سمیر اور حارث

بھی آجاتے ہیں عدینہ یار موڈ تو ٹھیک کرو اپنا

سمیر کی بات پر عدینہ اپنے چہرے کا رخ ہی بدل لیتی ہے

اچھا تو یہ بات ہے آپ دونوں کی آپس میں کوئی بات ہوئی ہے تب ہی اس کا منہ پھولا ہوا ہے

ملائکہ کی بات سن کر مشعل کہتی ہے آپ دونوں ہمیں اجازت دیں ہم چلتے ہیں آپ دونوں اپنا مسئلہ

حل کریں

ملائکہ اور میشال اٹھ کر چلی جاتی ہیں ان کے پیچھے حارث بھی چلا جاتا ہے

تم جہاں بھی گول گپے اور آسکریم دیکھتی ہو ضد لگا لیتی ہو یہ تمہاری صحت کے لئے اچھا نہیں ہے

سمیر اسے

سمجھانے کی کوشش کرتا ہے

میں کونسا روز روز کھاتی ہوں عدینہ اداس لہجے میں جواب دیتی ہے  
آج جب عدینہ اور سمیر گھر سے نکلے تھے تو راستے میں گول گپے والا ریڑھی لگا کر کھڑا تھا کہ عدینہ  
نے ضد کرنا شروع کر

دی کہ اسے گول گپے کھانے ہیں مگر سمیر نے اس کی سننے کے بجائے الٹا اسے ڈانٹ دیا عدینہ اسی  
بات پر ناراض تھی

اور میں تمہیں کھانے بھی نہیں دوں گا

سمیر آپ نے کہا تھا نہ کہ ہماری بیٹی ہوگی اس کا بھی دل کر رہا ہے کھانے کو  
اچھا اچھا ٹھیک ہے پہلے اپنا موڈ ٹھیک کرو کل پکا میں گول گپے کھلاؤں گا  
پہلے وعدہ کریں پکا وعدہ

اب ٹھیک ہے آپ کی وجہ سے میں شادی بھی صحیح سے انجوائے نہیں کر رہی تھی اب آپ نے مجھے  
منا لیا ہے نا اب میں  
فل انجوائے کرو گی

انجوائے بھی کرنا اور اپنا خیال بھی رکھنا

عدینہ بھی رومان اور حورین کے پاس چلی جاتی ہے اور سمیر آیان کے پاس چلا جاتا  
ہے

اب مجھے یہاں کیوں لے کر آئے ہیں ہیں مصیرہ ابراہیم سے پوچھتی ہے  
 ہماری شادی کی تصویریں بہت کم ہے اس لئے میں نے سوچا کچھ اور تصویریں بنوالیں  
 ہماری شادی کے چار سے پانچ ایلم ہے ابراہیم  
 وہ بہت کم ہے لڑکی اگر تمہاری جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی نہ تو اس نے اب تک تصویریں بنوانا شروع ہو  
 جانا تھا

اچھا بنوالیتی ہوں یہ بچوں کی طرح منہ پھولایا کریں مصیرہ کے مان جانے پر ابراہیم کیمرہ مین کو کہتا  
 ہے  
 کہ کیمرہ مین ہمارا کپل فوٹو  
 شوٹ کرو۔

ملائکہ اور میثال جب حورین والوں کے پاس جا رہی ہوتی ہیں تو وہ دونوں اپنے پیچھے حارث کے آواز  
 پر پلٹتی ہیں  
 مجھے میثال سے کچھ بات کرنی ہے  
 میں نے کب کہا کہ کچھ باتیں کریں آپ چاہیں تو پورا دن باتیں بھی کر سکتے ہیں ملائکہ اسے اجازت  
 دیتی ہے  
 بہت جلد پورا پورا دن باتیں بھی کریں گے مگر ابھی تھوڑی سی بات کرنی ہے  
 ٹھیک ہے پھر میں چلتی ہوں

ملائکہ کے چلے جانے پر حارث میثال سے پوچھتا ہے  
ہم بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں

وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے ہوتے ہیں جب حارث میثال کو مخاطب کرتا ہے

سب کے سوالوں کا جواب دیتی ہوں سوائے میرے  
میں نے آپ کے کون سے سوال کا جواب نہیں دیا  
تم سے آنٹی نے ہماری رخصتی کی بات کی تھی مگر تم نے یونی ختم ہونے تک کا وقت مانگا تھا اور اب  
تمہارا وقت ختم ہوا

بہت جلد میری فیملی دوبارہ تمہارے گھر چکر لگائے گی  
اور اس کی بات پر میثال صرف اتنا ہی بولتی ہے  
میں نے ایک اور بات بھی کہی تھی

جانتا ہوں میرا تمہاری کزن سے نکاح میرے پیرنٹس کی مرضی سے ہو رہا تھا میرے اس کے لیے  
کوئی دلی جذبات نہیں

تھے شاید قسمت میں ہمارا ایک ہونا لکھا تھا اس لیے وہ سب ہوا میں اس وقت بہت غصے میں تھا اس لئے  
لندن چلا گیا تھا

تو اب بھی چلے جائیں میثال شکوہ کرتی ہے  
اب میرے جذبات تمہیں لے کر بدل گئے ہیں



وہ کیسے بے اختیار ہی اس کے منہ سے نکلتا ہے بعد میں خود ہی سر جھکا لیتی ہے  
 حارث مسکرا کر کہتا ہے اس کا جواب میں تمہیں بعد میں دوں گا  
 ہوگی آپ کی کچھ باتیں  
 تم ہماری باتیں سن رہی تھی حارث ملائکہ سے پوچھتا ہے  
 شک کیوں کر رہے ہیں ویسے تو میں نے نہیں سنی اگر سن بھی لیتی تو کیا ہوتا  
 کچھ بھی نہیں

حارث یہ (میشال) جو آپ کے سامنے معصوم بنی بیٹھی ہے اصل میں یہ بالکل بھی ایسی نہیں ہے  
 ملائکہ میشال کا اصلی  
 چہرہ اس کے سامنے لانے کی کوشش کرتی ہے  
 تم سب دوستی میں رنگ بدلنے اور آپ سے تم آنے میں دیر نہیں لگائیں اب سیفی پیچھے سے آتا ہوا  
 بولتا ہے  
 ہم نے کون سے رنگ بدلے ہیں میشال کے اس طرح پوچھنے پر سیفی کہتا ہے  
 یہی ابھی کتنی معصوم بنی بیٹھی تھی اور اب دیکھو  
 سیفی کی بات پر میشال اور ملائکہ ہممممم کر کے چلی جاتی ہیں اور سیفی حارث کے ساتھ بیٹھ جاتا ہے۔

مریم عبدالہادی ہمدان کو دینے آتی ہے جب وہ سنتی ہے کہ آیان اور حمدان کسی بائیک ریس کی بات  
 کر رہے ہوتے ہیں

یہ لیں ہمدان مریم عبدالہادی ہمدان کو پکڑا دیتی ہے اور خود بھی وہیں بیٹھ جاتی ہے مجھے بھی ساری ڈیٹیل چاہئے

کس بارے میں آیان پوچھتا ہے

بانیک ریس کے بارے میں مریم اطمینان سے جواب دیتی ہے

ناممکن آیان منع کرتا ہے

میں نے سن لیا ہے کہ کوئی بانیک ریس ہو رہی ہے جس میں تم دونوں حصہ لے رہے ہو اور اب مجھے بھی حصہ لینا ہے

ایسا نہیں ہو سکتا ہمدان بھی منع کرتا ہے

میں پوچھ نہیں رہی بتا رہی ہوں

ہمارے پاس بانیک بھی صرف دو ہی ہیں اور ویسے بھی یہ بہت ہی خطرناک ہے تم صرف ہمیں دیکھ سکتی ہو

یہ میرا مسئلہ نہیں ہے میں حصہ لے رہی ہوں تو لے رہی ہوں وہ یہ کہ کر چلی جاتی ہے

ضد کی بہت پکی ہے اب یہ پیچھے نہیں ہٹے گی آیان کہتا ہے۔

ان سب لڑکیوں میں حورین سب سے معصوم تھی جس کو جس مرضی رنگ میں رنگنے کی کوشش کرو وہ رنگ جاتی تھی

اور پھر اوپر سے اس کا وہ چشمہ جو کہ اس کی معصومیت میں اضافہ کرتا تھا آج ویسے کے ڈریس میں

شہزادی لگ رہی  
تھی

اور دوسری طرف رومان جو کہ دوستوں کے لیے دوست اور دشمنوں کے لیے دشمن مگر پتہ نہیں یہ  
بہادر لڑکی دانیال کے

سامنے ہی کیوں بزدل بن جاتی تھی اور اب بڑی شان سے صوفے پر بیٹھی تھی  
دو دو شادیاں ایک ساتھ ہونے پر سب کا تھکن سے برا حال تھا اسی لئے آج بغیر شور شرابہ کے آرام  
سے ویسے کی تقریب  
ہوئی۔

پندرہ دن بعد

مریم اور آیان ایک جگہ پر کھڑے تھے مریم تو بے صبری سے ریس شروع ہونے کا انتظار کر رہی  
ہوتی ہے ہمدان اور آیان  
ریس میں حصہ لے رہے تھے مگر اس بار بھی ہمدان کو اپنی جان عزیز (بائیک) مریم کو دینی پڑی  
ہمدان باقی

لوگوں کے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے ریس بہت خطرناک تھی کیونکہ یہ صرف پہاڑوں کے کناروں پر بنی  
ہوئی سڑک پر تھی احتیاط کی بہت ضرورت تھی سب  
لڑکے تھے ریس میں سوائے مریم کے

ریس شروع ہونے سے پہلے آیان مریم کو کہتا ہے

اگر تم ہار جاتی ہو تو آج کے بعد کسی ریس تو دور کی بات تم ہیوی بانیک کا نام نہیں لوں گی

آگئی سمجھ بات مریم شوق لہجے میں کہتی ہے

تم وعدہ کرو پورے شان سے دفاو گے مجھ کو

مجھے تیری قسم پورے تکبر سے مروں گا

مریم۔۔۔۔۔ وہ اس کا بازو اپنی گرفت میں لے کر خود کے قریب کرتا ہے اور کہتا ہے اگر دوبارہ ایسی

بات کی تو اپنے ہاتھوں سے تمہیں

موت کے گھاٹ اتار دوں گا مریم کے چہرے پر ایک شوخ مسکراہٹ آ جاتی ہے

دیکھتے ہیں اس سے اپنا بازو چھڑوا کر اپنا ہیلیمٹ پہنتی ہے اور اپنی بانیک پر سوار ہو جاتی ہے

-----

فار کی آواز سے بانیکس فل سپیڈ سے آگے نکلنا شروع ہو جاتی ہیں مریم کی بانیک تیسرے اور آیان

کی دوسرے نمبر پر

ہوتی ہے راستہ خطرناک تھا جگہ جگہ پر موڑ آرہے تھے مریم ہر موڑ کاٹنے کے بعد اسپیڈ بڑھا کر

آیان سے آگے آ جاتی ہے اور

اسی طرح مریم ہر موڑ کاٹنے کے بعد اسپیڈ بڑھا کر ہر کسی کو پیچھے چھوڑ رہی تھی اور اب سب اس کی

دیکھا دیکھی

اسی طرح کر رہے تھے مگر وہ سب سے آگے تھی اور اس نے یہ ریس جیت ہی لی تھی اس کے



بعد دوسرے نمبر پر آیان تھا مریم  
اپنی خوشی میں اسی سڑک پر ہی بانیک سے نیچے اترتی ہے اور اپنا ہیلیمٹ اتارتی ہے وہ آیان کی طرف  
جا رہی تھی جب ایک بانیک تیز رفتار سے مریم کی طرف آتی ہے اور اسی رفتار سے مریم کو ہوا میں  
اچھال دیتی ہے بانیک لگنے کی وجہ سے وہ

ہوا میں اچھلتی ہوئی ایک بڑے پتھر سے ٹکراتی ہے اور پہاڑ کی ڈھلوان سے نیچے گر جاتی ہے

تم وعدہ کرو پورے شان سے دغاؤ گے مجھ کو  
مجھے تیری قسم پورے تکبر سے مروں گا

آیان اس وقت ہسپتال کے کوریڈور میں بیٹھا مریم کے الفاظ کو ہی سوچے جا رہا ہوتا ہے اس کے  
کپڑے مریم کے خون سے رنگے

ہوئے تھے مگر سیاہ لباس ہونے کی وجہ سے خون نظر نہیں آ رہا تھا شامیر اور ہمدان بھی اس وقت  
آیان کے ساتھ ہی تھے

انہوں نے سب کو خبر کر دی تھی مگر ہوسپٹل آنے سے سب کو منع کر دیا تھا ڈاکٹر جیسے ہی باہر آتا  
ہے آیان فوراً سے ان کے پاس جاتا ہے

بتائیں میری بیوی کیسی ہے

معذرت سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ان کا بیچ پانہ بہت مشکل ہے ان کے سر پر بہت گہری چوٹ آئی ہے  
ایک بازو اور ٹانگ فیکچر

ہوگئی ہے خون بھی بہت ضائع ہو گیا ہے ہمیں ابھی کے ابھی بلڈ کی ضرورت ہے  
سر پیشنٹ کابلڈ او پوزیٹو ہے نرس آکر بتاتی ہے  
نرس کے بتانے پر آیان ڈاکٹر سے کہتا ہے میرا میرا بھی او پوزیٹو ہے مجھ سے لے لیں  
آپ ان (نرس) کے ساتھ چلے جائیں اللہ نے چاہا تو سب ٹھیک ہو جائے گا

مریم کے آپریٹ کو 12 گھنٹے ہو گئے تھے مگر اسے ہوش ہی نہیں آ رہا تھا مریم کے پیرنٹس بھی  
ہاسپٹل پہنچ گئے تھے ملائکہ اور سیفی بھی پہنچ گئے تھے مسز ستار اور ملائکہ نے رو کر اپنا برا حال کیا ہوا تھا سیفی  
ملائکہ اور  
مسز ستار کو دوبارہ اپنے گھر لے جاتا ہے  
مزید دو گھنٹے گزرنے کے بعد اب ان کی بس ہوگئی تھی آیان سیدھا ڈاکٹر کے کین میں چلا جاتا ہے  
ہے اس کے  
غصے کو دیکھتے ہوئے شامیر اور ہمدان بھی اس کے پیچھے چلے جاتے ہیں  
آیان ڈاکٹر کے روم میں آکر اس کے ٹیبل پر اپنے دونوں ہاتھ زور سے مارتا ہے اور غصے سے دھاڑتا  
ہے

کیسا علاج کیا ہے میرے بیوی کا چودہ گھنٹے سے بے ہوش ہے ابھی تک ہوش کیوں نہیں آیا  
شامیر اور ہمدان اسے قابو کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر اس کے حواسوں میں مریم ہی سوار تھے

ڈاکٹر اس کے غصے کے پیش نظر تحمل سے بولتا ہے  
 دیکھیں مسٹر ہم بندے ذات کا جتنا کام تھا ہم کر چکے ہیں باقی سب اس بڑی ذات کا کام ہے آپ  
 لوگ دعا کریں اگر وہ ہوش  
 میں نہیں آتی تو آپ اپنے آپ کو ہر حالات کے لیے تیار کر لیں کیا مطلب ہے آپ کی اس بات ہاں  
 وہ اس کے گردن میں ہاتھ ڈالتا ہے بولو بولو کہ مریم کو کچھ نہیں ہوگا غصے سے اس کا  
 چہرہ لال ہو رہا تھا

آیان چھوڑو انہیں ہوش کرو کچھ ہمدان آیان کو چھڑوا کر باہر لے جاتا ہے  
 ہم معذرت خواہ ہیں آپ سے شامیر ڈاکٹر سے معافی مانگتا ہے  
 کوئی بات نہیں مگر انہیں کہیں شور نہ کریں ہو اسپتال میں اور بھی مریض ہیں

صبح کا سورج نکل چکا تھا مگر مریم کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا سب لڑکیاں ہسپتال میں موجود تھیں  
 سب کی ہی

آنکھیں نم تھی آیان تو اپنے والد کے گلے لگ کر کسی بچے کی طرح رو رہا تھا پھر وہ اپنے باپ سے  
 دور ہوتا ہے اور اندر مریم

کے پاس چلا جاتا ہے ہے جہاں پہلے ہی ستار صاحب ان کی مسز بیٹھی تھیں وہ دونوں آیان کو اندر آتا  
 دیکھ کر خود باہر چلے  
 جاتے ہیں

اسے پکارتا ہے

دل تے میرا

کملا ہویا

جانے کیڑے

خواب سچا بیٹھا

توتے میرا ہیں

میرا ہی ایں

خودنو

لارے لا بیٹھا

میرا روم روم

خالی ات

میرے سارے خواب

جعلی نے

گنا گاتے ہوئے اس کی آنکھوں سے لاتعداد آنسو بہہ نکلے تھے کیونکہ آیان جب بھی یہ گنا گاتا تھا مریم اس کا بھرپور ساتھ



دیتی تھی مگر آج وہ نہیں تھی اس کی آواز نہیں تھی اور آیان ہمیشہ یہ کہہ کر اسے چپ کروا دیا کرتا تھا کہ تمہاری بے سریلی

آواز نہیں سننی میں نے مگر آج اسے وہیے سریلی آواز سننی تھی  
مریم مجھے سننا ہے تمہیں

اچھا ٹھیک ہے تم نہیں اٹھ رہی نہ اب میں بھی اس پہاڑ سے کود جاتا ہوں تاکہ میں بھی تمہارے برابر سو سکوں بے فکری  
کی نیند

آیا۔۔۔ آیان۔۔۔

آیان وہاں سے جانے لگتا ہے مگر اپنے نام کے پکار سن کر پلٹتا ہے مگر مریم تو آنکھیں موندے ہی پڑی تھی مریم مریم تم نے

مجھے پکارا اور پھر لو میرا نام

مگر اسے مریم کے وجود میں کوئی ہلچل محسوس نہیں ہوتی  
مریم اب کی بار اس کی آواز میں سختی تھی جیسے غصے کا اظہار کر رہا ہو  
آیا۔۔۔ ن

کچھ مہینے بعد

سب لڑکیاں شاپنگ کرنے آئی ہوتی ہیں اور اب واپس گھر کے لئے روانہ ہو رہی ہوتی ہیں کہ جب وہ پارکنگ ایریا میں تھیں

تب ایک گاڑی آتی ہے جیسے دیکھ کر میٹالچنج مارتی ہے  
تم میں عدینہ کے روح کیسے آگئی ارمیہ کی بات کو میٹال نظر انداز کر کے کہتی ہے  
یار وہ دیکھو گرینڈی آرہی ہے

سب اس آنے والی گاڑی (گرینڈی) کو دیکھتی ہے اس لئے چیخ ماری ہے ثناء پوچھتی ہے  
ثناء کی بات پر میٹال صرف اتنا کہتی ہے  
ہائے میرا عشق

بھلا کسی کو گاڑی سے بھی عشق ہوتا ہے مریم پوچھتی ہے  
گاڑی سے نہیں گاڑی والے سے عشق ہے ملائکہ اسے دیکھتی ہوئی کہتی ہے  
۔جی نہیں ایسی بات نہیں ہے میٹال انکار کرتی ہے  
ایک بار دیکھ تو لو حورین کے کہنے پر میٹال جب گاڑی والے کو دیکھتی ہے تو وہ کوئی اور نہیں بلکہ  
حارث ہوتا ہے

ارمیہ کو بڑی تنگ و دو کرنے کے بعد بھی جاب نہیں ملی تو چپ چاپ شادی کے لیے تیار ہوگئی۔ آج  
میٹال اور ارمیہ کا مایوں تھا۔ اور سب نے ہی پیلے رنگ کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی عبدالہادی اور  
ایزل (عدینہ اور

سمیر کی بیٹی) نے پیلے رنگ کی ٹی شرٹ اور وائٹ ٹروزر پہنی تھی عبدالہادی نے سفید ٹوپی اور ایزل نے سفید ہیر بینڈ

پہنا ہوا تھا ارمیہ اور میثال کے گھر قریب ہی تھے اور پیرنٹس بھی فرینڈ تھے اس لیے ایک ہی سوسائٹی میں دو شادیوں کو اکٹھا کر دیا

تھا اس میں بھی میثال کا ہاتھ تھا وہاں پر ایک پلاٹ خالی تھا جیسے میثال نے لڑکوں کی ذمہ لگایا تھا اور لڑکوں نے مایوں

کے حساب سے خوبصورتی سے سجا دیا تھا مایوں پر صرف خاص خاص رشتہ دار موجود تھے مایوں کی رسم ادا ہو گئی

تھی اور اب لڑکیاں بیٹھی گانے گا رہی تھی

یار کیا بے سرے گانے گا رہی ہوں تھوڑا جوش پیدا کرو میثال بھی ارمیہ کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہتی ہے

ہم دونوں نے تم سب کی شادیوں میں کیسے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا میرا تو گلا درد کر رہا ہے گاگا کے اور ابھی میڈم صاحبہ کو جوش دکھائی نہیں دے رہا ملائکہ کے اس طرح کہنے پر میثال کہتی

ہے

یہ ایزل کو پکڑو میں بتاتی ہوں کیسے گاتے ہیں گانے میں بھی بتاتی ہوں یہ عبدالہادی نو پھڑو ارمیہ کہتے ساتھ ہی شروع ہو جاتی ہے

ہو ساڈے ہتھاں وچ مہندی دا رنگ کھلا ہے

رکو رکو اب میری باری مریم

میرا محبوب میرا صنم آ رہا ہے

ہم تو مر ہی چکے پھر جنم آ رہا ہے

سب مریم کے گانے اور پھر اس کی نظروں کا تعاقب کرتے ہیں جہاں آیان مریم کی ہی طرف آ رہا ہوتا ہے

اور پھر سب ہی ہنسنے لگنے پڑتی ہے

مائیوں کی رسم جتنی سادگی سے کی گئی تھی مہندی کی رسم میں سارے ارمان پورے کیے گئے لڑکیوں نے عبدالہادی

اور ایزل کی ڈریسنگ بھی سیم کروائی تھی جس میں دونوں کیوٹی پائی لگ رہے تھے

ہر طرف خاموشی کا راج تھا تھا میٹھا دلہن کے لباس میں سچی سنوری اکیلی بیٹھی تھی بیٹھی تھی جب اسے تیز

روشنی میں اپنی طرف اسے کوئی آتا ہوا دکھائی دیتا ہے جیسے ہی وہ قریب آتا ہے تو وہ حارث ہوتا ہے میٹھا کے چہرے

پر ایک مسکراہٹ آ جاتی ہے جس کا انتظار تھا وہ آ ہی گیا



خوش ہوحارث کے پوچھنے پر میثال سر اثبات میں ہلاتی ہے  
مگر میں خوش نہیں ہوں

حارث

میثال اسے بے یقینی سے پکارتی ہے

حارث اپنے ہاتھوں سے زور سے تالی بجاتا ہے جس سے سب اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں  
میں حارث تیمور ولد تیمور خان اپنے پورے ہوش و حواس میں میثال سلیم والد سلیم خان کو

طلاق دیتا ہوں

طلاق دیتا ہوں

طلاق دیتا ہوں۔

نہیں

وہ ایک چیخ سے اٹھ بیٹھتی ہے اور اپنے چاروں طرف نظر دوڑاتی ہے وہ اپنے کمرے میں تھی مطلب  
اس نے خواب دیکھا

تھا ٹائم دیکھنے پر رات کے دو بج رہے تھے وہ اٹھتی ہے اور تہجد کے لئے وضو کرتی ہے اور تہجد ادا  
کرتی ہے اس کے بعد

اپنی زندگی کا فیصلہ اپنے رب پر چھوڑتی ہے بے شک خدا بہتر جاننے والا ہے

مشال نے اپنے دل سے سارے خوف نکال دیے تھے شاید اس لیے کیونکہ اس نے اپنا فیصلہ رب پہ چھوڑ دیا تھا

مشال اور ارمیہ نے ڈیپ ریڈ لہنگے پہنے ہوئے تھے حارث اور شاویز نے آف وائٹ شیروانی پہنی ہوئی تھی

مشال اور ارمیہ جو منہ میں آتا بول دینے والی اور کسی سے نہ ڈرنے والی آج اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے اپنے ہمسفر سے گھبرا رہی تھی

ریکس رہو کچھ نہیں ہو رہا تمہارے ساتھ حارث مشال کو تسلی دیتا ہے لڑکی ہوتی تو پتہ چلتا مشال صرف سوچتی ہے اور سر اثبات میں ہلاتی ہے

سر تھوڑا سا مسکرا ہی لے آج آپ کی شادی ہے  
او اچھا تو آج میری شادی ہے؟ شاویز یو پوچھتا ہے جیسے اسے ابھی پتہ چلا ہو  
جی بالکل

کس سے ہے میری شادی؟  
مجھ سے ہے اور کس سے ہے  
پھر یہ سر کون ہے؟  
آپ

میری شادی تم سے ہو رہی ہے اس طرح تو میں تمہارا شوہر ہوا  
 ہاں آپ تو میرے شوہر ہیں مگر آپ سر بھی تو ہیں  
 میری ذہین ترین بیوی اب میں تمہارا سر نہیں ہوں  
 شاویز کے بیوی کہنے پر ہی ارمیہ بلش کرنے لگتی ہے اور چہرہ دوسری طرف کر لیتی ہے  
 اس کے شرمانے پر شاویز بھی مسکراتا ہے

حادث جب کمرے میں آتا ہے تو اسے ونڈو کے پاس ہی دلہن کے لباس میں کھڑی مشال نظر آتی  
 ہے  
 حادث اس کے قریب چلا جاتا ہے اور پیار سے پکارتا ہے  
 مشال

اس کے پکارنے پر مشال صرف اتنا کہتی ہے مجھے آپ سے بات کرنی ہے  
 ہممممم کہو میں سن رہا ہو حادث بھی اس کے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے  
 مجھے نہیں پتا کہ آپ نے مجھ سے شادی کیوں کی ہے میں جب بھی آپ کے بارے میں پوچھتا سوچنے  
 کی کوشش کرتی ہو میرا دماغ نفی کرتا ہے اور تو اور کل رات میں نے بہت ہی برا خواب دیکھا وہ رونا  
 شروع کر دیتی ہے میں نے دیکھا کہ آپ مجھے طلاق  
 مشال کے الفاظ ابھی منہ میں ہی تھے جب حادث بولتا ہے

شش چپ چپ ہو جاؤ اب ایک لفظ بھی نہیں وہ صرف ایک خواب تھا اور اب یہ حقیقت ہے اپنے  
 کل کو بھول جاؤ اور آج کو جیو  
 مجھے ڈر لگتا ہے وہ روتے ہوئے بتاتی ہے  
 میرے ساتھ رہتے ہوئے یہ ڈر بھی ختم ہو جائے گا  
 آپ مجھے چھوڑے گے تو نہیں  
 تمہیں چھوڑنا یعنی موت کو گلے لگانا

اگلی صبح

آج ولیمہ تھا مشال اور ارمیہ نے لائٹ کلر کی میکسی پہنی ہوئی تھی اور حارث اور شادیز نے بلیک کلر  
 کے ڈنر سوٹ پہنے ہوئے تھے باقی لڑکوں نے مختلف رنگ کے تھری پیس سوٹ پہنے ہوئے تھے اور  
 لڑکیوں نے بھی مختلف رنگ کی ساڑھی پہنی ہوئی تھی عبدالہادی نے بھی ہمدان جیسا بلیک کلر کا سوٹ  
 پہنے بھوری آنکھوں والا بچہ بالکل ہمدان کی کاپی تھا اور ایزل نے بیبی پین کلر کی فیری فراک پہنی تھی  
 ایزل ابھی بغیر سہارے کے بیٹھ سکتی تھی اور عبدالہادی بغیر کسی سہارے کے چل سکتا تھا بڑوں کی  
 طرح اب عبدالہادی کی بھی ایزل میں جان بستی تھی اور اکثر وہ ضد کرتا تھا کہ اسے ایزل چاہیے  
 ارمیہ اور مشال بیٹھی سب لڑکیوں کا منہ دیکھ رہی تھی  
 یار ایسے نہ دیکھو پیار ہو جائے گا رومان کی بات سن کر مشال کہتی ہے  
 تم سب دوستوں سے بہتر تو میں اکیلی ہی ٹھیک تھی



ارمیہ مشال کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہتی ہے  
اللہ تم جیسی دوستی کسی کو بھی نہ دے

ہم نے کیا کیا ہے ملائکہ بیچارگی سے پوچھتی ہے  
مجھے تو ولیمہ کی دلہن والی فیلنگز ہی نہیں آ رہی مشال کے بات سن کر عدینہ کہتی ہے رک جاؤ میں  
ابھی حارث کو بلا کر لاتی ہوں

بے شرم بیٹھ جاؤ مشال اسے ڈانٹتے ہوئے واپسی بٹھا دیتی ہے  
مجھے نہیں پتہ مجھے ایسے شادی نہیں کرنی بے رخی ارمیہ رونی صورت بنا کر کہتی ہے  
یار کیا ہے بے رخی تم دونوں تو چاہتی ہوں کہ سارے پاکستان کے ڈھول ہی منگوا لے  
مشال مصیرہ کے منہ سے ڈھول کا ذکر سن کر کہتی ہے کم سے کم ایک ڈھول ہی منگوا لیتے  
کیا ہوا اگر ڈھول یا سپیکر نہیں ہے اللہ نے ہمارے گلے میں بھی ایک عدد سپیکر فٹ کیا ہے  
ثناء کے بات سن کر مریم کہتی ہے ایان اچھا گاتا ہے  
تو پھر جاؤ اور اسے بلا کر لاؤ علیشبہ کہتی ہے

مریم دور کھڑے لڑکوں کو بلانے چلی جاتی ہے اور ڈی جے سیٹج پر آتا ہے جس نے ایزل کو اٹھایا ہوا  
تھا اور عبدالہادی اپنے ننھے ہاتھوں سے ڈی جے کو مار رہا تھا کیونکہ اس کے پاس ایزل نہیں تھی اور  
اب ڈی جے تنگ آکر انہیں علیشبہ کے حوالے کرتا ہے عبدالہادی ایزل کو اپنی ماں کی گود میں دیکھ  
کر کچھ پر سکون ہوتا ہے

آپی میں ایک بات بتاؤں ڈی جے ارمیہ سے پوچھتا ہے

بتاؤ

وہ کل رات مجھے سکون کی نیند آئی تھی

وہ کیوں؟

آپ کو پتہ ہے وہ جو ہمارے گھر میں ایک چڑیل رہتی تھی جو روز رات کو مجھے آنسکریم لینے کے لئے بھیجتی تھی وہ ہمارے گھر سے چلی گئی ہے

ارمیہ بات کو سمجھنے کے بعد کہتی ہے ڈی جے میں تمہیں گنجا کر دوں گی  
اتنے میں وہاں سب لڑکے بھی آ جاتے ہیں کوئی صوفے پر بیٹھ جاتا ہے تو کوئی وہی سیٹج پر ہی نیچے بیٹھ جاتا ہے (بیچاروں کو جگہ جو نہیں ملتی)

اور پھر سب مل کر ایک گانا سلیکٹ کرتے ہیں پہلے ایان شروع کرتا ہے اس کے بعد مریم بھی اس کا بھرپور ساتھ دینے لگ جاتی ہے اور اس طرح سب بھی ان کا بھرپور ساتھ دے رہے تھے اسٹیٹ سے نیچے کھڑے کچھ زندہ دل لوگ بھی ان کا ساتھ دے رہے تھے

پیرس

رات کا ایک بجھ رہا تھا پیرس کی سب سے خوبصورت جگہ آئیفل ٹاور کے پاس تھوڑی تھوڑی دور کچھ کپل کھڑے تھے سب ہی اپنی زندگی سے خوش اور مطمئن تھے عبدالہادی موٹے سویٹر میں ٹیڈی بیر لگ رہا تھا اور اب ہمدان کے بازوں میں نیند کے مزے لے رہا تھا ایزل بھی پینک سویٹر میں سمیر

کے بازوؤں میں سمٹ کے سو رہی تھی لڑکوں کا تو تھکن سے برا حال تھا مگر لڑکیوں کو کوئی پرواہ ہی نہیں تھی

کیا سوچ رہی ہوں شاویز ارمیہ سے پوچھتا ہے

یہی کہ ناول میں تو جو کچل بھی یہاں آتا ہے اس میں شوہر اپنی بیوی کو کوئی نہ کوئی سرپرائز دیتا ہے چلو سرپرائز نہ سہی کوئی ایک آدھ ڈائلاگ ہی بول دیں اب یہاں نہ شروع ہو جانا بعد میں سنو گا تمہارا ناول ہمہمممہ جلاد ارمیہ دل میں سوچتی ہے

سیفی۔۔۔ سیفی کہاں ہیں آپ (ابھی تو یہی تھا) ملائکہ اپنے چاروں طرف نظر دوڑاتی ہوئی دوسری بات خود سے کہتی ہے

ملائکہ کو اپنی کمر پر کسی کے ہاتھ کا لمس محسوس ہوتا ہے مجھے پتہ ہے کہ سیفی آپ ہیں ملائکہ پیچھے مڑے بغیر ڈرتے ہوئے کہتی ہے ہمہممم عادت ہو گئی ہے میری مگر ڈر ابھی بھی ختم نہیں ہوا

آپ ہے ہی اتنے ڈراؤنے

ملائکہ (سیفی کی آواز میں جیسے وارننگ تھی)

میرا مطلب آپ ہیں ہی سویٹ سے

ثناء تم کہو تو میں تمہیں یہاں بھی پرپوز کر سکتا ہوں  
رہنے دیں شامیر اس کے علاوہ بھی آپ کو کچھ آتا ہے  
میرا تو اور بھی بہت کچھ کرنے کو دل کرتا ہے مگر تم کرنے ہی نہیں دیتی  
اچھا مثال کے طور پر  
بعد میں تفصیل سے بتاؤں گا

آپ کو مجھ پر غصہ نہیں آتا کیا؟  
رومان کے پوچھنے پر دانیال کہتا ہے  
غصہ کرنے کی وجہ بھی ہونی چاہئے  
میں نے آپ کا اتنا سارہ نقصان جو کر دیا تھا  
وہ نقصان بھی میرے بھائی اور بھابھی کی وجہ سے ہوا تھا اور ویسے بھی اگر وہ نقصان نہ ہوتا تو تم مجھے  
کیسے ملتی  
مطلب

چھوڑو مطلب کو آجاؤں ایک سیلفی لیتے ہیں

جن نو سالوں کو میں ولین سمجھتا تھا انھیں نے میرا کام کیا ہے



ابراہیم کے بتانے پر مصیرہ پوچھتی ہے  
وہ کیسے؟

تم نے تو میرے ساتھ کہی بھی آنے سے منع کر دیا تھا یہ تو اللہ کا شکر ہے کہ اس نے میری سالیوں  
کو عقل دی ہے

آپکا مطلب میرے پاس عقل نہیں ہے  
کس نے کہا ہے کہ تمہارے پاس عقل نہیں ہے مجھے بتاؤں میں ابھی اس کی عقل ٹھکانے لگا کر آتا  
ہوں

ابراہیم کی اکیٹنگ پر مصیرہ اسے ڈرامے بار کا لقب دیتی ہے

مشال

جی

میں تمہیں کیسا لگتا ہوں

حارث کے پوچھنے پر مشال یک لفظی جواب دیتی ہے

ٹھیک

صرف ٹھیک

نہیں نہیں اچھے لگتے ہیں

صرف اچھا

آپ سننا کیا چھاتے ہیں  
وہی جو تمہارہ دل کہتا ہے  
وہ میں نہیں بتا سکتی  
کیوں؟

نہیں بتا رہی تو نہیں بتا رہی  
یار بتاؤں نہ

آپ کو پتہ تو ہے پھر کیوں پوچھ رہے ہیں مثال سر جھکا کر کہتی ہے  
میں تمہارے منہ سے سننا چاہتا ہوں  
اس کے لیے آپ کو کچھ وقت تک انتظار کرنا ہوگا  
وجہ

وجہ بھی تب بتاؤں گئی

سمیر ہماری ایزل کی آنکھوں کا رنگ بلیک ہے  
(وہ سمیر کے بازوؤں میں سوئی ہوئی ننھی کلی کو دیکھ کر کہتی ہے)

مجھے پتا ہے ماشاء اللہ بہت ہی پیاری ہیں  
مگر مجھے گرین آنکھوں والی بیبی گرل چاہیے تھی  
اہم سوچنا پڑے گا

کیا؟

ہماری دوسری گرین آنکھوں والی بیبی گرل کے بارے میں  
نہیں نہیں مجھے تو اپنی یہ بلیک آنکھوں والی گڑیا ہی پسند ہے۔  
اس بات پر سمیر کا قہقہہ نکلتا ہے

-----

آیان آپ مجھ سے کتنی محبت کرتے ہیں  
تم سے کس نے کہا ہے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں  
آیان کے بتانے پر مریم افسردگی سے پوچھتی ہے  
پھر کس سے کرتے ہیں  
ایک انتہائی ہی خوبصورت سی لڑکی سے  
آیان آپ اب تک مجھ سے چیٹ کر رہی تھے وہ رونا شروع کر دیتی ہے  
یار رو کیو رہی ہو؟

اب آپ کی بے وفائی پر روں بھی نہ  
میں نے کون سی بے وفائی کی ہے  
آپ مجھ سے نہیں بلکہ کسی اور سے محبت کرتے ہیں  
آیان مریم کے سر پر ہلکی سی چیت لگا کر کہتا ہے

یگی میں تم سے محبت نہیں بلکہ عشق کرتا ہوں اور جس سے محبت کرتا ہوں وہ فیوچر میں ہونے والی  
ہماری بیٹی ہو گئی

مریم رونا بھول کر آیان کی بات پر شرمانے لگ جاتی ہے

اذان میری گلاس تو دے دیں  
حورین مجھے تمہارہ یہ چشمہ بہت پسند تھا مگر اب مجھے تمہارے اس چشمے سے جلن ہے  
اب اس بے جان چیز سے کون جلن کرتا ہے  
میں کرتا ہو ہر وقت مجھ سے زیادہ تو یہ تمہارے قریب رہتا ہے  
اچھا ٹھیک ہے میں نہیں پہن رہی آپ بھی اتار دیں کہی لڑکھڑا کر گر ہی نہ جائے  
تو تم مجھے بچا لینا ویسے تو یہ الٹا کام ہو جائے گا کہ بیوی نے شوہر کو گرنے سے بچا لیا مگر تاریخ میں  
تمہارہ نام قائم ہو جائے گا  
رہنے دیں

جیسے تمہاری مرضی مگر چشمہ تو میں اب بھی نہیں دوں گا

علیشہ میں تمہیں ایک بات بتاؤں؟

ہاں بتاؤں



## خوشخبری راکٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شیلف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

**Prime Urdu Novels Publications**

**Whatsapp : 03335586927**

**Email : aatish2kx@gmail.com**

تم مجھے سب سے زیادہ اس وقت اچھی لگتی تھی جب تم عبدالہادی کے پیدا ہونے سے پہلے مجھ پر غصہ کرتی تھی اور تمہیں تنگ کرنے میں مجھے اور بھی بہت مزہ آیا تھا  
پتہ نہیں کیوں ہمدان مجھے ان دنوں اتنا غصہ کیوں آتا تھا

علیشہ  
ہمممممم

ذاتہ سارہ مناکم (میں تم سے محبت کرتا ہوں)  
علیشہ شرما کر اس کے کندھے پر سر ٹکالیتی ہے

ختم شد

